پاکستان میں اردو سیرت نگاری

ایک تعارفی مطالعہ

سید عزیز الرحمٰن[۱]

Serah-writing in Pakistan:
an introductory study

The tradition of Serah-writing, which started the first century of Hijrah, has continued swiftly ever since. As a result, the accumulation of writings on the Prophet in different languages is enormous, rich and multicolored. The modern period, in terms of writings on the Prophet Muhammad, has been spectacularly productive. This paper presents a careful study of the development of Serah-writing in Urdu language, after the emergence of Pakistan, and examines different attitudes, trends, methodologies and contents of these Serah-writings. An effort has been in this treatise to undertake a holistic evaluation of Pakistani period and to explore new vistas for future studies on Serah-writing.

سیرتِ طیبہ کو سمجھنے کے لئے قرآن حکیم کی اس آیت مقدس پر غور کرنا نہایت ضروری ہے، سورۂ احزاب میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (۱)

بلاشبہ تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں بہترین نمونہ عمل ہے۔

مسلمانوں کا فنِ سیرت سے اعتناد دیکھ کر خیال یہی ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے جہاں ذات رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق اور محبت کا جذبہ کارفرما ہے، وہیں اسوۂ حسنہ اور آپ ﷺ کی ذاتی زندگی کے احوال وآثار سے واقفیت کا فطری داعیہ بھی اُس کا اہم سبب ہے۔

دراصل قرون اولیٰ میں جب علوم وفنون اسلامی تشکیل وارتقا کی منزلوں سے آشنا ہوئے تو ہر فن کی طرح اسلامی علوم وفنون میں بھی ترقی پاتے گئے، اوران کی ذیلی شاخیں پروان چڑھتی گئیں۔ پھر یہ شاخیں اپنی عمر کو پہنچ کر اپنے اپنے مقام پر ایک باقاعدہ فن کی حیثیت اختیار کر گئیں، پہلے پہل فقہ، حدیث، سیر مغازی سب ایک تھے، یا یک جا تھے، جب فن حدیث نے ترقی پائی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احوال واقوال واعمال کے لئے مخصوص ہو گیا جن کا تعلق عبادات ومعاملات سے تھا۔ ان مسائل عبادات ومعاملات کی جزئیات نے جب ایک فن کی شکل اختیار کی تو وہ فقہ کی شکل میں مدون ہوا۔ جب کہ فن سیرت نے جو ابتدا میں سیرت ومغازی کے عنوان سے سامنے آیا، رفتہ رفتہ وہ شکل اختیار کی کہ آج اس کے ذیلی عناوین بھی بیسیوں ہیں اوران میں سے بعض عنوان بہ جائے خود ایک آزاد فن کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ جیسا کہ ابتدا میں فن سیرت ''سیر'' کے زیرِ عنوان جانا جاتا تھا۔ جو اب قانون میں بھی ایک علیحدہ شعبے کا درجہ رکھتا ہے۔

فن سیرت کا آغاز درحقیقت بعثت نبوی کے روز اول سے ہی ہو گیا تھا، حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا وہ تاریخی جملہ فن سیرت کا نقطۂ آغاز قرار دیا جاسکتا ہے، جب وحی الٰہی کے آغاز پر جبرئیل امین سے ملاقات اور سورہ علق کی اولین پانچ آیات کی شکل میں قرآن کریم اور وحی الٰہی کے ابتدائی نزول کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ سے ان حالات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا تھا:

> والله مايخزيك الله ابدا، انك لتصل الرحم، وتحمل الكل، و تكسب المعدوم، وتقرى الضيف، وتعين على نوائب الحق (۲)
>
> خدا کی قسم، اللہ آپ کو ہرگز ضائع نہیں ہونے دے گا۔ آپ بلاشبہ صلہ رحمی کرتے ہیں، لاچاروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، کمزوروں کو کما کر دیتے ہیں، مہمانوں کی میزبانی کرتے ہیں اور اہلِ حق کی اعانت کرتے ہیں۔

یہ جملے ادبی اعتبار سے بھی اہم مقام رکھتے ہیں۔ اور کہا جاسکتا ہے کہ جن سیرت نگاروں نے ادبی

پیرایۂ بیان اختیار کیا ان کی پیش رو بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

قیامِ پاکستان کے بعد اردو سیرت نگاری کے جس زریں دور کا آغاز ہوتا ہے۔اس دور کی بہت سی خوبیاں ہیں۔لیکن ہمارے موضوع کے حوالے سے دو باتیں اہم ہیں، ایک تو اس دور میں پہلے دونوں ادوار کے برعکس رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ اور سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر علیحدہ علیحدہ غور وفکر کا رجحان قائم ہوا۔جس کے نتیجے میں مختلف پہلوؤں پر علیحدہ علیحدہ کتب اور وقیع مقالات سیرت کے ادب میں شامل ہوئے۔مثال کے طور پر، آپ ﷺ بہ حیثیت سپہ سالار، بہ حیثیت مقنن، بہ حیثیت شوہر، اور آپ ﷺ کی خانگی و عائلی زندگی، آپ کے مکتوبات، خطبات، مکالمات، آپ کے سفیر اور سفارتی تعلقات، آپ ﷺ کی سیاسی زندگی، معاشی پہلو، معاشرتی اور سماجی پہلو، آپ کے قضایا اور فیصلے، آپ بہ حیثیت ماہرِ نفسیات اور آپ ﷺ کی فصاحت و بلاغت، آپ کی خطابت، تعلیم و تربیت کے سلسلے میں آپ ﷺ کی ہدایات، اخلاقِ نبوی، وغیرہ۔

اردو سیرت نگاری نے اپنی مختصر تاریخ نے متعدد اسالیب متعارف کرائے ہیں۔ جناب ڈاکٹر محمود احمد غازی نے سیرت نگاری کے بعض اسالیب ذکر کیے ہیں۔(۳) راقم نے بھی اپنے ایک مضمون میں اردو سیرت نگاری کے بعض اسالیب متعین کرنے، ان اسالیب کی خصوصیات، ضرورت و اہمیت اور ان اسالیب کی روشنی میں تحریر کی جانے والی بعض اہم کتب کا تعارف پیش کرنے اور ان کی خصوصیات کی جانب توجہ دلانے کی کوشش کی ہے۔(۴)

یہ تمام موضوعات اور عنوانات مطالعۂ سیرت کی بے پناہ وسعتوں کی طرف رہ نمائی کرتے ہیں۔ان میں سے بعض اہم عنوانات پر آگے چل کر اشارے کیے جائیں گے۔

پاکستان میں سیرت نگاری کا آغاز

قیام پاکستان تاریخ کا ایک عظیم واقعہ ہے، سیاسی اعتبار سے، تحریکی اعتبار سے، قربانیوں اور جذبۂ خدمت و ایثار کے حوالے سے۔وہ علیحدہ موضوع ہے، لیکن پاکستان میں سیرت نگاری کے آغاز کے حوالے سے اس پس منظر کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ایسے حالات میں جب ملکی بقا و سالمیت کے ساتھ ساتھ تعمیر نو کی ذمے داری سامنے تھی، اس نوزائیدہ اسلامی ریاست کے اہل قلم نے سیرت نگاری کا آغاز کر دیا تھا۔اردو سیرت نگاری کے حوالے سے یہ ایک اہم پہلو ہے کہ حالات کا جبر بھی اہل سیرت کے لئے

اپنی ذمے داریوں کی ادائیگی کی راہ میں حائل نہیں ہوسکا۔

چناں چہ اردو میں سیرت طیبہ پر سب سے پہلی کتاب جو ہماری معلومات کے مطابق پاکستان سے شائع ہوئی وہ ۱۹۴۸ء میں عطاء اللہ خاں عطا ٹونکی کی سیرت فخر دو عالم ہے، یہ لاہور سے مکتبہ جادۂ ادب کے تحت شائع ہوئی، اس کتاب کی تفصیل آگے بیان ہورہی ہے۔

پھر ۱۹۴۹ء میں غلام احمد پرویز کی معراج انسانیت شائع ہوئی، یہ ادارہ طلوع اسلام لاہور سے اشاعت پزیر ہوئی اور تاحال مسلسل چھپ رہی ہے۔ یہ کتاب درحقیقت غلام احمد پرویز کے سلسلے معارف القرآن کی چوتھی جلد ہے، لیکن چوں کہ یہ جلد سیرت طیبہ پر مشتمل ہے اور اپنی جگہ پر ایک مکمل کتاب کی حیثیت رکھتی ہے، اس لئے اسے علیحدہ بھی شائع کیا گیا ہے۔(۵)

اسی طرح اس عہد کی کتب میں رئیس احمد جعفری کی رسالت مآب بھی شامل ہے، جو ۱۹۴۹ء میں شائع ہوئی۔(۶)

اسی سال مولانا ماہر القادری کا سیرتی ناول دریتیم بھی شائع ہوا، اس کی تفصیل آگے بیان ہورہی ہے۔

اسی سال مفتی محمد شفیعؒ کے قلم سے آداب النبی کے نام سے امام غزالیؒ کی کتاب آداب النبی کا ترجمہ بھی شائع ہوا۔ یہ کتاب ۹۲ صفحات پر مشتمل تھی۔

۱۹۵۱ء میں رفیق دلاوری کی سیرت کبریٰ شائع ہوئی، اس پر آگے چل کر بات ہوگی، یہ اپنے موضوع پر عمدہ کتاب شمار ہوتی ہے۔

سیماب اکبرآبادی کی کتاب سیرت النبی کی اشاعت بھی ۱۹۴۹ء میں ہوئی۔ عام فہم اسلوب میں ۳۶۷ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ابتدائی عہد کی اچھی کاوش تھی۔

ملا واحدی کی کتاب حیات سرور کائنات ﷺ بھی ابتدائی عہد کی اہم اور یادگار تحریروں میں سے ہے، اس کا پہلا حصہ ۱۹۵۳ء میں اور دوسرا حصہ ۱۹۵۷ء میں شائع ہوا۔ اس کے متعلق مزید تفصیل آگے بیان ہورہی ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ اس عہد میں عام طور پر کتب پر سن اشاعت دینے کا رواج نہیں تھا، اس لئے حتمی طور پر کتب کی تاریخی درجہ بندی سو فیصد ممکن نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ اس عہد میں اور بھی اہم کتب شائع ہوئی ہوں، جن کے صرف سن اشاعت معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہم انہیں ابتدائی عہد کی اہم کتب میں

شامل نہیں کر سکتے۔

اہم کتب

پاکستان کی ساٹھ سالہ تاریخ میں ایسی کتب جن میں مجموعی طور پر سیرت طیبہ کو بیان کیا گیا ہو، بڑی تعداد میں شائع ہوئی ہیں۔ان میں سیرت النبی شبلی نعمانیؒ اور رحمۃ للعالمین علامہ سلیمان پوریؒ کے بعد خاصا تنوع دیکھنے میں آیا ہے۔خصوصاً پاکستان سے شائع شدہ کتب میں مصنفین کی کاوششوں کے نتیجے میں سیرتِ طیبہ اور اسوۂ حسنہ کے بہت سے ایسے پہلو شامل ہوئے جن سے پہلے زیادہ اعتنا نہیں کیا گیا تھا۔اس عہد کی وہ نمایاں ترین کتب جنہیں پاکستان کی ساٹھ سالہ علمی تاریخ کی نمائندہ کتب قرار دیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔ان میں وہ کتب شامل نہیں کی گئیں جو پہلی بار انڈیا سے شائع ہوئیں، اگرچہ بعد میں ان کے پاکستانی ایڈیشن بھی شائع ہوئے۔

اس بنا پر بہت سی اہم کتبِ سیرت اس فہرست میں شامل نہیں ہیں، مثلاً: نبی رحمت از مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ اور الرحیق المختوم از مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوریؒ۔اسی طرح یہاں ان کتب کا ذکر بھی نہیں ہو سکے گا، جو قیام پاکستان سے پہلے شائع ہو چکی تھیں، مثلاً: سیرت النبی از علامہ شبلی و سید سلیمان ندوی۔ رحمۃ للعالمین از سید سلیمان منصور پوری۔ سیرت مصطفیٰ از مولانا محمد ادریس کاندھلوی وغیرہ

ذیل میں ہم اس دورانیے میں شائع ہونے والی اہم اردو کتب سیرت کا مختصر تعارف پیش کرتے ہیں۔

۱۔ رفیق دلاوری۔ سیرت کبریٰ: دو جلدوں میں ہزار سے زائد صفحات پر مفصل کتاب ہے، اور حیات طیبہ کے تمام اہم واقعات تاریخی ترتیب سے اس میں بیان ہوئے ہیں۔ دلاور گجرانوالہ کے قریب ایک گاؤں ہے، جس کی طرف مؤلف منسوب ہیں۔ یہ کتاب بعد میں بھی شائع ہوتی رہی ہے۔ کتاب کا اسلوب عمدہ اور ادیبانہ ہے۔ پاکستان کی ابتدائی کتب سیرت میں یہ عمدہ ترین اور قابل ذکر کتاب ہے۔ کتاب کا آغاز مقدمے سے ہوتا ہے، جس میں مقالے کے زیر عنوان بائیس مقالات ہیں جو وحی اور نبوت کے حوالے سے علمی مباحث پر مشتمل ہیں۔ یہ کتاب ولادتِ نبوی سے لے کر صفوان بن امیہ کے ایمان لانے کے واقعے تک کے حالات پر مشتمل ہے۔ نامعلوم وجوہ کی بنا پر کتاب سیرت کے تمام واقعات کا احاطہ نہیں کرتی۔(۷)

۲۔ عطاء اللہ خاں عطا ٹونکی۔ سیرت فخرِ دو عالم ﷺ: یہ کتاب پہلی بار ۱۹۴۸ء میں لاہور سے طبع ہوئی، ۳۵۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب پاکستان کی ابتدائی کتبِ سیرت میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ کتاب کا اسلوب روایتی ہے، جس میں اردو، انگریزی، عربی اور فارسی کی اس وقت دست یاب اور متداول کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۱۹۶۴ء میں دوبارہ شائع ہوئی تھی اور حال ہی میں نذیر سنز لاہور سے اس کی جدید اشاعت سامنے آئی ہے۔ کتاب کی زبان بھی عام فہم اور سادہ ہے۔ یہ کتاب چودہ ابواب پر مشتمل ہے، جن میں پہلے باب سے تیرہویں باب تک عرب کے تعارف سے لے کر وفات تک کے واقعات کی تفصیل ہے۔ چودھویں باب میں ازواجِ مطہرات، اولاد اور خلفائے کرام کے حالات درج ہیں۔ (۸)

۳۔ ملا واحدی۔ حیات سرور کائنات ﷺ: ملا واحدی کی یہ کتاب پاکستان کی ابتدائی اور اہم کتب سیرت میں شمار ہوتی ہے۔ اس کتاب کی پہلی جلد پہلے پہل ۲۱ دسمبر ۱۹۵۳ء کو کراچی سے شائع ہوئی دسری جلد ۱۲ مئی ۱۹۵۷ء اور تیسری جلد اس کے بعد کسی وقت شائع ہوئی، اس پر تاریخ اشاعت نہیں ہے۔ ملا واحدی دہلی کے رہنے والے تھے، قیام پاکستان کے بعد کراچی منتقل ہوئے، اس بنا پر ان کی زبان مستند ہونے کے ساتھ ساتھ لطف اور شائستگی سے بھرپور ہے۔ کتاب کو زبان و بیان کی خوبی سے معاصر ذخیرہ سیرت میں ممتاز کرتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ ان کی کتاب کو اردو کے مستند اہل قلم نے تحسین سے نوازا۔

مولانا عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں:

> واحدی صاحب کی کتاب حیات سرور کائنات ﷺ دل کش ہے، لطیف ہے، لذیذ ہے اور یہ سارا کرشمہ اس کا یہ ہے کہ ایک تو موضوع بابرکت دوسرا لکھنے والا منجھا ہوا اور راد ب وانشا میں ڈوبا ہوا قلم اور سب سے بڑھ کر لکھنے والے کا اخلاص۔ (۹)

اور مولانا ماہر القادری فاران میں لکھتے ہیں:

> منجھی ہوئی ٹکسالی زبان، اسلوب نگارش سادہ اور رواں...... واقعات وہی ہیں جو قاضی سلیمان منصور پوری کی تالیف رحمۃ للعالمین اور شبلی نعمانی کی سیرت النبی ﷺ میں موجود ہیں مگر واحدی صاحب کے طرز بیان اور حسن ترتیب نے انہیں نیا پیراہن عطا کردیا ہے۔ (۱۰)

حصہ اول تاریخی ترتیب کے ساتھ واقعات سیرت پر مشتمل ہے۔ حصہ دوم میں بعض اہم موضوعات مثلاً سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی گھریلو زندگی، غزوات وسرایا پر ایک نظر، غلامی کا انسداد، اسلامی نظام معیشت، سرور کائنات ﷺ کی جہاں بانی، سرور کائنات کے معجزات وغیرہ شامل ہیں۔ اور حصہ سوم میں عقائد، عبادات اور اخلاقیات پر تفصیل کے ساتھ کلام کیا گیا ہے۔ اس حصے کے آخر میں بعض مغربی مفکرین کے اقتباسات بھی شامل اشاعت ہیں۔ مثلاً والٹیر، گستاؤلیبان، آرنلڈ وغیرہ۔ یہ زیادہ تر مضامین جیسا کہ ماہر القادری نے لکھا ہے سیرت النبی اور رحمۃ للعالمین سے اخذ کئے گئے ہیں، اور خود ملا واحدی نے بھی اپنے دیباچوں میں اس کا اظہار کیا ہے۔ خاص طور پر جلد سوم سیرت النبی ﷺ کے خلاصوں پر مشتمل ہے۔ البتہ ایک مضمون کے متعلق ملا واحدی نے خود صراحت کی ہے کہ وہ یعنی ''اسلام اور غیر مسلم'' محمد حفیظ اللہ پھلواروی کی کتاب سے ماخوذ ہے۔

اس طرح یہ کتاب اگر چہ اپنے مضامین کے لحاظ سے تو اردو ذخیرہ سیرت میں کسی بڑے اضافے کا سبب نہیں بنتی، لیکن اس کے باوجود اپنے اسلوب کے لحاظ سے ایک زندہ کتاب شمار ہوگی۔ (۱۱)

۴۔ نعیم صدیقی۔ محسن انسانیت: کتاب کی زبان عام فہم اور بات جامع ہے۔ مؤلف چوں کہ کوچہ صحافت سے طویل عرصے تک وابستہ رہے، اس لئے ان کا اسلوب صحافیانہ ہے، جس کی خوبی کتاب میں بھی نظر آتی ہے کہ مؤلف کی بات مکمل، مربوط اور قاری کے علم میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔ مؤلف زیادہ تر سادہ زبان میں بات کرتے ہیں اور لفاظی ومترادفات کے استعمال سے گریز کرتے ہیں۔ نیز مؤلف ایک واقعے کے حوالے سے تمام اہم روایات اور تفصیلات کو مربوط شکل میں پیش کردیتے ہیں، جس سے قاری کو بات سمجھنے میں سہولت ہوتی ہے۔ (۱۲)

۵۔ مولانا شاہ محمد جعفر پھلواروی۔ پیغمبرِ انسانیت: یہ کتاب اپنے موضوع پر منفرد اسلوب کی حامل ہے۔ اس کا اسلوب تحقیقی بھی ہے تجزیاتی بھی اور فلسفیانہ بھی۔ کتاب میں صرف واقعاتِ سیرت پیش نہیں کئے گئے، بل کہ ان کے نتائج سے بھی بحث کی گئی ہے اور ان کے اسباب وعلل پر بھی گفت گو کی گئی ہے۔ گفت گو کے دوران ان اشکالات کو بھی پیش رکھا گیا ہے جو روایاتِ سیرت کے سرسری مطالعے سے کسی قاری کے ذہن میں ابھر سکتے ہیں، اور ان کا جواب دیا گیا ہے۔ اس طرح یہ کتاب ایک اہم خدمتِ سیرت کے طور پر سیرتی ادب میں زندہ رہے گی۔ (۱۳)

۶۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ سیرت سرورِ عالم ﷺ: مولانا کی یہ کتاب سیرت پر ان کے مختلف

مضامین اوران کی مختلف کتابوں میں بکھری ہوئی تحریروں کا مرتب مجموعہ ہے، جس کی ترتیب نعیم صدیقی اور عبدالوکیل علوی کے قلم سے ہے، یہ ذخیرہ دو جلدوں پر مشتمل ہے دونوں جلدیں وقیع مباحثِ سیرت اور خاصی ضخامت لئے ہوئے ہیں۔ جلد اول زیادہ تر نبوت، متعلقاتِ نبوت، ختمِ نبوت، رسالت، معجزات، امم سابقہ کے حالات اور عرب کے بعض حالات پر مشتمل ہے۔ جلد دوم کا آغاز اس عنوان سے ہوتا ہے ''قرآن اپنے لانے والے کو کس حیثیت میں پیش کرتا ہے''۔ اس کے بعد آپ ﷺ کے خاندان کا حال ہے۔ پھر ولادت سے ہجرت تک کے واقعات مذکور ہیں۔ مولانا مودودی اس کے بعد کے حالات بھی لکھنے کا عزم رکھتے تھے، مگر زندگی نے وفا نہ کی۔

کتاب مدلل ہے اور بہت سے نقشے بھی کتاب کا حصہ ہیں، البتہ حوالہ جات کو جدید اسلوب میں مرتب کرنے کی ضرورت ہے، تا کہ کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہو سکے۔ (۱۴)

۷۔ ڈاکٹر خالد علوی۔ انسان کامل: اس کتاب میں پہلی بار بہت سے ایسے موضوعات پر تفصیلی مواد یک جا کیا گیا ہے جن پر اہم کتب سیرت میں زیادہ معلومات نہیں ملتی تھیں۔ مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہ حیثیت مقنن، بہ حیثیت خطیب، بہ حیثیت سپہ سالار۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانگی زندگی، سیاسی زندگی وغیرہ۔ اس اعتبار سے کتاب جامع ترین کتاب سیرت قرار دی جا سکتی ہے، جو قاری کے ذوقِ تحقیق کو بھی مہمیز دیتی ہے۔ (۱۵)

۸۔ پیر کرم شاہ الازہری۔ ضیاء النبی: یہ کتاب اس عہد کی ضخیم ترین کتاب ہے، جو سات ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں سیرت کے تمام اہم پہلوں پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے، کتاب کا اسلوب بھی عالمانہ ہے اور حوالہ جات کے التزام واہتمام نے کتاب کی افادیت کو دو چند کر دیا ہے۔ کتاب کی ایک خاص بات مستشرقین کے حوالے سے وہ وقیع مباحث ہیں جو کتاب کی آخری دو جلدوں کو محیط ہیں۔ یہ امر پیشِ نظر رہے کہ مستشرقین کے حوالے سے یہ دو جلدیں علامہ عبدالرسول ارشد کے قلم سے ہیں۔

البتہ اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کتاب پر ازسرنو نظر ثانی کی جائے، ماخذ کی طرف دوبارہ مراجعت کی جائے، اور عربی عبارتوں کے تراجم کو ازسرِ نو ملاحظہ کیا جائے۔ تا کہ اس اہم کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہو سکے۔ (۱۶)

۹۔ شاہ مصباح الدین شکیل۔ سیرت احمد مجتبیٰ: کتاب کی زبان و بیان عمدہ ہے، خصوصاً کتاب کی

تمام سرخیاں اشعار اور مصرعوں کی صورت میں قائم کی گئی ہیں۔ مصنف نے اردو ماخذِ سیرت سے استفادہ کیا ہے۔(۱۷)

۱۰۔عبدالدائم دائم۔سیدالوریٰ: کتاب کی خوبی چند اہم مختلف علیہ مباحث ہیں، مثلاً کیا نبیؑ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ تھا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حوالے سے جادو کی روایات کا جائزہ، عمر عائشہؓ، واقعہ افک وغیرہ۔کتاب کا اسلوب علمی ہے۔ یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے اور سیرتی لٹریچر میں عمدہ اضافہ ہے۔ کتاب اشعار سے بھی مرصع ہے، مؤلف چوں کہ خود شاعر ہیں، اس لئے ان کا ذوق شعر بھی کتاب میں جھلکتا ہے۔البتہ کتاب کو مزید مفید بنانے کی ضرورت ہے، خصوصاً پوری کتاب میں مکمل حوالہ جات کا اہتمام کرکے اور کتاب کے آخر میں مفصل کتابیات شامل کرکے اس کتاب کی افادیت کو مزید بڑھایا جاسکتا ہے۔(۱۸)

۱۱۔حکیم محمود احمد ظفر۔سیرت خاتم النبیین: یہ کتاب بھی سیرت کی حوالے سے اہم کاوش ہے، جس میں بہت سے ایسے مباحث شامل ہیں جن پر عام کتب سیرت میں معلومات دست یاب نہیں ہوتیں، خصوصاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمر مبارک کے ابتدائی ایام کے بارے میں معلومات، عمر عائشہ، رضاعت کا مسئلہ، واقعہ افک، واقعۂ قرطاس وغیرہ پر عمدہ اور مفید بحثیں شامل ہیں۔

کتاب کا آغاز دور جاہلیت کی تعریف اور دضاحت سے ہوتا ہے، پھر مفصل واقعات سیرت تاریخی ترتیب سے بیان ہوئے ہیں۔مولف کا اسلوب محققانہ ہے مدنی عہد میں خصوصاً واقعات سیرت کو سن وار بیان کرنے کا التزام ہے۔مولف نے روایت کے ساتھ ساتھ اصول درایت سے بھی استفادہ کیا ہے۔بیانات کے مکمل حوالہ جات کا انتظام ہے اور مولف نے امہات کتب سے استفادہ کیا ہے۔(۱۹)

یہ کتاب بعض تبدیلیوں کے ساتھ پیغمبر امن کے عنوان سے بھی مکی دارالکتب، لاہور کے زیر اہتمام شائع ہو چکی ہے۔

مصنف کے قلم سے اس کے علاوہ بھی سیرت طیبہ پر کئی کتب نکل چکی ہیں۔ حکیم صاحب کی مشہور کتابوں میں ''پیغمبر اسلام اور بنیادی انسانی حقوق'' اور ''امہات المومنین'' شامل ہیں۔پیغمبرِ اسلام اور بنیادی انسانی حقوق کا ذکر آگے چل کر موضوعاتی کتب میں بھی آرہا ہے۔

۱۲۔سید فضل الرحمٰن۔ہادیٔ اعظم: اس ضخیم کتاب میں سیرت طیبہ عموی بیان کے ساتھ ساتھ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے حوالے سے تفصیلی روایات دی گئی ہیں، اسی طرح نبی کریم صلاۃ والسلام کے معمولات زندگی کے حوالے سے بھی قیمتی معلومات کتاب کا حصہ ہیں، حوالہ جات میں قرآن کریم کے علاوہ احادیث کا اہتمام ہے۔ بعض اہم موضوعات سیرت پر تحقیقی رائے بھی کتاب کا حصہ ہے۔

کتاب کا نظر ثانی کے بعد دوسرا ایڈیشن ۲۰۰۱ء میں سامنے آیا تھا، جو کتاب کے نصف حصے پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ شائع ہونا باقی ہے۔(۲۰)

۱۳۔ محمد رفیق ڈوگر۔ الامین۔ (۴ جلدیں): اردو میں شائع ہونے والی جدید کتب سیرت میں یہ کتاب جدید ترین اور ضخیم کتاب ہے۔ مؤلف نے بعض جدید نظریات قائم کئے ہیں۔ بعض سابقہ نظریات کو اپنے اسلوب میں پیش کیا ہے، اور اکثر مقامات پر حوالے دینے سے اجتناب کیا ہے۔ مولف کا زیادہ تر ماخذ اردو اور انگریزی کتب ہیں۔ کتاب کا اسلوب کہانی کا سا رنگ رکھتا ہے۔(۲۱)

۱۴۔ خالد مسعود۔ حیاتِ رسولِ امی ﷺ: یہ مفصل کتاب پچاس ابواب پر مشتمل ہے، جس کے ابتدائی حصے میں تخلیقِ آدم اور منصب خلافت، نظامِ نبوت ورسالت، بنی اسرائیل میں ایک عظیم رسول کی آمد کی خبر، بنی اسماعیل کی تولیتِ بیت اللہ وغیرہ امور پر روشنی ڈالی گئی ہے، پھر حیاتِ طیبہ کا مفصل بیان ہے، آخر میں حضور ﷺ کی عائلی زندگی، رسول اللہ ﷺ کے فرائض اور ذمے داریاں اور رسول اللہ ﷺ کے حقوق بیان کئے گئے ہیں۔

کتاب کا اسلوب عالمانہ ہے، اکثر مقامات پر حوالہ جات کا بھی اہتمام ہے۔(۲۲)

۱۵۔ چوہدری افضل حق۔ محبوب خدا ﷺ: چوہدری افضل حق کی کتاب محبوب خدا اپنے اختصار کے ساتھ ساتھ اپنے اسلوب کی وجہ سے اردو کے نہ صرف یہ کہ سیرتی ادب میں بلکہ ادبی لٹریچر میں نمایاں مقام کی حامل رہے گی۔ مولف نے اپنی تحریر سے اس تالیف کو تخلیق بنا دیا ہے۔

کتاب کا اختتام نہایت موثر اسلوب میں کیا گیا ہے۔ خدمت انسانیت کا پیغام دیتے ہوئے چوہدری صاحب لکھتے ہیں:

> آؤ یثرب کے امیر اور عرب کے آقا کی جائداد کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ حضور نے رحلت فرما جانے کے بعد زر و جواہرات کے کتنے ڈھیر گھر میں چھوڑے۔ کونا کونا چھان مارنے کے بعد سرور عالم ﷺ کا سرمایہ کچھ نہ نکلا۔ نہ لونڈی، نہ غلام، نہ بھیڑ نہ بکری، سارے عرب کے بلاشرکت حکمران کا اثاثہ بیت بہ جز چند ہتھیاروں کے کچھ نہ تھا۔ ہادی برحق نے عمر بھر

مبتلائے مصیبت رہ کر بنی نوع انسان کو غار مذلت سے نکالا۔

آقائے عرب کی زندگی ہر مسلمان کے لیے مشعل ہدایت ہے اور ہر مومن کا فرض ہے کہ انسانیت کی تعمیر کے لیے اپنے اوقات کو وقف کر دے۔(۲۳)

۱۶۔ڈاکٹر حامد حسن بلگرامی۔نور مبین: نور مبین ۱۹۹۲ء میں پہلی بار شائع ہوئی۔مولف قرآن کریم کے مترجم اور اپنی کتاب فیوض القرآن کے مولف کے حیثیت سے متعارف ہیں۔اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے وائس چانسلر رہے۔آپ کی کتاب کا آغاز ابتدائے آفرینش سے ظہور آدم تک ہوتا ہے۔اس حصے میں گو کمزور اور موضوع روایات موجود ہیں مگر فلسفیانہ اسلوب میں تخلیق کائنات اور وجہ تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے تفصیلات پیش کی گئی ہیں۔باب دوم پیدائش سے ظہور قدسی۔باب سوم قبل از نبوت۔باب چہارم ہجرت اور پنجم رفیق اعلیٰ تک کے احوال تک مشتمل ہے۔چھٹے باب کا عنوان ''حجاب نور مصطفیٰ سے لے کر تا قیام قیامت نور مبین کی تنویرات وتجلیات'' ہے۔اور آخری باب ''قیام قیامت سے مقام محمود تک'' ہے۔جو احوال قیامت اور جنت کے بعض مناظر اور تفصیلات پر مشتمل ہے۔کتاب میں مختصر حوالے بھی ساتھ ساتھ درج ہیں۔مولف کی وارفتگی اور والہانہ پن سطر سطر سے عیاں ہے۔(۲۴)

۱۷۔سید محمد رضائے غوث۔کتاب خلیلی سیرت رحمۃ للعالمین: یہ کتاب سیرت طیبہ پر موضوعاتی اعتبار سے تنوع کی حامل چند اہم اردو کتب میں سے ایک ہے۔کتاب کے آغاز میں بائبل میں بشارات نبوی سے تفصیلی بحث ہے، جس کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولف نے بائبل سے براہ راست استفادہ کیا ہے۔اردو کتب سیرت میں غیر مسلموں کے اعتراضات کا جواب دینے کی جو روایت سر سید سے قائم ہوئی تھی اس حوالے سے بھی یہ کتاب اچھا مطالعہ پیش کرتی ہے۔کتاب میں مکمل بیان سیرت کے بعد شمائل و اسمائے نبوی کا بیان ہے، اور غزوات نبوی اور اس میں فریقین کے نقصانات کا تذکرہ ہے۔ازواج مطہرات اور کاتبان وحی کا ذکر ہے۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلاب، خصوصاً انسداد غلامی اور خواتین کے حقوق کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور عملی اقدامات کا تذکرہ ہے۔

کتاب کا اسلوب عالمانہ، دلائل سے مزین اور حوالہ جات سے آراستہ ہے۔(۲۵)

۱۸۔ڈاکٹر نصیر احمد ناصر۔پیغمبر اعظم: بیانیہ اسلوب میں مکمل سیرت طیبہ **کا مطالعہ پیش کرنے والی** کتب میں ایک اور اہم اور نمائندہ کتاب ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کی پیغمبر اعظم ہے۔(۱/۲۵) **ڈاکٹر صاحب**

اسلامیہ یونی ورسٹی، بھاول پور کے وائس چانسلر رہے ہیں۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر بنیادی طور پر فلسفی ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت شستہ اور رواں اردو لکھنے والے ادیب تھے۔ ان کے قلم کی چاشنی ان کی اس کتاب میں عروج پر نظر آتی ہے، اور ان کے قلم کا ہی امتیاز ہے کہ فلسفیانہ اسلوب بیان سیرت کو بوجھل نہیں بناتا اور قاری کی دل چسپی آخر تک برقرار رہتی ہے۔ مولف نے اس کتاب میں واقعاتِ سیرت کا تسلسل برقرار رکھتے ہوئے فلسفیانہ اسلوب میں قاری کو واقعاتِ سیرت کے بین السطور موجود دروس وعبر کی جانب متوجہ کیا ہے۔

کتاب کی ایک موضوعاتی خصوصیت یہ ہے کہ مولف نے ابتدا میں بعض اصطلاحات کی وضاحت بھی کی ہے، یہ اضافہ بجائے خود دل چسپ باب ہے۔ اس حصے میں سب سے آخر میں طمانیت ومسرت پر گفت گو کرتے ہوئے کہتے ہیں:

> خوف وحُزن کی ماہیت آگ یا تپش وسوزش اور طمانیت ومسرت کی ماہیت ٹھنڈک ہے۔ کفر وشرک، ظلم وشر یا جرم وگناہ کا حاصل آتشِ خوف وحُزن ہے جو قلب کو محیط ہو جاتی ہے اور یہ اصلِ عذاب ہے۔ اس کے برعکس ایمان واعمال صالحہ یا خیر وحسنہ، احسان وعدل سے قلب کو ایسی ٹھنڈ پہنچتی ہے، جس سے وہ مطمئن ہو جاتا ہے۔ یہ ٹھنڈک کمیت وکیفیت میں زیادہ اعلیٰ ہو تو اسے مسرت یا سرور یا جمالیاتی حِظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ قلب اس اعتبار سے اخلاقی وروحانی اقدار یا خیر وشر کے جانچنے کا ایک سچا اور عالم گیر معیار ہے۔ اس معیار کے ذریعے انسان یہ معلوم کر سکتا ہے کہ وہ نیک وصالح ہے یا گنہ گار وطالح۔ اگر اس کا نفس مطمئن ہے تو وہ نیک وصالح ولی اللہ اور وارث جنت ہے لیکن اگر اس کا قلب آتش خوف و حزن کی وجہ سے مضطرب و بے قرار ہو تو وہ بدکار و گناہ گار اور اہل دوزخ میں سے ہے۔(۲۶)

۱۹۔ مولانا محمد اسماعیل آزاد۔ خیر البشر ﷺ: مولانا محمد اسماعیل آزاد کی کتاب خیر البشر ﷺ اپنے اختصار کے باوجود اپنے اسلوب کی وجہ سے اہم کتاب قرار دی جانی چاہئے۔ مولانا اسماعیل آزاد نے اپنی کتاب خیر البشر ﷺ میں روایت کے ساتھ ساتھ درایت سے بھی کام لیا ہے اور متعدد مقامات پر اس اصول کے تحت تفصیلی بحث کی ہے۔ ان کی یہ بحثیں روایت کے ساتھ ساتھ فن درایت پر ان کی مضبوط گرفت کا ثبوت ہیں۔ خصوصیت سے غزوہ خیبر کے حوالے سے ان کے مباحث اور فاتح خیبر کی حیثیت

سے مختلف روایات کا محاکمہ قابل مطالعہ ہے۔(۲۷)

۲۰۔ڈاکٹر نعیم تقوی۔سیرت النبی: ڈاکٹر نعیم تقوی کی کتاب دراصل دو جلدوں پر مشتمل ہے، اس کی ایک جلد سیرت طیبہ کے لئے مختص ہے۔اس کتاب کے مباحث میں نبوت و رسالت، وحی کا مفہوم، دعوت حق کا اجمالی مفہوم، کلام خدا میں مدح خاتم الانبیا جیسے اہم موضوعات شامل ہیں۔یہ کتاب سیرت طیبہ اور اسوہ حسنہ کے اہم پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔عام مروج اسلوب کے مطابق واقعات سیرت کا بیان نہیں ہے۔کتاب کے دیگر موضوعات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہ حیثیت خطیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہ حیثیت معلم اخلاق، حضورﷺ بہ حیثیت سیاسی مدبر، محسن انسانیت بہ حیثیت سپہ سالار، حضور اکرمﷺ اور معراج عبدیت، حضور اکرمﷺ کی نگاہ میں حقوق و فرائض کی اہمیت شامل ہیں۔

کتاب کا اسلوب دل چسپ اور عالمانہ ہے، جس کی ستائش ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفیؒ جیسے عالم اور ادیب نے اپنے پیش لفظ میں بھی کی ہے۔عرض مصنف کے تحت اپنی گفت گو کا اختتام مولف ان الفاظ پر کرتے ہیں:

> ہم نے مقام رسالت کو سمجھا ہی نہیں۔ہم نے عظمت سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا ہی نہیں۔حال آں کہ کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے (تھا نہیں) اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں (تھے نہیں) اشہد کے معنی ہیں ،شہادت دیتا ہوں، شہادت دیتا رہوں گا۔جب آپ یہ گواہی دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو یہ کیوں کہتے ہیں کہ وہ اب ہم میں نہیں ہیں۔وہ اب بھی رسول ہیں۔ہم جو کلمہ پڑھتے ہیں اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسالت ان کی صفت ہے۔کیا یہ ممکن ہے کہ موصوف نہ ہو اور اس کی صفت باقی رہے؟ صفت بغیر موصوف کے ممکن نہیں رسالت باقی اور رسول فنا ہو چکا ہو، جب موصوف ہی نہیں تو صفت کیسی؟ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب بھی رسول ہیں اور تا قیامت رسول رہیں گے۔(۲۸)

کتاب میں حوالہ جات کا اہتمام نہیں ہے۔کتاب کے آغاز میں ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی کے قلم سے پیش لفظ بھی ایک اہم تحریر ہے۔جو کتاب اور صاحب کتاب کے علاوہ مطالعہ سیرت کے حوالے سے بھی بعض اہم گوشوں کی طرف رہ نمائی کرتی ہے۔(۲۹)

۲۱۔محمد جمال خان گورمانی۔آیات ظہور: اس کتاب کا آغاز سرزمین عرب کے تعارف سے ہوتا

ہے۔ پھر عربوں کے تاریخی پس منظر اور ان کی اقسام کا بیان ہے۔ تیسرا باب مکہ معظمہ کی تاریخ کے حوالے سے ہے۔ چوتھے باب میں قبل از اسلام مذاہب کی تاریخ کو بیان کیا گیا ہے۔ پانچویں باب میں عربوں کے ہاں پائے جانے والے مذاہب کی تفصیلات درج ہیں۔ چھٹا باب حیات طیبہ کے اجمالی بیان پر مشتمل ہے۔ ساتویں باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے تورات کے بیانات درج ہیں۔ باب آٹھ میں یہودی احبار کے حوالے سے نبی آخر الزماں ﷺ کے حوالے سے منقول بیانات کا تذکرہ ہے۔ باب نو میں اناجیل کا مطالعہ ہے۔ باب دس میں عیسائی راہبوں کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے تفصیلات مذکور ہیں، پھر نبوت اور رسالت کے تصور اور ان کے اوصاف پر گفت گو ہے۔ آخر میں معجزات کا بیان ہے، اسی میں مخالفت قریش کے مختلف مراحل بھی بیان کیے گئے ہیں۔

اس طرح کتاب کے بیانات میں ترتیب نو کی گنجائش موجود ہے۔ کتاب کے تمام مندرجات با حوالہ ہیں۔ آخر میں مفصل کتابیات بھی شامل ہے، تمام ماخذ اردو کتب اور اردو تراجم ہیں۔ (۳۰)

مختلف موضوعات پر کتب سیرت

جیسا کہ آغاز میں عرض کیا گیا تھا کہ اردو میں جدید کتب سیرت کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ ان میں سیرت طیبہ کے بعض اہم موضوعات پر علیحدہ علیحدہ کتب تالیف کی گئیں۔ جن پر پہلے زیادہ مرتب کام نہیں ہوا تھا۔ پاکستان میں اس حوالے سے بے شمار کتب سامنے آئیں اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔

اس عنوان کے تحت چند اہم کتب کا تعارف یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ ڈاکٹر نور احمد غفاری۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی زندگی: یہ کتاب ۱۹۹۱ میں وزارتِ مذہبی امور کی طرف سے سیرت ایوارڈ بھی حاصل کر چکی ہے۔ کتاب اپنے موضوع پر اہم کاوش ہے جس میں جاہلی عرب کے معاشی نظام سے لے کر رسول اللہ ﷺ کے ابتدائی معاشی حالات، مکی زندگی، ہجرت کے وقت مدینہ منورہ کی معاشی حالت، غزوات و سرایا کے معاشی پہلو، نبی کریم ﷺ کا مالیاتی نظام، حکومتی اخراجات، جنگی اخراجات، بہ وقتِ رحلت نبی کریم ﷺ کے معاشی حالات اور نبی کریم ﷺ کے معاشی اسوہ حسنہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کے خصوصاً مدنی زندگی میں معاشی حالات پر زیادہ معلومات نہیں ملتیں۔ (۳۱)

۲۔ڈاکٹر محمد حمید اللہ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی: یہ کتاب اپنے موضوع پر اردو میں سب سے اہم کاوش کا درجہ رکھتی ہے۔ڈاکٹر حمید اللہ کا نام ہی کتاب کی اہمیت بیان کرنے کے لئے کافی ہے۔البتہ یہ کتاب چوں کہ فاضل محقق کے چند مضامین کا مجموعہ ہے، مستقل بالذات کتاب نہیں ہے، اس بنا پر خواہش ہوتی ہے کہ کاش اس موضوع پر ایک مرتب کتاب ڈاکٹر حمید اللہؒ کے قلم سے نکلتی تو خاصے کی چیز ہوتی۔(۳۲)

۳۔ڈاکٹر محمد حمید اللہ۔ عہد نبوی کے میدان جنگ: اپنے موضوع پر اردو میں یہ پہلی کاوش قرار دی جاسکتی ہے۔اس کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ فاضل محققؒ نے بہت سے مقامات کا خود جا کر مشاہدہ کیا اور اپنی معلومات سے قارئین کو آگاہ کیا۔(۳۳)

۴۔ڈاکٹر ظہور احمد اظہر۔فصاحت نبوی: ڈاکٹر ظہور احمد اظہر کی یہ کتاب اپنے موضوع پر پہلا جامع مطالع ہے جس میں مؤلف نے قیادت اور خطابت کے باہمی تعلق سے گفت گو کا آغاز کیا ہے پھر انبیائے کرام کی خطابت کے بعد عرب اور خطابت کے حوالے سے تفصیلات فراہم کی ہیں۔ایک باب میں خطابت عہد اسلامی کے خطبا کا ذکر ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت، خطابت، جوامع الکلم اور مکاتیب نبوی کا ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب کا اسلوب عالمانہ ہے اور مولف نے بات سلیقے اور دلیل کے ساتھ کی ہے اور اپنی بات کو موثق بنانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے اقتباسات بھی پیش کئے ہیں۔کتاب میں مختصر حوالہ جات پیش کرنے کا بھی اہتمام ہے۔(۳۴)

۵۔شیریں زادہ خدوخیل۔عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں شعر وادب: اس کتاب میں عہد نبوی میں شعر وادب کے حوالے سے عمدہ معلومات فراہم کی گئی ہیں۔خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کا ادبی پس منظر بیان کیا گیا ہے۔شعر کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نظریہ پیش کیا گیا ہے۔حدیث اور خطابت نبوی کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہے گئے عربی قصیدوں کا ذکر ہے۔میدان جہاد میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادبی محاذ کا بیان ہے۔اس کتاب کا اختتام عہد نبوی کے ادبی منظر نامے پر ہوتا ہے۔

کتاب حوالہ جات سے مزین ہے البتہ مولف کے ماخذ اردو کتب پر مشتمل ہیں۔(۳۵)

۶۔ڈاکٹر نثار احمد۔عہد نبوی میں ریاست کا نشو وارتقا: یہ کتاب ڈاکٹر نثار احمد کا مفصل مقالہ ہے جو

جامعہ کراچی سے پی ایچ ڈی کے لئے تحریر کیا گیا تھا۔ یہ مقالہ اس سے قبل نقوش کے رسول نمبر میں شائع ہو چکا ہے۔ اب ایک طویل مدت کے بعد کتابی شکل میں شائع ہوا ہے۔ کتاب ایک مقدمے، پانچ ابواب اور ایک اختتامئے پر مشتمل ہے۔ ابواب کی ترتیب یہ ہے۔

باب اول: بعثتِ نبوی کے وقت دنیا کا سیاسی نظام

باب دوم: تاسیسِ ریاست

باب سوم: توسیعِ ریاست

باب چہارم: استحکامِ ریاست

باب پنجم: انتظامِ ریاست

کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے مصنف نے اپنے موضوع پر اردو اور عربی کی ۱۳۲ کتب اور دائرۃ المعارف سے استفادہ کیا ہے۔

کتاب کے آخر میں مفصل اشاریہ بھی شامل ہے۔ ۲۰۱۰ء میں اس کتاب کو سیرت ایوارڈ حاصل ہو چکا ہے۔ (۳۶)

۷۔ عبدالقادر جیلانی۔ اسلام، پیغمبر اسلام اور مستشرقین مغرب کا اندازِ فکر: اس کتاب پر گفت گو مطالعہ استشراق کے عنوان کے تحت آرہی ہے۔

۸۔ حافظ سعد اللہ۔ نبی کریم ﷺ کی عائلی زندگی: حافظ صاحب کی یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک جامع کتاب کا درجہ رکھتی ہے اور وزارتِ مذہبی امور حکومتِ پاکستان سے سیرت ایوارڈ حاصل کر چکی ہے۔ کتاب کے اہم عنوانات یہ ہیں: ازدواج/ نکاح۔ تعدد ازدواج نبوی ﷺ، کاشانۂ نبوی کا نظم ونسق، بے مثال شوہر، بے مثال باپ، بے مثال آقا۔ کتاب میں مفصل حوالہ جات کا بھی اہتمام ہے۔ (۳۷)

حافظ سعد اللہ کی سیرتِ طیبہ کی مختلف موضوعات پر اس کے علاوہ بھی کئی کتب شائع ہو چکی ہیں، جن میں غریبوں کے والی (۳۸) حب رسول اور صحابہ کرام (۳۹) اور وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والے (۴۰) شامل ہیں۔

مختلف اوقات میں وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام ان تمام کتب کو سیرت ایوارڈ سے نوازا جا چکا ہے۔

۹۔ حافظ سید فضل الرحمٰن۔ فرہنگ سیرت: اپنے موضوع پر پہلی کاوش، جس میں سیرتِ طیبہ میں ذکر

ہونے والے تقریباً تین ہزار الفاظ، مقامات، شہر، شخصیات، پہاڑوں، چشموں، قبائل وغیرہ کی تفصیلات درج ہیں۔ مقاماتِ سیرت کے تیس نقشے بھی اس میں موجود ہیں۔ یہ کتاب پہلی بار ۲۰۰۳ء میں شائع ہوئی تھی۔ اسے وزارتِ مذہبی امور کی جانب سے سیرت ایوارڈ بھی دیا گیا۔ اس موضوع پر کتاب کی اشاعت کے بعد بھی مؤلف کا کام جاری رہا، جو ششماہی السیرۃ عالمی میں قسط وار شائع ہوتا رہا ہے۔ اضافوں اور نظرِ ثانی کے بعد عنقریب اس کا نیا ایڈیشن شائع ہو رہا ہے۔ (۴۱)

۱۰۔ ڈاکٹر نثار احمد۔ خطبہ حجۃ الوداع: ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب میں خطبہ حجۃ الوداع کے متن کو دفعات کی شکل میں مرتب کیا ہے، کتاب میں عربی متن، ترجمہ اور حوالہ جات تفصیل کے ساتھ درج ہیں۔ کتاب کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں خطبہ حجۃ الوداع کے پس منظر کے ساتھ ساتھ عالمی منشورِ انسانی، میگنا کارٹا، اعلان حقوقِ انسانی فرانس اور نوشتہ حقوق امریکہ کے متون بھی شامل ہیں۔ اس کتاب کو بھی سیرت ایوارڈ مل چکا ہے۔ (۴۲)

۱۱۔ سید عزیز الرحمٰن۔ خطابت نبوی: اس کتاب میں راقم نے خطابتِ نبوی کے ساتھ ساتھ فصاحت و بلاغتِ نبوی پر بھی گفت گو کی ہے۔ کتاب میں خطابتِ جاہلی پر بھی معلومات دی گئی ہیں۔

یہ کتاب سولہ ابواب پر مشتمل ہے۔ ابواب کی ترتیب یہ ہے: فصاحت و بلاغت، فصاحتِ نبوی، جوامع الکلم، مکاتیب، ادعیہ ماثورہ، کلامِ نبوی میں صنائع بدائع، خطابت کیا ہے، تاریخ خطابت، قیادت اور خطابت باہمی تعلق، آپ ﷺ اور خطابت، خطابتِ انبیائے کرام، آپ کی خطابت کی خصوصیات، کلامِ نبوی کی تاثیر، خطابتِ نبوی کی اقسام، آپ ﷺ کا اندازِ خطابت، خطابتِ نبوی کے اثرات۔ (۴۳)

۱۲۔ مولانا مجاہد الحسینی۔ سیرت و سفارتِ رسول ﷺ: کتاب کا پورا نام ہے، سیرت و سفارت رسول ﷺ، رسول اللہ کے بین الاقوامی رابطے۔ کتاب دو حصوں میں منقسم ہے، حصۂ اول میں سیرتِ طیبہ کی بنیادی معلومات دی گئی ہیں پھر سفارت اور خارجہ تعلقات کے سلسلے میں مباحث ہیں۔ جن میں اہم عنوانات یہ ہیں۔ سفاراتِ نبوی، سفارتی آداب، سرورِ کونین ﷺ کا پہلا تحریری معاہدہ، صلح حدیبیہ کی مصلحت، مختلف زبانیں سیکھنے کی ہدایت، دعوتِ اسلام میں حکمت و دانائی کی اہمیت، تین براعظموں کے لئے سفرا کا تقرر، رسول اللہ ﷺ کے مکتوبات کی تاریخی حیثیت، مکاتیب الرسول کی خصوصیات، اشاعتِ اسلام کے اسباب و محرکات، میثاقِ مدینہ، خطبۂ حجۃ الوداع۔

کتاب کا اسلوب عالمانہ ہے مگر حوالہ جات کے اندراج میں یکسانیت نہیں ہے۔ اس حوالے سے

نظرِ ثانی کتاب کو مزید مفید بنا سکتی ہے۔ نیز موضوع کی مناسبت سے آغاز کتاب میں درج سیرت طیبہ کی تفاصیل بھی غیر ضروری محسوس ہوتی ہیں۔ (۴۴)

۱۳۔ ڈاکٹر فضل الٰہی ۔ نبی کریم ﷺ بہ حیثیت معلم: اس موضوع پر اردو میں کئی کاوشیں موجود ہیں، ڈاکٹر یوسف قرضاوی کی کتاب کا اردو ترجمہ بھی موجود ہے، مگر یہ کتاب اس موضوع پر جامع ترین کاوش کا درجہ رکھتی ہے، البتہ بعض مقامات پر استدلال اور اسلوب تحریر کھٹکتا ہے۔ (۴۵)

مؤلف کی سیرت پر اور بھی کتب موجود ہیں، جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہ حیثیت والد اہم ہے۔

۱۴۔ ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی ۔ نبی کریم ﷺ بہ حیثیت مثالی شوہر: یہ کتاب اپنے موضوع پر اہم کاوش کا درجہ رکھتی ہے جس میں قرآن حکیم، حدیث اور تاریخ کی روشنی میں ازواج مطہرات کے مقام اور مرتبے پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے، ازواج مطہرات کی تربیت کے مختلف گوشوں کو ذکر کیا گیا ہے ان کے باہمی تعلقات کو بیان کیا گیا ہے۔ آخر میں مختلف اقوام میں تعددِ ازواج کی بحث کے بعد اسلام میں نکاح کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ (۴۶)

۱۵۔ محمد اسلم ملک ۔ رسول اللہ ﷺ کی زرعی منصوبہ بندی: یہ کتاب سیرتِ طیبہ کے ایک منفرد پہلو پر معلومات فراہم کرتی ہے۔ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ کتاب کا آغاز عربوں میں زراعت کے رواج اور اس کی تاریخ سے لے کر زراعت میں یہود کے حصے کے بیان سے ہوتا ہے، پھر باغبانی اور اس کے اقسام کا ذکر ہے۔ تیسرا باب زراعت کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے اقدامات کے حوالے سے بحث کرتا ہے۔ چوتھے باب میں زمین کی آبادکاری پانچویں باب میں زرعی حکمت عملی اور چھٹے میں زکوۃ وعشر کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات بیان کی گئی ہیں۔ کتاب کے زیادہ تر مندرجات باحوالہ ہیں۔ کتاب اپنے موضوع پر اہم کاوش کا درجہ رکھتی ہے۔ (۴۷)

۱۶۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری ۔ خصائص مصطفیٰ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی سیرت طیبہ پر بہت سی کتب ہیں، جن میں یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس کتاب میں نبی کریم ﷺ کی خصوصیات کو تین ابواب میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ (۴۸)

۱۷۔ حکیم محمود احمد ظفر ۔ پیغمبر اسلام اور بنیادی انسانی حقوق: حکیم صاحب کی یہ کتاب انسانی حقوق کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کا ایک جامع مطالعہ پیش کرتی ہے کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں

اسلامی حقوق کے تصور کو مغربی تصور حقوق انسانی کی طرح محدود نہیں کیا گیا، بل کہ اسلامی حقوق کی وسعتوں کو تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں دلائل و براہین کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ (۴۹)

۱۸۔ علامہ سید محمد اسماعیل۔ رسول عربی اور عصر جدید: اس کتاب کا آغاز حصول علم کے حوالے سے نیم فلسفیانہ مباحث سے ہوتا ہے، پھر سیرت طیبہ کے عمومی موضوعات کا بیان ہے۔ ضمناً واقعات سیرت کی حکمتوں اور مصلحتوں پر بھی توجہ دلائی گئی ہے، مثلاً متولیان کعبہ کا فلسفہ حیات (۵۰) مکافات عمل کا انکشاف (۵۱) مقصد تخلیق کا انکشاف۔ (۵۲)

کتاب کا آخری حصہ عصر جدید کے حوالے سے ہے پھر مغربی فلسفہ حیات اور فلسفہ تعلیم کے حوالے سے اسلام سے متضاد و متعارض نظریات کا بیان ہے، خصوصاً ڈارون اور فرائڈ کے نظریات کا مفصل جائزہ لیا گیا ہے۔

کتاب میں حوالہ جات کا اہتمام نہیں ہے، البتہ آخر میں مختصر کتابیات شامل کتاب ہے۔ کتاب کا اسلوب دل چسپ اور متاثر کن ہے۔ (۵۳)

۱۹۔ ابو بہلول غلام الرسول عاملی۔ جامع مکاتیب الرسول: مکاتیب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اردو میں بھی خاصا کام ہوا ہے، زیر نظر کتاب بھی مکاتیب نبوی کے حوالے سے سامنے آئی ہے۔ اس کتاب میں مولف نے مختلف ماخذ و مصادر سے مکاتیب نبوی کو جمع کیا ہے اور مولف کے اپنے بیان کے مطابق ۳۴۴ مکاتیب شامل ہیں۔ مولف نے مکاتیب کے متن اور اس کے اردو ترجمے کے ساتھ حوالہ جات کا بھی اہتمام کیا ہے اور ہر مکتوب کے ماخذ حاشیے میں درج کیے ہیں، جن میں خصوصیت کے ساتھ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی الوثائق السیاسیہ بھی شامل ہے، جو اب تک اس موضوع پر سب سے اہم کتاب شمار ہوتی ہے۔ کتاب کے ماخذ میں ہر طرح کی کتب شامل ہیں۔ (۵۴)

۲۰۔ ڈاکٹر اسرار احمد۔ منہج انقلاب نبوی ﷺ: ڈاکٹر صاحب کی یہ کتاب ان کے دس خطبات جمعہ پر مشتمل ہے۔ ان خطبات میں انہوں نے اپنی فکر کے مطابق نبوی انقلاب کو مختلف مرحلوں میں تقسیم کیا ہے، اور واقعات سیرت کی ان مراحل کے مطابق تطبیق دی ہے۔ اپنے موضوع کے حوالے سے یہ ایک اہم کتاب ہے۔ (۵۴۔الف)

۲۱۔ پروفیسر ظفر احمد: پروفیسر ظفر احمد صاحب نے سیرتِ طیبہ ﷺ کے تمام واقعات کی تاریخوں میں پائے جانے والے اختلافات کو توفیقی تضادات کے زیرِ عنوان دور کرنے کی کام یاب کوشش کی ہے،

ہمارے خیال میں یہ جدید دور کی سیرت نگاری میں وقیع اضافہ اور عصرِ حاضر کے علمی کارناموں میں سرِ فہرست رہنے والا کام ہے۔ ان کا طویل مقالہ صرف توفیقی تضادات کا ہی احاطہ نہیں کرتا بلکہ واقعات سیرت مابین تطبیق، سیرت کے درایتی پہلو، کلامیات سیرت اور دیگر مباحث سے بھی بھرپور اعتنا کرتا ہے۔

ان کا طویل مقالہ جو کتابی شکل میں تین ہزار صفحات سے کم نہیں ہوگا، ششماہی السیرہ عالمی کے صفحات میں قسط وار شائع ہو رہا ہے۔(۵۵)

قرآن حکیم کی روشنی میں سیرت طیبہ

قرآن حکیم سیرت نبوی کا بنیادی اور پہلا ماخذ ہے۔ سیرت نگاروں نے خاص قرآن حکیم کی روشنی میں (اپنے بیان کے مطابق) بھی کتب سیرت تحریر کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ اس موضوع پر اہم ترین کتاب مولانا عبدالماجد دریابادی کی سیرت نبوی قرآنی ہے، مگر وہ ہمارے دائرۂ بحث سے خارج ہے، کیوں کہ یہ کتاب پہلی بار انڈیا سے شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب کے بارے میں مزید تفصیل آگے محاضراتِ سیرت کے زیرِ عنوان بیان ہو رہی ہے۔

اسی طرح اجمل خان کی کتاب بھی اس نام سے موجود ہے، یہ بھی انڈیا سے شائع ہوئی ہے۔

۱۔ عبدالعزیز عرفی۔ جمال مصطفیٰ: اس حوالے سے اہم کتاب عبدالعزیز عرفی کی جمال مصطفیٰ ہے، چار جلدوں پر مشتمل اس کتاب کی تکمیل ۱۹۸۰ء میں ہوئی۔ اس کتاب کا پورا عنوان یوں ہے: جمالِ مصطفیٰ ﷺ۔ سیرت نبی اکرم قرآن کی روشنی میں، بہ ترتیب نزول۔

مصنف کا اسلوب یہ ہے وہ کسی سورت یا اس کی بعض منتخب آیات کا اردو ترجمہ نقل کرتے ہیں، سورۃ کا نام بہ طورِ عنوان درج کرتے ہیں، اس کے ذیل میں واقعاتِ سیرت ذکر کرتے ہیں۔

اہم بات یہ ہے کہ اکثر مقامات پر بہ ظاہر قرآنی آیات کا واقعاتِ سیرت سے کوئی ربط نظر نہیں آتا۔(۵۶)

۲۔ عزیز ملک۔ تذکار نبی: اس سلسلے کی ایک اہم کتاب عزیز ملک کی تذکار نبی ہے جو دیا پبلی کیشنز، راولپنڈی سے اسّی کی دہائی میں شائع ہوئی تھی۔ کتاب ولادت باسعادت سے لے کر ''دمِ وصال'' کے عنوان تک محیط ہے اور اکثر واقعات میں قرآنِ کریم سے استشہاد کیا گیا ہے۔ متعدد مقامات پر تفسیری

روایات بھی درج کی گئی ہیں البتہ حوالہ جات کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ کتاب کا اسلوب سادہ اور عام فہم ہے۔(۵۷)

۳۔ بریگیڈیئر گلزار احمد۔ ثنائے خواجہ بہ حرفِ یزداں: ایک اور اہم کتاب بریگیڈیئر گلزار احمد کی کتاب ثنائے خواجہ بہ حرفِ یزداں ہے۔ اس کتاب میں بھی زیادہ تر قرآن کریم سے استفادہ کیا گیا ہے، اور اہم واقعاتِ سیرت کو قرآن حکیم کی روشنی میں قلم بند کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے اہم عنوانات یہ ہیں، بعثت سے قبل کا دور، بعثت کے ابتدائی ایام، وحی، فضائل وخصائل، مشرکین کے اعتراضات، ہجرت، اہلِ کتاب، منافقین، اطاعت رسول، اہل بیت، رسول اللہ ﷺ کے تربیت یافتہ اصحاب، جہاد فی سبیل اللہ، ختمِ رسالت۔(۵۸)

۴، ۵، ۶۔ ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفیؒ۔ حیات محمد، مقام محمد، اخلاق محمد: لیکن قرآن حکیم استشہاد واستنباط کر کے مکمل سیرت مرتب کرنے کا اعزاز ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفیؒ کو حاصل ہے جنہوں نے حیات محمد، مقام محمد اور اخلاق محمد کے زیر عنوان تین جلدوں میں پوری سیرت طیبہ کی ایک ہی اسلوب میں تکمیل کی۔ یہ تینوں کتب اپنے ادبی اسلوب کی وجہ سے بھی خصوصی اہمیت رکھتی ہیں، کشفی صاحب صاحبِ اسلوب ادیب تھے اور ان کے اسلوب کی انفرادیت اس کتاب میں سطر سطر سے نمایاں ہے۔ ان تینوں کتابوں میں کشفی صاحب کا اسلوب یہ ہے کہ وہ باقاعدہ سیرت کو زمانی ترتیب سے تسلسل کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور خصوصاً مقامِ محمد اور اخلاقِ محمد میں ان واقعات سے نبی کریم ﷺ کے مقامِ بلند اور اخلاق و کردار کی عظمت کے روشن اور ممتاز پہلوؤں کی وضاحت کرتے ہیں۔

اس طرح یہ کتب محض چند واقعات اور نبی کریم ﷺ کے واقعات و مقام کے حوالے سے چند نکات پر مشتمل نہیں ہیں، بل کہ تینوں کتب اپنے اپنے مقام پر مستقل بالذات تصانیف کا درجہ بھی رکھتی ہیں۔ البتہ ان تینوں کتب میں قرآن کریم کے ساتھ ساتھ کتبِ حدیث وسیرت سے استفادہ بھی نظر آتا ہے۔ گو کہ ان کتب کا غالب حصہ قرآن کریم سے ہی ماخوذ ہے۔(۵۹)

ادبی پہلو

سیرت طیبہ پر ادبی اسلوب میں بھی لکھا گیا ہے، بعض بڑے ادیبوں نے قلم اٹھایا تو ان کے قلم سے سیرت طیبہ پر بھی شاہ کار سامنے آئے۔ ان اہلِ قلم کی تحریریں تحقیق سے زیادہ ادبی لطافت کے سبب پسند کی

جاتی ہیں۔ البتہ ان کا تحقیقی پہلو بھی توجہ طلب ہے، مگر اردو میں ادبی حوالے سے نمائندہ ترین کتب میں مولانا مناظر احسن گیلانی کی النبی الخاتم ہے، جو اپنے موضوع پر بھی آج تک خاتم کا درجہ رکھتی ہے۔

پاکستان میں ہونے والی سیرت نگاری میں بھی یہ پہلو نمایاں رہا ہے۔ یہاں ہم ان کتب کا ذکر کر رہے ہیں، جو پاکستان سے شائع ہوئی ہیں۔

مولانا ولی رازی۔ ہادی عالم: ادبی پیرایۂ بیان کے لحاظ سے خصوصیت کے ساتھ مولانا ولی رازی کی ہادی عالم اپنے موضوع پر بے مثال کاوش تسلیم کی گئی ہے، جس کا ہر ہر لفظ اردوئے معرا میں ہے، یعنی پوری کتاب بے نقط ہے۔ یوں یہ کتاب ادب میں بھی نماں مقام اور امتیازی قدر و منزلت کی حامل ہے۔(۶۰)

ماہر القادری۔ درِ یتیم: ادبی اصناف میں ناول کو نمایاں اہمیت حاصل ہے۔ بعض اہل قلم نے بھی سیرت نگاری کے لئے بھی اس اسلوب کو اختیار کیا ہے۔ اردو میں پہلا سیرتی ناول عبدالحلیم شرر کا جویائے حق ہے، دوسرا ناول صادق حسین صدیقی کا آفتاب عالم ہے، مگر یہ دونوں کتب قیام پاکستان سے قبل شائع ہوئی تھیں، قیام پاکستان کے بعد اس سلسلے کا اہم ترین ناول ماہر القادری کا درِ یتیم ہے، جو ۱۹۴۹ء میں شائع ہوا، یہ اس موضوع پر اہم ترین تصنیف ہے، جس میں عام اسلوب سے ہٹ کر مبالغے اور تخیلاتی اسلوب سے پرہیز کیا گیا ہے۔ اس ناول کی یہی خوبی اسے نہ صرف یہ کہ اس اسلوب میں لکھی گئی دیگر تحریروں سے نمایاں کرتی ہے بل کہ اس کا اسلوب بیانِ سیرت کے تقدس کو بھی مجروح نہیں ہونے دیتا۔(۶۱)

ایک ناول آغاز اشرف کے قلم سے طائف کے نام سے بھی ہے۔

قریب کے زمانے میں پروفیسر ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی کا سلسلۂ کتب حیات محمد، مقام محمد، اخلاق محمد دو حوالوں سے نہایت اہمیت رکھتا ہے، ایک تو اپنے منفرد ادبی اسلوب کی وجہ سے، اور دوسرے اس سبب سے کہ یہ پورا سلسلہ قرآن کریم سے ماخوذ ہے۔ اس سلسلہ کتب کا ذکر ماقبل میں سیرت طیبہ قرآنیہ کے ذیل میں تفصیل کے ساتھ آچکا ہے۔

منظوم کتب

ادبی حوالے سے منظوم سیرت نگاری کا ذکر بھی نہایت ضروری ہے، منظوم کتب سیرت اردو سیرت

نگاری کا اہم حصہ ہیں۔اس حوالے سے ایک طویل معلوماتی مضمون پروفیسر عبدالجبار شاکرؒ کے قلم سے شش ماہی السیرہ میں شائع ہو چکا ہے،جس میں ٦٦ منظوم کتب سیرت کا ذکر ہے۔(٦٢)

محتاط اندازے کے مطابق اب تک ۱۰۰ کے قریب کتب سیرت منظوم اسلوب میں شائع ہو چکی ہیں۔ اس سلسلے میں حافظ محمد عارف گھانچی کی مرتب کردہ فہرست بھی لائقِ مطالعہ ہے،جس میں انہوں نے ۱۲۰ کے لگ بھگ منظوم کتبِ سیرت کا احاطہ کیا ہے۔ (٦٣)

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اب بھی بہت سی کتب ایسی ہیں،جن کا ذکر کسی فہرست میں نہیں آسکا۔

پی ایچ ڈی کے مقالات

سیرت طیبہ کے حوالے سے ہمارے جامعات میں ایم اے،ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر بھی کچھ کام ہوا ہے،جس کی تفصیلات فہارس کی شکل میں متعدد بار شائع ہو چکی ہیں،لیکن اس کا بہت تھوڑا حصہ شائع ہو سکا ہے،ان مطبوعہ کتب میں بعض نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

اس سلسلے میں چند قابل ذکر کتب یہ ہیں:

۱۔انور محمود خالد۔اردو نثر میں سیرت رسول

۲۔ڈاکٹر محمد یونس۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سفارتی نظام

۳۔عبدالقادر جیلانی۔اسلام،پیغمبر اسلام اور مستشرقین مغرب کا اندازِ فکر

۴۔ڈاکٹر نثار احمد۔عہد نبوی میں ریاست کا نشوو ارتقا

۵۔محمد مظفر عالم جاوید صدیقی۔اردو میں میلاد النبی ﷺ تحقیق،تنقید،تاریخ

٦۔ڈاکٹر گجر خاں غزل کاشمیری۔آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمی پالیسی(٦٤)

ان کتب میں انور محمود خالد،ڈاکٹر محمد یونس،محمد مظفر عالم جاوید صدیقی،عبدالقادر جیلانی اور ڈاکٹر نثار احمد کے مقالات اپنے اپنے موضوع پر نہایت وقیع خدمت شمار کئے جاسکتے ہیں۔ان کے متعلق تفصیل آگے ذکر ہو رہی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ذکر مبارک مذہبی کتب میں

۱۔سید محمد سعید الحسن شاہ سیرت امام الانبیاء،قرآن وبائبل کی روشنی میں:اس کتاب کا آغاز قرآن کریم کی روشنی میں فضائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا ہے،پھر چند معجزات کا ذکر ہے۔اس کے بعد

بائبل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نو بشارات بیان ہوئی ہیں۔ ایک باب موجودہ عیسائیت کے تعارف کے لئے مختص ہے۔ کتاب میں موجودہ بائبل کے محرف ہونے کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ایک باب میں حلیہ مبارک بیان ہوا ہے، پھر غیر مسلموں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے تاثرات ہیں اور آخری باب جو ۷۰ سے زائد صفحات پر مشتمل ہے، مسلم اور غیر مسلم شعراء کی نعتوں کے انتخاب پر مشتمل ہے۔

اس طرح مجموعی طور پر یہ کتاب اپنے عنوان سے زیادہ دوسرے بیانات کا احاطہ کرتی ہے، اور ضخامت کے باوجود اپنے موضوع پر اس میں معلومات کم ہیں۔ اسلوب اور حوالہ جات کا منہج بھی مروج معیار کے مطابق نہیں ہے۔(۶۵)

۲۔فرحان ولایت بٹ۔ ذکر رحمۃ للعالمین، محمد قبل از اسلام کی مذہبی و الہامی کتب میں: اس مختصر کتاب کے نو حصے ہیں، جن میں ہندو، گوتم بدھ، پارسی مذاہب کی کتب میں ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کے بعد بائبل کے مختلف حصوں میں ذکر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

کتاب میں عام طور پر حوالہ جات کا اہتمام نہیں کیا جا سکا۔ افسوس ناک بات یہ ہے کہ سرورق پر کتاب کا نام بھی غلط چھپا ہے، جو اس طرح سے ہے۔ ذکر رحمتہ العالمین۔ حال آں کہ صحیح املا یوں ہوگا ''ذکر رحمۃ للعالمین'' (۶۶)

۳۔بشیر احمد حسینی۔ آخری نبی اور تورات موسوی: یہ کتاب مشہور پادری برکت اللہ (انڈیا) کی کتاب توریت موسوی اور محمد عربی کا جواب ہے، جس میں پادری کی جانب سے اٹھائے گئے اعتراضات کا مدلل رد کیا گیا ہے۔ چوں کہ کتاب اصل میں پادری کے جواب میں تحریر کی گئی ہے اس بنا پر اس میں ضمناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بائبل میں بشارات، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اولاد اسماعیل ہونے، نبی موعود کی وضاحت، تثلیث وغیرہ امور پر اباحث کے ساتھ بائبل میں تحریف اور اس کی غلطیوں کی نشان دہی بھی کتاب کا حصہ ہے۔(۶۷)

۴۔حکیم محمد عمران ثاقب۔ فارقلیط: یہ کتاب پادری وکلف اے سنگھ کے رسالے ''فارقلیط'' کے جواب میں تحریر کی گئی ہے۔ انجیل یوحنا میں فارقلیط کی پیشین گوئی ہے جو مسلمانوں اور غیر جانب دار غیر مسلم اہل علم کی نظر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہے۔ اس سلسلے میں مذکورہ پادری نے اپنی کتاب میں اس کا مصداق ''روح'' کو قرار دیا تھا، اس کتاب میں پادری کے اس بیان کی تردید ہے۔ کتاب کے بیان

میں علمی سلیقہ موجود ہے۔(۶۸)

۵۔حکیم محمد عمران ثاقب۔بائبل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کتاب کے آغاز میں حضرت عیسیٰؑ کے حوالے سے چند بنیادی عقائد کی ابحاث ہیں پھر تورات، زبور اور انجیل میں ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔آخری باب میں انجیل برناباس میں موجود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے پیشین گوئیوں کا بیان ہے۔کتاب میں حوالہ جات کا اہتمام ہے۔(۶۹)

۶۔عبدالستار غوری۔محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بائبل کی چند پیشین گوئیاں: یہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بائبل کی پیشین گوئیوں کے سلسلے میں شائع ہونے والی جدید کتب میں اہم اضافہ ہے۔

مولف کا اسلوب عالمانہ ہے، اور ان کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ بائبل کے مختلف نسخوں کے انگریزی اور اردو تراجم ذکر کر کے اپنا مدعا بیان کرتے ہیں اور اپنے اس استدلال کو واضح کرتے ہیں۔ضمناً وہ بائبل میں مترجمین کی جانب سے وقتاً فوقتاً کی جانے والی ترمیمات وتحریفات کی جانب بھی اپنے قاری کو متوجہ کرتے ہیں۔(۷۰)

مطالعۂ سیرت اور مستشرقین

پاکستان میں گزشتہ ساٹھ برسوں میں ہونے والی اردو سیرت نگاری پر بات کرتے ہوئے اور اردو میں مطالعۂ سیرت کی وسعتوں پر گفت گو کرتے ہوئے مستشرقین اور ان کے حوالے سے منظرِ عام پر آنے والے لٹریچر کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔مستشرقین کی اصطلاح اُن اہل مغرب کے لئے استعمال ہوتی ہے، جو مشرقی علوم وفنون میں دل چسپی رکھتے ہیں، مستشرقین کی دل چسپی کے کئی میدان ہیں، لیکن سیرت کے حوالے سے جب بات ہوتی ہے تو صرف وہ مغربی محققین مراد ہوتے ہیں جنہوں نے سیرت اور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اپنی تحریریں پیش کی ہیں۔

سیرت طیبہ کے حوالے سے کام کرنے والے مستشرقین درحقیقت مختلف اقسام میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔بعض تو اول وآخر عیسائی بل کہ پادری ہیں، ان کا مقصد تو واحد ہے اسلام اور پیغمبرِ اسلام کو نشانہ تنقید بنانا۔ایک گروہ وہ ہے جو عقائد کے اعتبار سے لادین ہے، وہ کسی کا بھی قائل نہیں، وہ دوسرے مذاہب پر بھی اعتراض کرتا ہے، اور اسلام پر بھی تنقید اس کے ہاں ملتی ہے، کسی کے ہاں کم، کسی کے ہاں زیادہ۔تیسرا

گروہ ہے، جس نے واقعتاً علمی دل چسپی کے سبب مذاہبِ عالم کا مطالعہ کیا ہے، اس گروہ کا اندازِ فکر یہ ہے کہ یہ اپنے طور پر بات کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے، جو بات سمجھ میں آ جاتی ہے، اس کی تعریف کرتا ہے، جو اس کے فہم تک نہ پہنچے، اُس پر تنقید کرتا ہے، اور پھر اگر قسمت یاوری کرے اور توفیقِ الٰہی ساتھ دے تو اسلام قبول کرنے کی بھی مثالیں ملتی ہیں۔

مستشرقین کے حوالے سے تحریروں کا آغاز بھی سرسید کی خطباتِ احمدیہ سے ہوتا ہے، جو ولیم مور کے جواب میں لکھی گئی، جیسا کہ پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں، پھر علامہ شبلی نے اس پر کام کیا، جو سیرت النبی کا حصہ ہے۔

ان کے بعد اُردو زبان میں پروفیسر احسان الحق کا کام رسول مبین کے عنوان سے سامنے آیا۔ یہ کتاب جسے بعد میں سیرت ایوارڈ بھی دیا گیا اپنے موضوع پر ایک اہم کاوش کی حیثیت رکھتی ہے جس میں انہوں نے تفصیل کے ساتھ مستشرقین کے مغالطوں کا تجزیہ کیا ہے۔ انہوں نے آغاز میں استشراق و مستشرقین پر بحث کی ہے، پھر سیرت طیبہ کے مختلف اہم واقعات ک ذکر کر کے اس ضمن میں مستشرقین کی جانب سے پھیلائے جانے والے مغالطوں کو بیان کر کے دلائل کے ساتھ مسترد کیا ہے۔ کتاب خالص عالمانہ اسلوب میں لکھی گئی ہے اور مفصل حوالہ جات سے مزین ہے۔(۷۱)

اسی طرح ۱۹۸۲ء میں دارالمصنفین اعظم گڑھ انڈیا میں مستشرقین کے موضوع پر ایک بین الاقوامی سیمینار منعقد ہوا تھا، اس کے مقالات اور کارروائی اس موضوع پر بعض دیگر مقالات کے ساتھ چھ جلدوں میں شائع ہوئی، جن کی ترتیب وتدوین کا فریضہ سید صباح الدین عبدالرحمٰن نے انجام دیا۔

اَسّی کی دہائی کے اوائل میں ماہانہ نقوش نے ضخیم رسول نمبر تیرہ جلدوں میں شائع کیا، اس مین دیگر بہت سے اہم موضوعات کے علاوہ مستشرقین پر جناب ڈاکٹر نثار احمد کے دو اہم طویل مضامین شامل تھے۔

کچھ عرصے بعد جامعہ کراچی سے جناب ڈاکٹر عبدالقادر جیلانی نے اسلام، پیغمبرِ اسلام ﷺ اور مستشرقینِ مغرب کا اندازِ فکر، کے زیرِ عنوان پی ایچ ڈی کے لئے مقالہ پیش کیا، یہ مقالہ لاہور سے حال ہی میں چھپ کر منظرِ عام پر آ چکا ہے۔(۷۲) یہ کتاب مطالعہ استشراق میں نہایت اہمیت کی حامل ہے اس کتاب میں نہ صرف یہ کہ تحریکِ استشراق کا پس منظر بیان کیا ہے بل کہ آغازِ اسلام ہی سے عیسائی حکومتوں کی مداخلت اور اسلامی فتوحات پر چرچ اور مغرب کے ردِعمل کے حوالے سے تفصیلات ذکر کی ہیں۔ فاضل محقق نے مستشرقین کے اندازِ تحقیق اور اسلوبِ استدلال پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور ان کے خاص

طریقہ کار یعنی مسخ حقائق کو دلائل کے ساتھ واضح کیا ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر خصوصیت کے ساتھ اردو خواں طبقے کے لئے نہایت معلوماتی اور مستند ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

اسی طرح پیر کرم شاہ الازہری نے سیرت پر ضیاء النبی کے نام سے مفصل کام کیا ہے، جو سات جلدوں پر مشتمل ہے، اس کی دو جلدیں مستشرقین کے حوالے سے ہیں۔ یہ دونوں جلدیں علامہ عبدالرسول ارشد کے قلم سے ہیں۔ مطالعۂ سیرت کا یہ ایک وقیع پہلو ہے، جس کے تحت غیر مسلم مفکرین کے خیالات کا جائزہ لے کر ان پر نقد کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا تعارف اہم کتب کے تعارف میں بیان ہو چکا ہے۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی کا ایک خطبہ مطالعۂ سیرت اور مستشرقین کے عنوان سے، جو انہوں نے کراچی میں دارالعلم والتحقیق کے زیرِ اہتمام چوتھے مولانا سید زوار حسین یادگاری خطبے کے طور پر ارشاد فرمایا تھا بھی نہایت اہم ہے، اس میں ڈاکٹر صاحب نے نہایت اہتمام اور اختصار کے ساتھ تحریک استشراق، اس کے مقاصد واہداف اور طریق کار کا تعارف پیش کیا ہے۔ (۷۳)

خطبات ومحاضراتِ سیرت

سیرتی ادب میں برعظیم پاک و ہند میں تنوع کا ایک اہم مظہر سیرت کے محاضرات، خطبات یا لیکچرز کی شکل میں سامنے آیا ہے۔ اس سلسلے کے سب سے پہلے اور ابتدائی خطبات اغلباً علامہ سید سلیمان ندویؒ کے خطبات مدراس تھے۔

غالباً اسی عہد میں یا اس سے قبل معروف سیرت نگار علامہ محمد سلیمان منصور پوری کے چار خطبات بھی سیرت کے حوالے سے سامنے آئے، یہ سید البشر کے نام سے شائع ہوئے، یہ مختصر کتاب جو ۱۱۱ صفحات پر مشتمل ہے، اب طارق اکیڈمی، فیصل آباد سے اچھے انداز میں شائع ہوئی ہے۔

ان کے بعد مولانا عبدالماجد دریابادی کے خطبات ہیں جو جنوری ۱۹۵۷ء میں مدارس میں دیئے گئے تھے اور بعد میں سیرت نبوی قرآنی کے نام سے شائع ہوئے اور اس کے بعد مسلسل شائع ہو رہے ہیں۔

سیرت طیبہ کو قرآن حکیم کی روشنی میں جاننے اور سمجھنے کی یہ پہلی اور اب تک کی سب سے وقیع کوشش قرار دی جاسکتی ہے۔ مگر چوں کہ یہ خطبات انڈیا میں دیئے گئے تھے، اس لئے ہمارے موضوع سے خارج ہیں۔ یہاں ہم ان خطبات اور محاضرات کا ذکر کر رہے ہیں جو مختلف اوقات میں پاکستان میں دیئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ۔ خطباتِ بہاول پور: خطباتِ مدراس کے بعد خطابتی اسلوب میں سب سے اہم کتاب جو مقبول ہوئی وہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی خطباتِ بہاول پور ہے۔ یہ خطبے ۸ مارچ سے ۲۰ مارچ تک اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں دیئے گئے، اور فاضل محقق و مقرر کی عنداللہ قبولیت کی یوں علامت ثابت ہوئے کہ آج خطباتِ بہاول پور کے نام سے ایک زمانہ واقف ہے۔ یہ خطبات اصلاً اسلامی نظام کے ایک مجموعی تأثر کو پیش کرتے ہیں، اس لئے یہ علومِ اسلامی کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل ہیں مگر ان کا بڑا حصہ سیرتِ طیبہ سے بحث کرتا ہے، خصوصاً اس کے چھ سات خطبات تو بہ راہِ راست سیرتِ طیبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان خطبات کے عنوانات یہ ہیں:

قانون بین الممالک
مملکت اور نظم ونسق
نظامِ دفاع اور غزوات
نظامِ تعلیم اور سرپرستیٔ علوم
نظامِ تشریع وعدلیہ
نظامِ مالیہ وتقویم
تبلیغِ اسلام اور غیر مسلموں سے برتاؤ۔(۷۴)

یہ خطبات اس بنا پر بھی رجحان ساز کہے جاسکتے ہیں کہ ان کے بعد اردو میں محاضرات اور خطبات کا ایک طویل سلسلہ قائم ہوا جن میں ڈاکٹر محمود احمد غازی کا سلسلۂ محاضرات بھی شامل ہے۔

سیرت طیبہ پر ڈاکٹر حمید اللہ کے چند مختصر خطبات اور بھی موجود ہیں، جو خطبات بھاول پور کے علاوہ ہیں، یہ خطبات حیدرآباد دکن میں دیئے گئے تھے۔ کافی عرصے کے بعد ان خطبات کا نیا ایڈیشن کتب خانہ سیرت کراچی کے زیر اہتمام سامنے آیا ہے۔ لیکن یہ سب کتب پہلی بار پاکستان سے شائع نہیں ہوئیں، اس لئے ہماری گفت گو کے دائرے سے باہر ہیں۔

البتہ ان کے دو خطبات عرصہ ہوا سندھیالوجی ڈیپارٹ منٹ، جام شورو یونی ورسٹی، حیدرآباد میں ہوئے تھے، جو ادارہ کتب خانہ حضرت قاضی غلام محمد ہالہ قدیم، مٹیاری کے زیر اہتمام قاضی شوکت علی قریشی کی مساعی سے شائع ہو چکے ہیں۔(۷۵)

اس مجموعے کا عنوان ہے سیرت النبی کے چند پہلوؤں پر روشنی۔ ان خطبات میں علوم وفنون میں

سندھ کے اہل علم کی خدمات کے بارے میں ڈاکٹر صاحب نے خصوصیت کے ساتھ اشارے کئے ہیں۔

ڈاکٹر سید سلمان ندوی۔ خطبات سیرت: چند برس قبل جامعہ اشرفیہ لاہور میں علامہ سید سلیمان ندوی کے صاحب زادے اور ڈربن یونیورسٹی ساؤتھ افریقہ کے سابق استاد ڈاکٹر سید سلمان ندوی کے آٹھ خطبات ہوئے، جو خطبات سیرت کے عنوان سے چھپ چکے ہیں۔

ان کے عنوانات یہ ہیں:

۱۔ اسلام سے قبل عرب کے مذہبی، سماجی اور سیاسی پس منظر کا تجزیہ

۲۔ پہلی وحی اور اس کے اثرات

۳۔ قریش کی طرف سے شدید مزاحمت کی وجوہات

۴۔ معراج کی حقیقت واہمیت اور نتائج مجالس عقبہ

۵۔ ہجرت مدینہ تاریخ اسلام کا نقطہ انقلاب

۶۔ میثاق مدینہ کی ضرورت اور اس کی اہمیت

۷۔ نمایاں غزوات، بدر، احد اور خندق اور ان کے اسباب اور دور رس نتائج

۸۔ صلح حدیبیہ، ایک کھلی کامیابی۔(۷۶)

حال ہی میں ایک اور وقیع کام ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کے خطبات کی شکل میں سامنے آیا ہے۔ یہ آٹھ خطبات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف عہد مکی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ مکی اسوۂ نبوی کے نام انڈیا سے شائع ہو چکے ہیں۔

ان کے علاوہ دو کتابیں اس سلسلے میں اور ہمارے سامنے آئی ہیں۔ ایک مولانا سید سلیمان حسنی ندوی کے خطبات سیرت ہیں، یہ تین خطبے بنگلور میں دیئے گئے تھے۔ یہ کام اگرچہ ضخیم ہے، مگر بیانیہ نوعیت کا ہے، جس میں پوری سیرت طیبہ کو مرحلہ وار بیان کیا گیا ہے، یہ کتاب ۴۱۲ صفحات پر مشتمل ہے، اور زمزم پبلشرز کراچی سے شائع ہوئی ہے۔

دوسری کتاب تقاریر سیرت ہے، یہ مولانا مجاہد الاسلام قاسمی کی چند عوامی تقریروں کا مجموعہ ہے، جس کے صفحات ۱۶۰ ہیں۔ ۲۰۰۲ء میں یہ کتاب ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی سے شائع ہوئی ہے۔ مگر ڈاکٹر سید سلمان ندوی کے خطباتِ سیرت کے علاوہ تمام محاضرات انڈیا سے تعلق رکھتے ہیں، اس لئے ہمارے اس موضوع سے خارج ہیں۔ گو ان تمام کتب کے ایڈیشن پاکستان سے بھی شائع ہو چکے

ہیں۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی۔ محاضراتِ سیرت: البتہ سلسلۂ محاضراتِ سیرت کی ایک اہم اور حالیہ کڑی جناب ڈاکٹر محمود احمد غازی کے محاضراتِ سیرت ہیں، جو اُنہوں نے ۲۴ جولائی سے ۵ اگست ۲۰۰۶ء تک اسلام آباد میں ادارہ تحقیقات اسلامی کے زیر اہتمام پیش کیے۔ اُن کے عنوانات درج ذیل ہیں:

مطالعۂ سیرت کی ضرورت واہمیت

سیرت اور علومِ سیرت، ایک تعارف

چند نامور سیرت نگار اور اہم کتبِ سیرت، ایک جائزہ

علم سیرت، آغاز، تدوین، ارتقا، توسیع

سیرت نگاری کے مناہج واسالیب

ریاستِ مدینہ، دستور اور نظامِ حکومت

ریاستِ مدینہ، معاشرت اور معیشت

کلامیاتِ سیرت

فقہیاتِ سیرت

مطالعۂ سیرت، پاک وہند میں

مطالعۂ سیرت، دورِ جدید میں

مطالعۂ سیرت، مستقبل کی ممکنہ جہتیں

حقیقت یہ ہے کہ فن سیرت، علوم سیرت اور سیرت نگاری کے حوالے سے یہ محاضرات خاص انفرادیت کے حامل ہیں۔ خصوصاً ریاستِ مدینہ، فقہیاتِ سیرت اور کلامیاتِ سیرت پر فاضل مقرر کی گفت گو مجتہدانہ بصیرت کی عکاس ہے۔ ان محاضرات میں ڈاکٹر صاحبؒ نے فنِ سیرت کی مختلف جہتوں پر ہونے والے کام کا جائزہ بھی لیا ہے، ان کا مقام بھی متعین کیا ہے، اور اس ضمن میں مزید کام کی گنجائش پر بھی تفصیل کے ساتھ گفت گو کی ہے۔ سیرت نگاری اور خصوصاً اردو سیرت نگاری کے جائزے کے سلسلے میں ان محاضرات کو خصوصی اہمیت ہمیشہ رہے گی۔ (۷۷)

اسلوب کے لحاظ سے بھی ڈاکٹر غازی صاحب کے یہ خطبات ڈاکٹر حمید اللہ کے خطباتِ بہاول پور کی توسیع محسوس ہوتے ہیں، کیوں کہ ان میں ٹھوس علمی انداز اختیار کیا گیا ہے مگر اسلوب کی جاذبیت اور

زبان کی چاشنی کی وجہ سے قاری کی دل چسپی نہ صرف یہ کہ آخر تک برقرار رہتی ہے بل کہ اس موضوع پر مزید پڑھنے کا رجحان اس میں بیدار ہوتا ہے۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی۔ قانون بین الممالک/ خطباتِ بہاول پور۔۲: محاضراتِ سیرت کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کے خطباتِ بہاول پور۔۲ بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ جو ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے خطباتِ بہاول پور کے سلسلے کی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں ہی ۱۹۹۵ء میں دیئے گئے تھے۔ یہ خطبات قانون بین الممالک سے تعلق رکھتے ہیں مگر اس کے چند خطبے براہِ راست سیرتِ طیبہ سے متعلق ہونے کے ساتھ ساتھ تمام خطبات میں سیرت و متعلقاتِ سیرت سے استفادہ موجود ہے۔

خصوصیت کے ساتھ چند خطبات بہ راہ راست سیرت سے تعلق رکھتے ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:

اسلام کا قانون بین الممالک، ایک تقابلی جائزہ۔

اسلام کا تصورِ ریاست بین الاقوامی تناظر میں۔

ہجرت اور اس کا فلسفہ، بین الاقوامی تعلقات کے تناظر میں۔

اسلامی ریاست اور غیر مسلموں سے اس کے تعلقات۔

اسلام کا تصورِ جنگ اور قانونِ جنگ۔

یہ خطبات بعد میں شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد سے قانون بین الممالک کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ (۷۸)

سیرتِ طیبہ کے مختلف موضوعات پر ڈاکٹر محمود احمد غازی کے مزید خطبات بھی اہمیت کے حامل ہیں، جن میں مطالعۂ سیرت اور مستشرقین کے عنوان سے دیا گیا خطبہ نہایت اہم ہے، یہ خطبہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے انتقال سے کوئی دو ماہ قبل دارالعلم والتحقیق کے زیرِ اہتمام چوتھے مولانا سید زوار حسین یادگاری خطبے کے طور پر ارشاد فرمایا تھا اور ضروری نظرِ ثانی کے بعد شش ماہی السیرۃ کے ۲۵ ویں شمارے کے گوشۂ ڈاکٹر محمود احمد غازی کا حصہ بنا۔ پھر اس سلسلے کے مزید تین خطبات کے ساتھ وہ ڈاکٹر صاحب کی کتاب خطبات کراچی کا حصہ ہے۔

اس خطبے کے حوالے سے مختصر گفت گو مستشرقین کے حوالے سے شائع ہونے والی کتب کے ضمن میں بھی ہو چکی ہے۔

خواتین کی سیرت نگاری

اردو سیرت نگاری میں خواتین اہلِ قلم کا بھی بڑا حصہ ہے۔ خواتین سیرت نگاروں نے قیامِ پاکستان کے بعد سے ہی سیرت نگاری کے میدان میں اپنی خدمات سرانجام دینا شروع کر دی تھیں ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت تک خواتین کی تحریر کردہ سو سے زائد کتب اردو میں شائع ہو چکی ہیں، جن میں بعض کتب واقعتاً اپنے موضوع پر اہم کاوش کا درجہ رکھتی ہیں۔ پاکستان میں خواتین سیرت نگاروں کے قلم سے شائع ہونے والی چند اہم ترین کتب کا تعارف ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ اہلیہ سہراب انور۔ ہمارے حضور ﷺ: خواتین کی جانب سے عصر حاضر میں تحریر کی جانے والی کتب سیرت میں سے ایک نمایاں اور جامع کتاب کا درجہ رکھتی ہے۔(۷۹)

۲۔ اہلیہ سہراب انور۔ صاحبِ قرآن بہ نگاہِ قرآن: اسی مؤلفہ کی یہ سیرت طیبہ پر دوسری کاوش ہے، جس میں حیات طیبہ کے گوشوں کو قرآن حکیم کی روشنی میں دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔(۸۰)

۳۔ خیر النسا۔ محسنِ نسواں: اپنے موضوع پر اردو میں اس کتاب کو بھی پہلی مکمل با قاعدہ کاوش کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ البتہ چوں کہ حوالہ جات کا اہتمام کسی ضابطے کا پابند نہیں ہے، اس لئے عوامی طور پر اس کی اہمیت زیادہ ہے۔(۸۱)

۴۔ پروفیسر مسز مدثر حمید۔ نسب نامۂ نبوی: اس کتاب میں نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے نسب پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے باب اول میں علم انساب کی تعریف اور اس کے حوالے سے مسلمانوں کی خدمات کا ذکر ہے۔ دوسرے باب میں مطالعہ سیرت کے حوالے سے کتب انساب کی اہمیت اور اہم کتب انساب کا تعارف ہے۔ باب سوم میں نسب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تفصیلات درج ہیں باب چہارم میں کتاب انساب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد کے احوال اور سوانحی کوائف کا ذکر ہے۔ کتاب میں حوالہ جات کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ کتاب وزارت مذہبی امور کی جانب سے سیرت ایوارڈ بھی حاصل کر چکی ہے۔(۸۲) کتاب مستند ماخذ کے حوالہ جات سے مزین ہے۔

۵۔ شہناز کوثر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن: اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی عہد اور دس سال تک کے واقعات سیرت کا احاطہ کیا گیا ہے۔ کتاب میں حوالہ جات کا اہتمام ہے مگر تمام حوالہ جات اردو کتب کے ہیں اور مصادر کے درجہ بندی کا اہتمام نہیں کیا جا سکا، مولفہ کو جو کچھ میسر آیا انہوں

نے حوالے کے ساتھ اپنی اس کتاب میں درج کر دیا۔ جس کی وجہ سے بہت سی کم زور روایات کتاب کا حصہ بن گئی ہیں۔ (۸۳)

شہناز کوثر کی سیرت پر بہت سی کتب ملتی ہیں۔ مگر تمام کتب عام بیانیہ اسلوب میں لکھی گئی ہیں۔ موضوعات میں ندرت ہے، البتہ تمام کتب اردو کتب سیرت سے سرسری استفادے کی صورت میں منظر عام پر آئی ہیں۔

۶۔ شہناز کوثر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی زندگی: کتاب کا آغاز جزیرہ نمائے عرب کے معاشی حالات سے ہوتا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تجارتی اسفار کے ساتھ ساتھ آپ کے تجارتی اور معاشی مصروفیات کا ذکر ہے۔ اور آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جود وسخا کے ساتھ ساتھ آپ کے علمی زندگی میں خرید وفروخت کے حوالے سے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ مولفہ کی دوسری کتب کی طرح یہ کتاب بھی اردو ماخذ پر مشتمل ہے جن میں ہر طرح کی کتب شامل ہیں۔ (۸۴)

۷۔ رابعہ سرفراز۔ سیدنا احمد ﷺ: یہ کتاب بیانیہ اسلوب میں لکھی گئی ہے اور حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام پہلوؤں کا اختصار کے ساتھ احاطہ کرتی ہے۔ قرآن کریم کی آیات بغیر متن کے درج ہیں، اس کے علاوہ حوالہ جات کا اہتمام نہیں ہے۔ آخر میں پیغام سیرت کے عنوان سے چند احادیث کا ترجمہ درج کیا گیا ہے۔ جن میں بعض ضعیف کتب کے حوالے بھی شامل ہیں۔

کتاب کا نام انفرادیت کا حامل ہے۔ اس کتاب میں پانچ ابواب میں سیرتِ طیبہ کو زمانی ترتیب سے بیان کیا گیا ہے، اور چھٹے باب میں پیغام سیرت کے عنواں سے احادیث کا مختصر انتخاب پیش کیا گیا ہے۔ (۸۵)

۸۔ مسز تسلیم انور سرھیہ۔ آں حضرت ﷺ اور خواتین اسلام: اس کتاب میں عورت کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ کو پیش کیا گیا ہے۔ نیز اسلامی معاشرے میں خواتین کے حقوق بتائے گئے ہیں اور صحابیات کی عہد نبوی میں خدمات اور ان کے کارناموں کا بھی اختصار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ (۸۶)

۹۔ منورہ نوری خلیق۔ معلم اعظم صلی اللہ علیہ وسلم: کتاب کا عنوان اگرچہ معلم اعظم ہے۔ مگر یہ تاریخی ترتیب سے واقعات سیرت کے مفصل بیان پر مشتمل ہے۔ آخر میں تعلیمات اسلام کے تحت اسلامی تعلیمات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ کتاب میں حوالہ جات کا اہتمام نہیں ہے البتہ آخر میں چند ماخذات کا

اجمالی بیان ہے۔(۸۷)

۱۰۔شاہدہ ناز قاضی۔سراجاً منیر: شاہدہ قاضی کی یہ کتاب انسانی زندگی میں مذہب کی ضرورت و اہمیت کی بحث سے آغاز کرتی ہے اور باب دوم میں مولفہ مذاہب سابقہ میں انحراف کی تاریخ پیش کرتی ہیں۔باب سوم میں سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرعنوان آپ کے بلند پایہ اخلاق کی چند جھلکیاں پیش کرتی ہیں۔باب چہارم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاشرتی انقلاب کا ذکر ہے۔بعد کے ابواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی،قریش کی مخالفتیں،اللہ تعالیٰ کی رحمت و دل جوئی اور معراج رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تفصیلات ہیں۔

آخری دو ابواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے غیرمسلموں کی آرا کو پیش کیا گیا ہے اور ازواج مطہرات کے اقوال مذکور ہیں۔کتاب کا اسلوب بیانیہ ہے،قرآن کریم کی آیات کا اکثر مقام پر صرف ترجمہ دیا گیا ہے۔باقی بیانات کا کوئی حوالہ درج نہیں جس کی بنا پر کتاب کے ماخذ اور استناد کے بارے میں کوئی بات نہیں کہی جاسکتی۔(۸۸)

۱۱۔گل ریز محمود۔دور نبوت میں شادی بیاہ کے رسم و رواج اور پاکستانی معاشرہ: اس کتاب میں شادی کے رسم و رواج کے جائزے سے بات شروع کی گئی ہے پھر اسلام نے جو اصلاحات کی ہیں ان کا بیان ہے۔پھر دور نبوت میں شادی بیاہ کے طریقہ کار کا ذکر ہے۔آخر میں پاکستان کے مختلف علاقوں میں شادی بیاہ کے رواج بیان کرنے کے بعد پاکستانی رسوم کی اصلاح کے لئے تجاویز دی گئی ہیں۔کتاب میں حصہ سیرت گو مختصر ہے،مگر اس میں درج بیانات منفصل حوالہ جات کے ساتھ ہیں۔(۸۹)

۱۲۔پروفیسر عاصمہ فرحت۔سیرت نبوی میں عورت کا کردار: کتاب کا عنوان مضمون سے مطابقت نہیں رکھتا۔کتاب میں ان خواتین کا تذکرہ ہے جنہوں نے عہد نبوت میں کسی بھی حوالے سے فعال کردار ادا کیا اور اسلامی معاشرے کی تشکیل و ترقی میں وہ نمایاں رہیں۔یہ کتاب ایسی چھیاسی خواتین کا تذکرہ کرتی ہے۔اس طرح اس کتاب کا عنوان عہد نبوی میں عورت کا کردار مناسب معلوم ہوتا ہے۔کتاب کے آغاز میں مولفہ نے اس پر بھی افسوس کا اظہار کیا ہے کہ اس موضوع پر اردو پر کوئی کتاب موجود نہیں۔حیرت ہے کہ اسلامک پبلی کیشنز جیسا ادارہ عنوان میں موجود نقص اور خامی کو نہیں دیکھ سکا۔

مولفہ کا اپنے پیش لفظ میں یہ بھی کہنا ہے:

چوں کہ سیرت نگار مرد تھے لہٰذا انہوں نے سرسری طور پر عورتوں کے کارنامے بڑے ہلکے

پھلکے انداز میں بڑے اختصار کے ساتھ ذکر کر دیئے اور مردوں کے کارناموں کو خوب اچھالا حال آں کہ اسلام اور پیغمبر اسلام کی بنیادی اور اساسی خدمت عورت نے کی۔(۹۰)

کتاب رجحان کے مطابق شائع ہوئی ہے۔(۹۱)

۱۳۔سیدہ سعدیہ غزنوی۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہ طور ماہر نفسیات: یہ کتاب سیرت طیبہ اور تعلیمات نبوی کے حوالے سے ایک اہم موضوع کا احاطہ کرتی ہے اور اپنے موضوع پر ابتدائی کاوش کا درجہ رکھتی ہے۔کتاب میں مختلف نفسیاتی عوارض مثلاً تالیف خوف، احساس گناہ، احساس کم تری، کج لباسی، تعبیر خواب، شادی اور اس کے مسائل، منشیات اور خودکشی کے حوالے سے جدید نفسیات کی روشنی میں تفصیلات دی گئی ہیں اور ان سے متعلق قرآن وسنت کی تعلیمات کو پیش کیا گیا ہے۔

کتاب میں موجود مباحث کے مختصر حوالہ جات درج کیے گئے ہیں۔(۹۲)

۱۴۔تبسم محمود غضنفر۔سلطنت مدینہ کے سفیر صحابہ: یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے جس میں سفارت کے حوالے سے ابتدائی مباحث کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفرا اور ان کی دعوتی سرگرمیوں کا ذکر ہے آخر میں ان کے اثرات ونتائج سے بحث کی گئی ہے۔

کتاب اپنے موضوع پر عمدہ مطالعہ پیش کرتی ہے اور اس کے بیانات اصل ماخذ کے مکمل حوالہ جات سے مزین ہیں۔(۹۳)

۱۵۔نگار سجاد ظہیر۔سیرت نگاری آغاز وارتقا: یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے باب اول میں سیرت کے معنی ومفہوم کا ذکر ہے باب دوم سیرت کے بنیادی ماخذ پر مشتمل ہے باب سوم سیرت نگاری کے آغاز کے احوال بیان کرتا ہے۔باب چہارم کا عنوان ہے دیگر شہروں میں سیرت نگاری کا آغاز کے بیان پر مشتمل ہے جس میں کوفہ، بصرہ اور یمن کا خاص طور پر ذکر ہے۔باب پنجم سیرت نگاری کے دور ثانی کی تفصیلات پر مشتمل ہے جس میں ابن اسحاق، واقدی اور ابن سعد کا خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے۔اور باب ششم میں سیرت نگاری کے دور ثانی سے تعلق رکھنے والے اہم سیرت نگاروں کے احوال اور خدمات سیرت درج ہیں۔پوری کتاب اصل ماخذ اور مکمل حوالوں سے مزین ہے۔(۹۴)

۱۶۔مونا میر (مترجم)۔ذکر محمد ﷺ ویدوں اور پرانوں میں: پنڈت وید پرکاش اپادھیائے سنسکرت پراگ یونی ورسٹی کے تحقیق کار تھے۔انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے

ویدوں اور پرانوں میں موجود بیانات کے حوالے سے اپنا مطالعہ ہندی میں پیش کیا تھا۔ اس مطالعے کو بہت پزیرائی حاصل ہوئی اور ہندی سے اس کا ترجمہ بنگلہ میں، پھر انگلش میں اور وہاں سے کئی بار یہ مطالعہ اردو میں منتقل ہوا۔ مونا میر کی یہ کتاب بھی انگلش سے اس کے اردو ترجمے پر مشتمل ہے اور اس موضوع پر ایک اہم مطالعہ ہے۔ ترجمے میں اصل حوالہ جات کو بھی برقرار رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے اس کی استناد میں اضافہ ہوگیا ہے۔(۹۵)

خواتین کی جانب سے تحریر کی گئی کتب سیرت کے سلسلے میں حافظ محمد عارف گھانچی کی مرتب کردہ فہرست بھی لائق مطالعہ ہے۔(۹۶)

مقالات و مضامین سیرت

سیرت پر کتب کے ساتھ ساتھ بے شمار مقالات و مضامین بھی تحریر کئے گئے ہیں، ان میں بہت سے مقالات کے مجموعے کتابی شکل میں مرتب ہو کر قارئین کے استفادے کا باعث بنے۔ ان مقالات میں سب سے بڑی تعداد تو وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام شائع ہونے والے مقالات سیرت کی ہے، جس کے تحت اب تک چالیس سے زائد جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ مقالات سیرت کے مجموعے دو طرح کے ہیں۔ ایک تو وہ مجموعے ہیں جو کسی کانفرنس یا سیمینار کے موقع پر پیش کئے جانے والے مقالات پر مشتمل ہیں، جن میں مختلف اہلِ علم اور اہل قلم کی نگارشات شامل ہیں۔ جب کہ دوسری نوعیت کے مجموعہ مقالات ایسے ہیں جو ایک ہی شخصیت کے مقالات سیرت پر مشتمل ہیں۔ ذیل میں دونوں نوعیتوں کے مجموعوں میں سے بعض اہم کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ ڈاکٹر نثار احمد۔ نقش سیرت: ڈاکٹر نثار احمد معروف سیرت نگار ہیں، آپ کی کئی کتب کا اس تحریر میں ذکر آچکا ہے۔ یہ کتاب آپ کی ابتدائی کاوش ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے نو حصوں پر مشتمل اس کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات، سیرت اور تعلیمات کے تمام اہم پہلوؤں پر معلومات فراہم کی ہیں۔ مولف کی حیثیت اس کتاب میں مرتب کی بھی ہے اور اہل قلم کی بھی، کہ اس کتاب میں بعض مضامین ان کے قلم سے ہیں اور اکثر مضامین دوسرے اہل علم کے ہیں جن میں اس عہد کے تقریباً تمام مشاہیر اہل علم شامل ہیں مثلاً علامہ شبلی نعمانی، علامہ سید سلمان ندوی، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی، پروفیسر علی محسن صدیقی، ڈاکٹر حمید اللہ، نعیم صدیقی، ڈاکٹر امیر حسن صدیقی، ثناء الحق صدیقی،

ڈاکٹر محمد سلیم، مفتی محمد شفیع، مولانا امین حسن اصلاحی، مولانا عبدالقدوس ہاشمی اور خود ڈاکٹر نثار احمد شامل ہیں۔

کتاب میں مطبوعہ مواد کے علاوہ اس وقت کے اہل علم سے نئے مضامین بھی تحریر کروائے گئے تھے جو پہلی بار اس کتاب کا حصہ بنے۔ کتاب کے مباحث اس کتاب کو اپنے عہد کی نمائندہ کتاب (مجموعہ مضامین) سیرت قرار دینے کے لئے کافی ہیں۔(۹۷)

۲۔ حکیم محمد سعید (مرتب)۔ تذکارِ محمد: مختلف حضرات کی جانب سے شامِ ہمدرد میں پیش کئے گئے مقالات کا مجموعہ۔ اس میں اہم مشاہیر کے عمدہ مضامین موجود ہیں۔(۹۸)

۳۔ پروفیسر سید محمد سلیم۔ اذکارِ سیرت: پروفیسر صاحب کے سیرت طیبہ کے حوالے سے تحریر کئے جانے والے مضامین کا اہم مجموعہ ہے۔ اس مجموعے میں شامل مضامین میں خاص طور سے اقوام عالم کی تشکیل میں عرب کا حصہ۔ فہم سیرت۔ سیرت طیبہ اور فنونِ لطیفہ۔ عصرِ نو حضرت محمد ﷺ لے کر آئے۔ رسول اکرم ﷺ کا اسوہ تعلیمی قابلِ مطالعہ اور لائق توجہ ہیں۔(۹۹)

۴۔ شیر محمد زمان چشتی۔ نقوشِ سیرت: فاضل مؤلف کے چند مضامین اور دیباچوں کا مجموعہ ہے۔ سیرت نگاری اور اسلوب سیرت نگاری کے حوالے سے بعض اہم مباحث اس میں ملتے ہیں۔

خصوصاً بعض کتب پر تحریر کئے گئے مقدمے/دیباچے نہایت قیمتی معلومات سے مزین ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر محمد میاں صدیقی کی کتاب خطباتِ رسول ﷺ کا مقدمہ بہ جائے خود ایک وقیع مقالے کی حیثیت رکھتا ہے۔(۱۰۰)

۵۔ ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی۔ عہدِ رسالت میں معاشرہ اور مملکت کی تشکیل: سیرت طیبہ کے حوالے سے چند مضامین کا مجموعہ، اس میں خاص طور سے معاشرے اور ریاست کے حوالے سے گفت گو کی گئی ہے۔(۱۰۱)

۶۔ مولانا محمد حنیف جالندھری۔ جواہر سیرت: فاضل مؤلف کے قلم سے نکلنے والے مختلف مضامین اور مقالات کا مجموعہ۔ بعض مضامین میں خاص طور پر تعلیمات نبوی اور اسوۂ حسنہ کے سماجی پہلو کے حوالے اہم گفت گو کی گئی ہے، جو لائق مطالعہ ہے۔(۱۰۲)

۷۔ ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی (مرتب)۔ پیغمبر امن و سلامتی: گورنمنٹ کالج فیصل آباد میں ۱۹۹۸ء میں منعقدہ سیرت سیمینار میں مختلف حضرات کی جانب سے پیش کئے گئے مقالات کا مجموعہ۔ زیادہ تر

مضامین عصر حاضر کے مسائل اور سیرت طیبہ کی روشنی میں ان کے حل سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان مقالات کے لکھنے والوں میں معروف اہل علم بھی شامل ہیں۔(۱۰۳)

۸۔ڈاکٹر صاحب زادہ ساجد الرحمٰن۔ پیغمبر اخلاق: ادارہ تحقیقات اسلامی نے اسی کی دہائی میں دعوتی بنیادوں پر عند کتب شائع کی تھیں، یہ مجموعۂ مضامین بھی اسی سلسلے میں مرتب کیا گیا تھا۔ اس مجموعے کے تمام مضامین سیرت طیبہ اور اسوۂ حسنہ کے اخلاقی پہلوؤں سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس مجموعۂ مقالات میں جن اہل علم کے مضامین شامل ہیں، ان میں علامہ سید سلیمان ندوی، مولانا مودودی، پیر کرم شاہ الازہری، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا جعفر شاہ پھلواروی، طالب ہاشمی، اور مولانا امین احسن اصلاحی اور ڈاکٹر شیر محمد زمان جیسے مشاہیر اہل علم شامل ہیں۔(۱۰۴)

۹۔ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی۔ رسول اللہ ﷺ بہ حیثیت شارع و مقنن: موضوع خاص پر مختلف حضرات کے مضامین کا مجموعہ، جس میں خود فاضل مرتب کا مضمون بھی شامل ہے۔ یہ مجموعہ نہایت اہم اور فاضل شخصیات کے اہم مقالات پر مشتمل ہے، جس کی تفصیل یہ ہے

عہد نبوی میں نظام تشریع و عدلیہ۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ

رسول اکرم ﷺ بہ حیثیت قانون داں۔ جسٹس شیخ عبدالحمید

رسول اکرم ﷺ بہ حیثیت شارع و مقنن۔ ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی

رسول اکرم ﷺ اور قانون بین الممالک۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی (۱۰۵)

۱۰۔سیرت خیر الانام: اردو دائرہ معارف اسلامی پنجاب یونی ورسٹی کی اہم علمی اور تحقیقی خدمت ہے، جس کا اعتراف اس کے بعض تسامحات کے باوجود علمی دنیا نے بھرپور انداز میں کیا ہے۔ اس جلد میں اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں سیرت اور مطالعہ سیرت کے حوالے سے بکھرے ہوئے تمام مقالات کو یک جا کر دیا گیا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ اس میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے قلم سے محمد رسول اللہ ﷺ کے نام سے طویل مقالے کو بھی شامل کر لیا گیا ہے جو اردو دائرہ معارف اسلامیہ کی ایک مکمل جلد کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس کتاب کا مرکزی حصہ تو ڈاکٹر حمید اللہ کے اس مقالے پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ بھی ڈاکٹر صاحب کے قلم سے کئی اہم مقالات اس مجموعے میں شامل ہیں۔ اس کتاب میں سیرت طیبہ کے عمومی بیان کے ساتھ ساتھ سیرت نگاری کے آغاز اور ارتقا کے حوالے سے بھی تفصیلات دی گئی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اقدس، معمولات، شمائل و اخلاق کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہ حیثیت مبلغ

اعظم، بہ حیثیت خطیب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدات، غزوات، عہد نبوی ﷺ کا نظم ونسق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات، خواتین کے حقوق، ازواج مطہرات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد وغیرہ امور پر تفصیلی مقالات شامل ہیں۔ آخر میں تفصیلی اشاریے بھی شامل کتاب ہیں۔ (۱۰۶)

۱۱۔ سید فضل الرحمٰن۔ پیغام سیرت: اس مجموعے میں اسوۂ حسنہ کے ۱۸ مختلف پہلوؤں پر مضامین شامل ہیں، جو آج کے عصری مسائل کے حوالے سے ایک قیمتی مطالعہ فراہم کرتے ہیں۔ یہ تمام مضامین در حقیقت شش ماہی مجلّے السیر ہ عالمی کے اداریے کے طور پر شائع ہوئے تھے۔ اب انہیں دو جلدوں میں یک جا کیا گیا ہے۔

جلد اول کے مضامین ہیں: پیغامِ سیرت۔ سخاوت و ایثار نبوی۔ امانت و دیانت کی ضرورت و اہمیت عصر حاضر میں۔ راست گوئی اور کذب بیانی۔ شجاعت نبوی ا اور ہمارے رویئے۔ عدمِ برداشت اور تعلیماتِ نبوی۔ صبر و استقامت اور موجودہ معاشرہ۔ مصائب و آلام میں اسوۂ حسنہ دورِ حاضر کے تناظر میں۔ اُسوۂ، خواتین کے لئے۔ فکرِ آخرت (۱۰۷)

اور جلد دوم کے مضامین یہ ہیں: سنت، ضرورت و اہمیت۔ نبوی اسلوبِ دعوت وتبلیغ۔ تقویٰ۔ جہاد، حقیقت، ضرورت و اہمیت۔ تربیت اولاد اور نبوی تعلیمات نتائج وثمرات تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں۔ حجاب اور تعلیمات نبوی۔ اسلامی نظامِ حکومت کے بنیادی خدوخال۔ احتساب کی ضرورت اور اس کا اسلامی طریقہ۔ (۱۰۸)

۱۲۔ سید عزیز الرحمٰن۔ تعلیماتِ نبوی اور آج کے زندہ مسائل: راقم کے سات مضامین کا مجموعہ، جنہیں مختلف اوقات میں وزارت مذہبی امور کی جانب سے سیرت ایوارڈ دیئے گئے۔ اس مجموعے میں شامل مقالات کے عنوانات یہ ہیں:

تعمیرِ شخصیت وفلاحِ انسانیت، اطاعتِ رسول ﷺ اور سیرتِ طیبہ کی روشنی میں۔

استحکام پاکستان کے لئے بہترین رہنمائی سیرتِ طیبہ سے حاصل ہوسکتی ہے۔

عدمِ برداشت کا قومی و بین الاقوامی رجحان اور تعلیماتِ نبوی ﷺ۔

بے لاگ احتساب سیرت طیبہ کی روشنی میں۔

پاکستان کے لئے مثالی نظام تعلیم کی تشکیل، تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں۔

نئے عالمی نظام کی تشکیل اور امت مسلمہ کی ذمے داریاں، تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں۔

عصر حاضر میں مذہبی انتہا پسندی کا رجحان اور اس کا خاتمہ، تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں۔(۱۰۹)

تراجم

اردو زبان کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس میں تمام اہم عربی ماخذ سیرت ترجمہ ہو چکے ہیں، جن میں ابن اسحاق کی السیرۃ النبویہ، واقدی کی کتاب المغازی، ابن ہشام کی السیرۃ النبویہ، سہیلی کی الروض الانف، ابن قیم کی زاد المعاد، علی بن برہان الدین حلبی کی انسان العیون، بیہقی کی دلائل النبوۃ، ابن حزم کی جوامع السیرۃ، عبدالحی الکتانی کی التراتیب الاداریہ، قاضی عیاض کی الشفا، علامہ سیوطی کی الخصائص الکبریٰ، قسطلانی کی المواہب اللدنیہ اور ابن الجوزی کی الوفا شامل ہیں۔

عربی میں دور جدید کی کتب سیرت کے اردو تراجم بھی مسلسل سامنے آرہے ہیں، جن میں

۱۔ رمضان البوطی۔ فقہ السیرہ۔ اس کا اردو ترجمہ دروس سیرت کے نام سے نشریات، لاہور سے شائع ہوا ہے۔ یہ ترجمہ ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی کے قلم سے پہلی بار انڈیا سے شائع ہوا تھا۔

۲۔ اکرم ضیاء العمری۔ السیرۃ النبویہ الصحیحہ۔ اس کا اردو ترجمہ سیرت رحمت عالم کے نام سے نشریات، لاہور سے شائع ہوا ہے۔ یہ ترجمہ اپنی سلاست کے اعتبار سے بھی اہم ہے، اور کتاب بھی اس قابل تھی کہ اسے اردو میں منتقل کیا جاتا۔

۳۔ محمد الطیب النجار۔ القول المبین فی سیرت سید المرسلین ﷺ۔ اس کا اردو ترجمہ سیرت سید المرسلین کے عنوان سے مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور سے شائع ہوا ہے۔ یہ ترجمہ ڈاکٹر رخسانہ جبیں کے قلم سے ہے۔

۴۔ سعید بن علی القحطانی کی کتاب رحمۃ للعالمین کا اردو ترجمہ پیغمبر رحمت کے عنوان سے دارالسلام، لاہور سے شائع ہوا ہے۔

۵۔ محمد عبدالحلیم ابو شقہ کی کتاب تحریر المرأۃ فی عصر الرسالۃ کا اردو ترجمہ "آزادیٔ نسواں عہدِ رسالت میں" کے عنوان سے اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے۔(۱۱۰) یہ ترجمہ بھی اہم ترجموں میں شمار ہونے کا مستحق ہے۔

اس کتاب کا ایک جلد میں ترجمہ و تلخیص محمد فہیم اختر ندوی کے قلم سے کچھ عرصے پہلے ہندستان سے

شائع ہوا تھا، یہ پاکستان سے بھی شائع ہو گیا ہے۔(۱۱۱)

اس کے علاوہ قدیم ماخذِ تاریخ کا بھی بڑا حصہ اردو میں منتقل ہو چکا ہے، خصوصیت کے ساتھ ان کتب تاریخ کا حصہ سیرت علیحدہ سے شائع ہو کر قارئین کی دست رس میں آ چکا ہے، جن میں تاریخ طبری، تاریخ ابن خلدون، البدایہ والنہایہ ابن کثیر، تاریخ مسعودی، تاریخ یعقوبی، الکامل ابن اثیر، تاریخ ابن خلکان اور طبقات ابن سعد جیسے اہم ترین ماخذ شامل ہیں۔

یہ ان کتب کا ذکر تھا جو عربی سے اردو میں منتقل ہوئیں، اس کے علاوہ فارسی اور انگریزی سے بھی بہت سی اہم کتب اردو میں منتقل ہو چکی ہیں۔ ذیل میں دو کتب کا ذکر کیا جاتا ہے، جن میں سے ایک انگریزی میں ہے، اور دوسری اردو میں۔

ڈاکٹر سید معین الحق۔ سیرت محمد رسول اللہ ﷺ، تاریخ کے تناظر میں: ہمارے ہاں انگریزی میں تحریر ہونے والی کتب سیرت میں سے اس اہم کتاب کا حال ہی میں اردو ترجمہ سامنے آیا ہے۔ ڈاکٹر سید معین الحق کی یہ کتاب درحقیقت انگریزی میں محمد لائف اینڈ ٹائم کے عنوان سے تحریر کی گئی تھی، جسے پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی نے شائع کیا تھا۔ یہ کتاب اب رفیع الزماں زبیری صاحب کے ترجمے کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ کتاب اپنے اسلوب اور مضمون کے اعتبار سے انفرادیت رکھتی ہے، خصوصاً باب اول جو ماخذ سیرت کے عنوان سے ہے، حدیث، روایت، درایت، وضع حدیث اور اس جیسے دوسرے موضوعات کے ساتھ ساتھ ابتدائی عہد کے اہم سیرت نگاروں سے لے کر فارسی اور اردو میں کتب سیرت تک کے مختصر احوال پر مشتمل ہے اور آخر میں مغربی سیرت نگاروں میں سے بھی بعض کا ذکر کیا ہے۔ کتاب میں جہاں جہاں مستشرقین نے اعتراضات کئے ہیں یا اپنی انفرادی رائے کا اظہار کیا ہے ان کی تردید کی ہے اور صحیح صورت حال پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

کتاب کے حوالے سے اہم ترین بات یہ ہے کہ پیش لفظ کے مطابق طوالت سے بچنے کے لئے حوالہ جات وحواشی حذف کر دیئے گئے ہیں۔ ایک علمی کتاب میں خصوصاً جب کہ وہ مستشرقین کی آرا کا ذکر کر کے بالالتزام ان کا رد بھی کرتی ہو حواشی وحوالہ جات کو حذف کرنا سمجھ میں نہیں آتا۔ سات سو کے لگ بھگ صفحات پر مشتمل کتاب میں اگر ضروری حواشی بھی شامل ہو جاتے تو اس کی ضخامت میں کتنا اضافہ ہوتا؟ بہر حال اس کوتاہی کی وجہ سے کتاب کی افادیت میں بہت کمی ہوئی ہے، جس کا ازالہ نئے ایڈیشن میں حواشی وحوالہ جات کو شامل کر کے ہی کیا جا سکتا ہے۔(۱۱۲)

مولانا محمد ابراہیم فیضی ۔نظام حکومت نبویہ، علمی سرگرمیاں: مولانا محمد ابراہیم فیضی عربی سے اردو میں ترجمہ کرنے والے حضرات میں نمایاں اور معتبر شخصیت ہیں۔ان کے قلم سے کئی ایک کتب اردو میں منتقل ہوچکی ہیں۔آپ سیرت پر کئی طبع .اد کتب کے بھی مولف ہیں،جن میں ناموں کے بارے میں اسوۂ رسول ، اور رسول اللہ ﷺ کا حسن تبسم شامل ہیں۔آپ کا اہم کام عبدالحیی الکتانی کی تالیف التراتیب الادار یہ کواردو میں منتقل کرنا ہے۔اس کا حصہ اول نظام حکومت نبویہ کے نام سے (۱۱۳) اور التراتیب الادار یہ کا حصہ دُوم جو اصل کتاب کے باب العاشر پر مشتمل ہے، وہ ''علمی سرگرمیاں (عہد رسالت وعہد صحابہ میں)'' کے زیرعنوان شائع ہو چکا ہے۔(۱۱۴)

موخرالذکر کتاب کی تقدیم ڈاکٹر محمود احمد غازی کے قلم سے ہے،جس میں انہوں نے سیرت نگاری کے باب میں مسلمان اہل علم کی کاوشوں کے بعض اہم پہلوؤں کی جانب رہ نمائی کی ہے۔ڈاکٹر محمود احمد غازی نے فاضل مترجم کی اس کاوش کو بھی سراہا ہے۔

ان اردو تراجم سیرت کی ایک فہرست جو حافظ محمد عارف گھانچی کے قلم سے ہے، اسلسلے میں لائق مطالعہ ہے۔(۱۱۵)

بچوں کے لئے کتب

پاکستان میں بچوں کے ادب پر بھی کافی توجہ دی گئی ہے اور مذہبی حوالے سے بھی معقول تعداد میں لٹریچر دست یاب ہے،جس میں سیرت طیبہ کے حوالے سے کتب بھی شامل ہیں۔اس سلسلے میں دواداروں کا کردار خصوصیت سے قابل ذکر ہے، ایک ہمدرد فاؤنڈیشن کراچی اور دوسرا دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔ یہ موضوع وسیع ہے،اس لئے صرف چند اہم کتابوں کے ناموں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

حکیم محمد سعید۔سب سے بڑاانسان۔ہمدردفاؤنڈیشن،کراچی

حکیم محمد سعید۔دانائے سبل۔ہمدردفاؤنڈیشن،کراچی

حکیم محمد سعید۔نقوشِ سیرت۔حکیم صاحب کی یہ کتاب ایک سیریز ہے،جس کے تحت سیرت پر پانچ کتابیں شائع ہوئی ہیں۔

نظر زیدی۔سب سے بڑاانسان۔دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی،اسلام آباد

علی اصغر چودھری۔ حیاتِ رسول ﷺ

کچھ اور کتب درج ذیل ہیں:

رسول اللہ کی باتیں۔ اشتیاق احمد۔ لاہور مکتبہ اشتیاق، اسلام پور۔ ن۔ م

محمد عربی۔ خورشید احمد انور۔ اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۱۹۸۰ء۔ ۸۹ص

ہمارے نبی۔ بنت الاسلام۔ لاہور، بزم بتول، غزالی پارک، ۱۹۷۶ء۔ ۸۰ص

ہمارے حضور۔ تسلیم امۃ اللہ۔ کراچی، مجلس نشریات اسلام ۱۹۷۸ء۔ ۱۲۸ص

حیات رسول۔ علی اصغر چوہدری۔ لاہور، مکتبہ تعمیر انسانیت، ۱۹۸۱ء۔ ۱۶۰ص

انبیائے کرام۔ مقبول انور داؤدی۔ لاہور، فیروز سنز، س۔ ن۔ ۱۳۲ص

سب سے بڑے جرنیل محمد۔ مقبول احمد داؤدی۔ لاہور، دی چلڈرن سوسائٹی، ۱۹۸۱ء۔ ۷۸ص

ہمارے پیغمبر۔ احمد مصطفیٰ صدیقی راہی۔ لاہور، خیام پبلشرز، ۱۹۸۰ء۔ ۲۵۶ص

اللہ کے رسول۔ حکیم شرافت حسین رحیم آبادی۔ کراچی، مجلس نشریات اسلام، ۱۹۷۷ء۔ ۶۷ص

جلوۂ فاراں۔ عنایت اللہ سبحانی۔ لاہور، البدر پبلی کیشنز، ۱۹۷۹ء/۳۳۲ص

رسول پاک کون تھے؟ کیسے تھے؟ اور آپ نے کیا سکھایا؟۔ عبد الواحد سندھی۔ کراچی، سر سید پبلشنگ ہاؤس، گارڈن ایسٹ، س۔ ن۔ ۱۲۵ص

تاج دار عرب۔ امیر بخش امیر صابری۔ لاہور، رضوی کتب خانہ، س۔ ن۔ ۸۰ص

محمد رسول اللہ۔ قمر اکرم۔ اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۱۹۷۵ء۔ ۴۵ص

حیات طیبہ۔ محمد ظہیر خان۔ لاہور۔ علی بک ڈپو، اردو بازار، ۱۹۸۰ء۔ ۹۲ص

ہمارے حضور۔ عابد نظامی۔ لاہور، مکتبہ تعمیر انسانیت، ۱۹۸۴ء۔ ۲۲۸ص

سفر نامے

حرمین شریفین کے سفر نامے بھی سیرت لٹریچر کا ہی حصہ ہیں۔ اردو میں بھی یہ روایت موجود ہے۔ اس سلسلے میں بہت سے سفر نامے منظر عام پر آچکے ہیں، اور یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ ذیل میں بہ طور مثال صرف چند سفر ناموں کا تذکرہ مقصود ہے۔

ا۔ عاصم الحداد۔ سفر نامہ ارض القرآن: یہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے سفر حجاز کی روداد ہے

۔۱۹۵۹ء میں کیا گیا تھا۔اس سفرنامے سے آج سے ۵۰،۵۵ سال پہلے کے حجاز کا احوال معلوم ہو جاتا ہے۔اس سفرنامے میں بحرین ،مسقط،ظہران،دمام،ریاض،جدہ،مکہ اور مدینہ منورہ کے بعد اردن ،فلسطین،شام،مصر اور کویت کا ذکر ہے۔

کتاب میں بعض قدیم تصاویر بھی شامل ہیں جو بلیک اینڈ وائٹ شائع کی گئی ہیں اور بہت زیادہ واضح بھی نہیں ہیں۔(۱۱۶)

۲۔شورش کاشمیری۔شب جائے کہ من بودم:حرمین کے سفرناموں میں نہایت عمدہ اسلوب کا حامل اور مقصدیت سے لبریز سفرنامہ ہے۔جس میں امت مسلمہ کے حالات پر بھی نظر ڈالی گئی ہے اور مصنف نے جا بہ جا اپنے تأثرات کسی تکلف کے بغیر درج کئے ہیں۔مولف کا مخصوص اسلوب اس سفرنامے میں عروج پر نظر آتا ہے۔(۱۱۷)

۳۔ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر۔دشتِ امکاں:خواتین کی جانب سے لکھے گئے حرمین کے سفرناموں میں دشتِ امکاں اپنی معلومات اور اسلوب کی وجہ سے نمایاں مقام رکھتا ہے۔یہ سفرنامہ حرمین کے ساتھ ساتھ مدائنِ صالح،طائف اور تبوک کا بھی احاطہ کرتا ہے۔(۱۱۸) ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر کی بہت سی کتب منظرِ عام پر آ چکی ہیں۔ان کا ایک کتاب کا ذکر ان ہی سطور میں خواتین کی سیرت نگاری کے ضمن میں بھی آ رہا ہے۔

۴۔ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی۔وطن سے وطن تک:کشفی صاحب کا یہ سفرنامہ اپنے اختصار کے باوجود ،اپنے اسلوب،والہانہ پن اور علمی وقار وشکوہ کی وجہ سے امتیازی مقام کا حامل ہے۔یہ سفرنامہ درحقیقت کشفی صاحب کے مختلف اسفارِ حرمین کی یادوں پر مشتمل ہے۔(۱۱۹)

اٹلس/سیرت البم

اُردو میں سیرت طیبہ پر ایسی کتب بھی شائع ہوئی ہیں،جو نقشوں پر مشتمل ہیں،یا قدیم وجدید رنگین و سادہ تصاویر سے مزین ہیں،چند کتب کا تعارف پیش ہے۔

۱۔جاوید جمال ڈسکوی۔حضور کے دیس میں:لاہور،جنگ پبلشرز۔یہ کتاب رنگین تصاویر پر مشتمل ہے۔

۲۔شاہ مصباح الدین شکیل۔سیرت البم:یہ البم پی ایس او کے زیرِ اہتمام شائع ہوا تھا۔اس کا نیا ایڈیشن کچھ اضافوں کے ساتھ نشاناتِ ارض القرآن کے نام سے فضلی سنز کراچی سے شائع ہوا تھا۔حال

میں مزید اضافوں اور ترمیم کے ساتھ یہی مواد اور معلومات نشانات ارض نبوی کے نام سے فضلی سنز کراچی سے شائع ہوئی ہیں۔

یہ البم اب پی ایس او کے ہی زیر اہتمام نئی اشاعت کے ساتھ دوبارہ حال ہی میں منظر عام پر آیا ہے۔

۳۔عبدالحمید قادری۔جستجوئے مدینہ: سات سو پچاس نایاب تصاویر،نقشوں اور خاکوں کے ساتھ بڑے سائز پر رنگین طبع ہونے والی یہ کتاب اپنے موضوع پر انفرادیت و امتیاز کا خاص مقام رکھتی ہے۔ جدید وقدیم تصاویر، پیش کش اور نئیمعلومات کے ساتھ اس کتاب کو اس موضوع پر معاصر کتب میں فوقیت کا درجہ حاصل ہے۔(۱۲۰)

۴۔شوقی ابو خلیل۔اطلسِ سیرت: یہ کتاب بنیادی طور پر عربی میں لکھی گئی، پھر اردو میں اس کا ترجمہ سامنے آیا، جو معیار کے لحاظ سے عربی ایڈیشن سے کسی طور کم نہیں معلوم ہوتا۔یہ کتاب ارض مقدس کے رنگین نقشوں کی وجہ سے کافی مقبول ہے۔(۱۲۱)

۵۔ابو محمد عبد المالک۔نقوشِ پائے مصطفیٰ ﷺ ۔ یہ کتاب اس موضوع پر جدید ترین معلومات کا احاطہ کرتی ہے اور بعض نئی اور اہم تصاویر سے مزین ہے۔واقعاتِ سیرت کی تفاصیل میں بعض جگہ حوالہ جات کا بھی اہتمام ہے۔کتاب کا اسلوب یہ ہے کہ صرف تصاویر اور نقشوں پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بل کہ واقعاتِ سیرت کو بھی بالا التزام بیان کیا گیا ہے، پھر متعلقہ تصاویر شامل تحریر کی گئی ہیں۔کتاب رنگین آرٹ پیپر پر شائع کی گئی ہے۔(۱۲۲)

سیرت کانفرنس

پاکستان میں اردو سیرت نگاری کا جائزہ لیتے ہوئے وزارت مذہبی امور، حکومت پاکستان، اسلام آباد کے زیر اہتمام ہونے والی قومی و بین الاقوامی سیرت کانفرنسوں اور ان کے موضوعات کا جائزہ لینا بھی از حد ضروری ہے۔سیرت کانفرنسوں کا آغاز وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے کیا تھا اور اسے باقاعدہ ایک تحریک کی شکل صدر جنرل ضیاء الحق نے دی۔ان کانفرنسوں نے بھی مطالعۂ سیرت کو فروغ دینے، پیغامِ سیرت کو پھیلانے اور موضوعاتِ سیرت کو وسعت دینے میں اہم کردار ادا کیا۔جس کا اندازہ ان بعض موضوعات سے کا جاسکتا ہے، جن پر یہ کانفرنسیں اب تک منعقد ہوچکی ہیں، اب تک منعقد ہونے والی

کانفرنسوں کے موضوعات یہ ہیں:

۱۔ حضور ﷺ بہ حیثیت معلم اعظم۔ ۱۹۷۷ء

۲۔ بنی نوع انسان کے لئے حضور ﷺ کا پیغام۔ ۱۹۷۸ء

۳۔ حضور ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں عصرِ حاضر کے لئے پیغام۔ ۱۹۷۹ء

۴۔ حضور ﷺ بہ حیثیت معلم اخلاق۔ ۱۹۸۰ء

۵۔ حضور ﷺ بہ حیثیت دہندہ نظامِ معیشت۔ ۱۹۸۱ء

۶۔ نبوی نظام عدل۔ ۱۹۸۲ء

۷۔ حضور ﷺ بہ حیثیت مظہرِ تکمیل نبوت و رسالت۔ ۱۹۸۳ء

۸۔ حضورِ اکرم ﷺ بہ حیثیت محسن انسانیت۔ ۱۹۸۴ء

۹۔ پیغمبرِ اسلام ﷺ کے پیغام کی آفاقیت۔ ۱۹۸۵ء

۱۰۔ دعائے ابراہیمی کی روشنی میں حضور ﷺ کی سیرت کا تجزیہ۔ ۱۹۸۶ء

۱۱۔ قرآنی آیت ان ارید الا الاصلاح ما استطعت کی روشنی میں حضور ﷺ کا اصلاحِ معاشرہ ۔ ۱۹۸۷ء

۱۲۔ قرآنی آیت ان اللہ یامر بالعدل و الاحسان و ایتاء ذی القربی و ینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی لعلکم تذکرون کی روشنی میں اسلام کا نظامِ عدل و احسان اور برائیوں کا انسداد۔ ۱۹۸۸ء

۱۳۔ قرآنی آیت یا ایھا الذین آمنوا استجیبوا للہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم کی روشنی میں پیغمبرِ اسلام ﷺ بہ حیثیت داعیٔ امن و اُخوت۔ ۱۹۸۹ء

۱۴۔ لسانی و گروہی اختلافات کا خاتمہ، تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں۔ ۱۹۹۰ء

۱۵۔ الف: انسانی حقوق اور تعلیماتِ نبوی ﷺ۔ ۱۹۹۱ء

ب: اسلامی فلاحی ریاست اور اس کے تقاضے، تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں۔ ۱۹۹۱ء

۱۶۔ اسلامی فلاحی مملکت اور اس کے قیام کے لئے عملی تجاویز، اسوۂ نبوی ﷺ کا روشنی میں۔ ۱۹۹۲ء

۱۷۔ دورِ حاضر میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی ضرورت و اہمیت اور اس کے لئے عملی تجاویز۔ ۱۹۹۳ء

۱۸۔ الف: رسول اکرم ﷺ کی رفاہی منصوبہ بندی اور عہد حاضر میں اس کی ضرورت۔ ۱۹۹۴ء

ب: اسلامی معاشی اقدار کے فروغ کا عملی طریقۂ کار، تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں ۔۱۹۹۴ء

ج: انسدادِ منشیات، تقاضے اور تجاویز، تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں ۔۱۹۹۴ء

۱۹۔ عصر حاضر کے مسائل کا حل، سیرت طیبہ کی روشنی میں ۔۱۹۹۵ء

۲۰۔ تعمیرِ شخصیت اور فلاحِ انسانیت، اطاعت رسول اور سیرت طیبہ کی روشنی میں ۔۱۹۹۶ء

۲۱۔ الف: استحکامِ پاکستان کے لئے بہترین رہنمائی سیرت طیبہ سے حاصل ہوسکتی ہے ۔۱۹۹۷ء

ب: تحریکِ پاکستان کے فکری محرکات سیرت طیبہ کی روشنی میں ۔۱۹۹۷ء

۲۲۔ خود انحصاری تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ۔۱۹۹۸ء

۲۳۔ عدم برداشت کا قومی اور بین الاقوامی رجحان اور اس کا خاتمہ، تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ۔۱۹۹۹ء

۲۴۔ بے لاگ احتساب، سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں ۔۲۰۰۰ء

۲۵۔ الف: اسلامی نظمِ معیشت اور کفالتِ عامہ میں زکوٰۃ کی اہمیت، تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ۔۲۰۰۱ء

ب: معاشی و معاشرتی ارتقا میں زکوٰۃ وعشر کا کردار، تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ۔۲۰۰۱ء

۲۶۔ پاکستان کے لئے مثالی نظامِ تعلیم کی تشکیل، تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ۔۲۰۰۳ء

۲۷۔ نئے عالمی نظام کی تشکیل اور اُمتِ مسلمہ کی ذمے داریاں، تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ۔ ۲۰۰۳ء

۲۸۔ دور حاضر میں مذہبی انتہا پسندی کا رجحان اور اس کا خاتمہ، تعلیمات نبوی کی روشنی میں ۔۲۰۰۴ء

۲۹۔ عصر حاضر کے تقاضے اور ایک روشن خیال، اعتدال پسند اسلامی معاشرے کی تشکیل وضرورت تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ۔۲۰۰۵ء

۳۰۔ قرآنی آیت کریمہ قل یا ھل الکتب تعالوا الی کلمة سواء بینناو بینکم کے حوالے سے دور جدید میں بین المذاہب عالمی اتحاد، یگانگت اور ہم آہنگی کا تصور اور اس کی ضرورت واہمیت، تعلیماتِ اسلام اور اسوۂ رسول ﷺ کی روشنی میں ۔۲۰۰۶ء

۳۱۔ امت مسلمہ کے موجودہ مسائل، درپیش چیلنجز اور ان کا تدارک، سیرت طیبہ (علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم) سے حاصل رہنمائی کی روشنی میں ۔۲۰۰۷ء

۳۲۔بین التہذیبی و بین الثقافتی تقارب و ہم آہنگی، سیرت طیبہ کی روشنی میں۔۲۰۰۸ء

۳۳۔تعلیمات نبوی ﷺ اور عالم گیر تہذیب کا تصور۔۲۰۰۹ء

۳۴۔دعوت و تبلیغ کی حکمت عملی تعلیمات نبوی کی روشنی میں۔۲۰۱۰ء

۳۵۔تعلیم و تربیت میں ہم آہنگی۔ تعلیمات نبوی کی روشنی میں۔۲۰۱۱ء

خواتین

اس کے علاوہ وزارت مذہبی اُمور کا یہ بھی معمول رہا ہے کہ وہ بعض اوقات خواتین کے لئے علیحدہ موضوع کا انتخاب کرتی ہے، چناں چہ بعض کانفرنسوں میں خواتین کے لئے جو موضوعات طے کئے گئے، ان کی تفصیل اس طرح ہے۔

۱۔تعلیمات نبوی ﷺ۔۱۹۸۵ء

۲۔محسن نسواں ﷺ۔۱۹۸۶ء

۳۔اصلاحِ معاشرہ میں خواتین کا کردار، تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں۔۱۹۸۷ء

۴۔اسلامی ریاست کی تعمیر و ترقی میں خواتین کا کردار، تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں۔۱۹۸۸ء

۵۔ماں کا کردار، تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں۔۱۹۸۹ء

۶۔عصر جدید اور مسلم خواتین کے حقوق و فرائض۔۱۹۹۰ء

۷۔الف: حصول علم اور خواتین، رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں۔۱۹۹۱ء

ب: تعلیمات نبوی ﷺ کے فروغ میں خواتین کا حصہ۔۱۹۹۱ء

۸۔ازواج مطہرات کے اسوۂ مبارکہ کی روشنی میں مسلمان خاتون کا کردار۔۱۹۹۲ء

۹۔سماجی برائیوں کے انسداد مسلمان خواتین کا کردار، تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں۔۱۹۹۳ء

۱۰۔الف: انسدادِ منشیات اور بے راہ روی کے تدارک میں خواتین کا کردار، تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں۔۱۹۹۴ء

ب: ملی حمیت اور غیرت کے تحفظ اور فروغ میں خواتین کا کردار، اسوۂ رسول ﷺ کی روشنی میں۔۱۹۹۴ء

ج: سادگی اور کفایت شعاری کے فروغ اور اکل حلال کے حصول میں خواتین کی ذمے داریاں، ازواج مطہرات کے اسوۂ مبارکہ کی روشنی میں۔۱۹۹۴ء

۱۱۔اعلٰی اسلامی اقدار کے فروغ میں دور حاضر کی مسلم خواتین کا کردار، تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں۔۱۹۹۶ء

۱۲۔اسلام میں خواتین کے حقوق وفرائض، سیرت طیبہ کی روشنی میں۔۲۰۰۱ء

جن برسوں میں خواتین کے لئے عنوانات مذکور نہیں ہیں، ان میں خواتین کے لئے علیحدہ عنوان طے نہیں کیا گیا تھا، انہوں نے بھی اسی عنوان پر قلم اٹھایا جو مرد حضرات کے لئے متعین تھا۔(۱۲۳)

سیرت کانفرنس کے موضوعات کی اہمیت

ان موضوعات کی اس مفصل فہرست کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ مطالعۂ سیرت کی وسعتوں میں ان کانفرنسوں کے عنوانات نے یقیناً اضافہ کیا، اور ان کی وجہ سے سیرتی ادب میں ایک نیا عنصر پیدا ہوا، وہ تھا جدید مسائل کو سیرتِ طیبہ اور تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں دیکھنے اور ان کا حل تلاش کرنے کا رجحان۔اس کے نتیجے میں سیرت طیبہ کے اطلاقی پہلو پر لکھنے اور غور وفکر کرنے کے رجحان میں بھی اضافہ ہوا، جس کے اردو سیرت لٹریچر پر مثبت اثرات مرتب ہوئے۔

اس کے ساتھ ساتھ سیرت نگاری کے اس تیسرے دور میں ایک اور پہلو بھی سامنے آیا، وہ یہ کہ کتبِ سیرت میں حوالہ جات بالالتزام دینے کا رجحان بھی پیدا ہوا، اور حوالہ جات کے اندراج کے مسلمہ معیار کی بھی قدرے پیروی کی جانے لگی، اس کے نتیجے میں جہاں مطالعہ واستفادہ کرنا سہل ہوا، وہیں اس میں غلو کے نتیجے میں خرابیاں بھی پیدا ہوئیں، اور بعض حلقوں نے یہ فرض کرلیا کہ حوالہ جات ہی سب کچھ ہیں، نتیجتاً حوالوں کی بھرمار میں متن تلاش کرنا اور مفہوم اخذ کرنا بھی دشوار ہوتا گیا، یہ صورت حال آج بھی قائم ہے۔حوالوں کی اپنی اہمیت ہے، لیکن انہیں متن پر حاوی نہیں ہونا چاہئے، نہ یہ حوالہ جاتی مشق کسی خارجی سبب سے ہونی چاہئے۔

اسی رجحان کے نتیجے میں سرقہ بازی بھی شروع ہوئی اور بلاحوالہ بل کہ اصل حوالوں کے ساتھ دوسروں کو کاپی کرلینے کا رجحان بھی سامنے آیا ہے، اور اس سلسلۂ فاسدہ کے نتیجے میں بہت سی کتب سامنے آچکی ہیں۔خیر یہ ایک ضمنی بات تھی۔

سیرت ایوارڈ یافتہ کتب

وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام سیرت کانفرنس کے موقع پر علاقائی اور بین الاقوامی زبانوں کے

ساتھ ساتھ اردو میں بھی منتخب کتب کو سیرت ایوارڈ دیئے جاتے ہیں۔ جن کتب کو ایوارڈ دئے جا چکے ہیں ان کی فہرست بہت طویل ہے، ۲۰۰۹ء تک صرف اردو ایوارڈ یافتہ کتب سیرت کی فہرست ششماہی السیرۃ میں شائع ہو چکی ہے۔ (۱۲۴) ذیل میں مزید اضافوں کے ساتھ اب تک سیرت ایوارڈ حاصل کرنے والی اردو کتب سیرت کی فہرست درج کی جاتی ہے۔

جمال مصطفیٰ ﷺ (جلد دوم) عبدالعزیز عرفی۔ گیلانی پبلشرز، نوشین سینٹر، کراچی۔ اردو بازار، ۴ جلدیں۔ ۱۹۸۰ء

اسوۂ حسنہ ﷺ (قرآن کی روشنی میں)۔ راجہ شریف قاضی۔ لاہور۔ مکتبہ تعمیر انسانیت، فیروز سنز: ۵۲۸ص۔ ۱۹۸۲ء

سیرت النبی ﷺ (جلد دوم) غلام ربانی عزیز۔ لاہور۔ مکتبہ نبویہ، ۔ مکتبہ تعمیر انسانیت، ۲ جلدیں، ج ۱، ص ۴۱۶، ج ۲، ص ۳۷۶۔ ۱۹۸۲ء

رسول اکرم ﷺ کی حکمت انقلاب۔ سید اسعد گیلانی۔ لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، ۶۸۸ص۔ ۱۹۸۲ء

ہادی عالم ﷺ۔ مولانا محمد ولی رازی۔ کراچی: مکتبۃ العلم، ۴۱۶ص۔ ۱۹۸۳ء

غزوات رسول اللہ ﷺ۔ بریگیڈیئر گلزار احمد۔ اسلامک پبلی کیشنز، لاہور: ۳۸۲ص۔ ۱۹۸۳ء

پیغمبر انقلاب۔ مولانا وحید الدین خان۔ کراچی، فضلی سنز۔ لاہور: دار التذکیر، ۲۰۸ص۔ ۱۹۸۳ء

رسولِ کائنات ﷺ۔ عبدالکریم ثمر۔ لاہور: آئینہ ادب، ۲۴۴ص۔ ۱۹۸۴ء

فصاحت نبوی ﷺ۔ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر۔ لاہور: اسلامک پبلی کیشنز، ۳۷۶ص۔ ۱۹۸۴ء

نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں۔ ڈاکٹر انعام الحق کوثر۔ لاہور: اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ، ۴۳۲ص۔ ۱۹۸۴ء

نبی کریم ﷺ (جلد اول)۔ سلیم یزدانی۔ مجلس شاہ فرید، تقسیم کار۔ کراچی۔ مکتبہ رضویہ، آرام باغ: ۳۴۴ص ۱۹۸۴ء

نقوشِ سیرت۔ پروفیسر علیم الدین۔ لاہور: انجمن حیات اسلام، ۲۳۲ص۔ ۱۹۸۵، ۱۹۸۴ء

مدینۃ الرسول ﷺ۔ علامہ ابوالنصر منظور احمد شاہ۔ ساہیوال: مکتبہ اویسیہ، ۲۸۶ص۔ ۱۹۸۶، ۱۹۸۵ء

سرور کونین ﷺ کی فصاحت و بلاغت۔ علامہ شمس بریلویؒ۔ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی، ایم، اے

جناح روڈ، ۳۶۶ص۔۱۹۸۶ء

ذکر رسول ﷺ (مثنوی مولانا روم میں)۔ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی۔لاہور۔ترقی اردو ادب، سنگ میل، لاہور (نظر ثانی و اضافہ شدہ ایڈیشن):۲۳۲ص۔۱۹۸۷ء

طب نبوی ﷺ (جلد اول)۔ڈاکٹر خالد غزنوی۔لاہور: الفیصل، ناشران و تاجران کتب، ۶ جلدیں۔۱۹۸۸ء

خطبات رسول ﷺ۔لاہور: ڈاکٹر محمد میاں صدیقی۔لاہور: اسلامک بک فاؤنڈیشن، ۲۰۸ص۔ ۱۹۸۸ء

رسول اکرم ﷺ۔اُمِ فاروق۔لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، ۲۴۰ص۔۱۹۸۸ء

آں حضرت ﷺ اور خواتین اسلام۔مسز تسلیم انور سُرھیہ۔سُرھیہ محلہ دادو (سندھ):۱۵۹ص۔ ۱۹۸۹ء

نبی اکرم ﷺ بہ طور ماہر نفسیات۔ڈاکٹر سیدہ سعیدہ غزنوی۔لاہور۔الفیصل ناشران و تاجران کتب، ۱۹۹۰ء

سیرت النبی ﷺ اور ہماری زندگی۔بیگم گوہر ممتاز قاضی۔کراچی: مطبع لنک بیورو، ۴۱۸ص۔ ۱۹۹۰ء

نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی۔ڈاکٹر نور محمد غفاری۔لاہور۔دیال سنگھ لائبریری، ۱۹۹۱ء۔ادارۃ الانور، نیوٹاؤن، کراچی (نظر ثانی و اضافہ شدہ ایڈیشن):۴۰۸ص۔۱۹۹۱ء

حیات محمد ﷺ قرآن حکیم کے آئینے میں۔ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفیؒ۔کراچی۔دادا بھائی فاؤنڈیشن، کراچی: دارالاشاعت، اردو بازار، ۳۱۹ص۔۱۹۹۱ء

سیرت احمد مجتبیٰ ﷺ (جلد دوم)۔شاہ مصباح الدین شکیل۔پی ایس او، کراچی۔کلفٹن، ۳ جلدیں۔۱۹۹۱ء

قوس قزح۔شہناز کوثر۔لاہور: اختر کتاب گھر، نیو شالامار کالونی، ملتان روڈ، ۱۹۲ص۔۱۹۹۱ء

حیات طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت۔شہناز کوثر۔لاہور: اختر کتاب گھر نیو شالامار کالونی، ملتان روڈ، ۲۶۲ص۔۱۹۹۲ء

حضور ﷺ کا بچپن۔شہناز کوثر۔لاہور: مقبول اکیڈمی، ۳۵۲ص۔۱۹۹۳ء

ضیاء النبی ﷺ۔ پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ۔ لاہور۔ ضیاء القرآن، ۷ جلدیں، ج ۱، ۵۳۲ص۔ ج ۲، ۶۱۰ص۔ ج ۳، ۶۵۸ص۔ ج ۴، ۸۵۳ص۔ ج ۵، ۹۹۶ص۔ ج ۶، ۶۴۲ص۔ ج ۷، ۶۱۷ص۔

محمد احسان الحق سلیمانیؒ۔ رسولِ مبین۔ لاہور: مقبول اکیڈمی، ۶۷۹ص۔ ۱۹۹۴ء

☆ حضور ﷺ کی معاشی زندگی۔ شہناز کوثر۔ لاہور: اختر کتاب گھر نیو شالامار کالونی، ملتان روڈ، ۲۶۲ص۔ ۱۹۹۴ء

سیرت و سفارت رسول ﷺ۔ مولانا مجاہد الحسینی۔ فیصل آباد: سیرت مرکز، پیپلز کالونی، ۶۵ بی، ۳۸۴ص۔ ۱۹۹۵ء

غریبوں کے والی۔ حافظ محمد سعد اللہ۔ لاہور: دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، ۴۴۰ص۔ ۱۹۹۶ء

ہجرت مصطفیٰ۔ شہناز کوثر۔ لاہور: اختر کتاب گھر نیو شالامار کالونی، ملتان روڈ، ۱۱۲ص۔ ۱۹۹۶ء

رسول اللہ ﷺ کا سفارتی نظام۔ ڈاکٹر حافظ محمد یونسؒ۔ راولپنڈی: دار الفرقان، 225 ڈی سٹیلائٹ ٹاؤن، ۴۸۷ص۔ ۱۹۹۷ء

پیغمبر رحمت اور نونہالان اسلام۔ مولانا اکرام اللہ جان قاسمی۔ کراچی: دار الاشاعت، اردو بازار، ۱۷۵ص۔ ۱۹۹۷ء

سیرت و خطبات سرورِ کائنات ﷺ۔ ڈاکٹر محمد دین۔ پشاور: تاج کتب خانہ، ۳۸۲ص۔ ۱۹۹۷ء

سید الوریٰ ﷺ۔ قاضی عبد الدائم دائم۔ لاہور: برائٹ بکس، ۲ جلدیں۔ ۱۹۹۸ء

حضور ﷺ کی مکی زندگی کے مسلمان۔ شہناز کوثر۔ لاہور: اختر کتاب گھر نیو شالامار کالونی، ملتان روڈ، ۱۱۲ص۔ ۱۹۹۹ء

محسن انسانیت ﷺ اور انسانی حقوق۔ ڈاکٹر حافظ محمد ثانی۔ کراچی: دار الاشاعت، اردو بازار، ۵۰۴ص۔ ۲۰۰۰ء

وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا۔ حافظ محمد سعد اللہ۔ لاہور: اقبال پبلشنگ کمپنی، ۳۸۳ص۔ ۲۰۰۰ء

بین الاقوامی تعلقات سیرت النبی ﷺ کے تناظر میں۔ مسرت شوکت چیمہ۔ لاہور۔ صادق پبلیکیشنز، ۲۰۰۰ء

رسول اکرم ﷺ کا اسلوب انقلاب۔ تسنیم کوثر۔ لاہور۔ صادق پبلشرز، ۲۰۰۱ء

سیرت سرور کونین۔ زبیدہ قریشی۔ ۲۰۰۲ء

اسلام کا عسکری نظام سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں۔ تسنیم کوثر۔ لاہور: صادق پبلشرز، ۱۹۲ص۔ ۲۰۰۳ء

رسول اکرم ﷺ کی خارجہ پالیسی اور حکمت عملی۔ مسز شوکت چیمہ۔ ۲۰۰۳ء

نبی کریم ﷺ کی عائلی زندگی۔ حافظ سعد اللہ۔ لاہور: برائٹ بکس، ۴۵۲ص۔ ۲۰۰۳ء

رسول اکرم ﷺ کی ازدواجی زندگی۔ ڈاکٹر حافظ محمد ثانی۔ کراچی، دار الاشاعت، اردو بازار، ۲۳۰ص۔ ۲۰۰۳ء

رسول اللہ ﷺ بہ حیثیت معلم و ماہر تعلیم۔ پروفیسر رب نواز۔ ۳، لاہور: بہاول شیر روڈ، مزنگ، ۱۴۴ص۔ ۲۰۰۳ء

استحکام مملکت اور بدامنی (تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں)۔ ڈاکٹر محمد اختر۔ ۲۰۰۳ء

ہمارے حضور ﷺ۔ اہلیہ ڈاکٹر سہراب۔ کراچی: دارالاشاعت، اردو بازار، ۵۲۴ص۔ ۲۰۰۴ء

حضرت محمد ﷺ کی مدنی زندگی۔ مسز زینت ہارون۔ ۲۰۰۴ء

فرہنگ سیرت۔ سید فضل الرحمٰن۔ کراچی: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، ناظم آباد، ۳۲۶ص۔ ۲۰۰۴ء

نذیر مبین۔ سید مشاہد حسین۔ ۲۰۰۴ء

سماجی بہبود (تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں)۔ ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس۔ لاہور: مکتبہ جمال کرم، ۲۰۰ص۔ ۲۰۰۴ء

آیات ظہور۔ محمد جمال خان گورمانی۔ لاہور: الحمد پبلی کیشنز، ۲۶۳ص۔ ۲۰۰۴ء

رسول اکرم ﷺ کا دسترخوان۔ پروفیسر شیریں زادہ خدوخیل۔ لاہور: الفیصل ناشران وتاجران کتب، ۹۶ص۔ ۲۰۰۶ء۔ ۲۰۰۵ء

خطبہ حجۃ الوداع۔ ڈاکٹر نثار احمد۔ لاہور: کتاب سرائے، اردو بازار، ۲۵۵ص۔ ۲۰۰۶ء

پیغمبر اسلام اور اخلاق حسنہ۔ حافظ زاہد علی۔ لاہور: راحت پبلشرز، اردو بازار، ۳۳۲ص۔ ۲۰۰۶ء

سیرت خاتم النبیین ﷺ۔ حکیم محمود احمد ظفر۔ لاہور: تخلیقات، اردو بازار، ۹۳۶ص۔ ۲۰۰۷ء

درس سیرت۔ سید عزیز الرحمٰن۔ زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی: ناظم آباد، ۲۷۴ص۔ ۲۰۰۷ء

الروح والریحان۔ محمد وقاص۔ لاہور: البدر، ۲۸۶ص۔ ۲۰۰۷ء

حب رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔ حافظ محمد سعد اللہ۔ لاہور: دار الشعور، ۴۰۰ص۔

۲۰۰۸ء

عہد نبوی ﷺ میں شعر و ادب۔ پروفیسر شیریں زادہ خدو خیل۔ تقسیم کار۔ لاہور: اورنٹیل پبلی کیشنز، ۲۵۶ص۔ ۲۰۰۸ء

جانِ رحمت۔ پروفیسر محمد یعقوب۔ لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۶۴۴ص۔ ۲۰۰۸ء

رسول اللہ ﷺ کا حسن تبسم۔ ۲۰۰۹ء۔ مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی۔ کراچی: مکتبہ فیض القرآن، قاسم سینٹر، اُردو بازار۔ ۱۹۰ص۔ ۲۰۰۹ء

نسب نامہ نبوی ﷺ (کتب انساب کی روشنی میں)۔ ۲۰۰۹ء۔ پروفیسر مسز مدثر حمید۔ لاہور: آزاد بک ڈپو، ۳۹۵ص۔ ۲۰۰۹ء

عہد نبوی میں ریاست کا نشو و ارتقا۔ لاہور: ڈاکٹر نثار احمد۔ نشریات۔ ۵۰۳ص۔ ۲۰۱۰ء

اسوۂ کامل۔ ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر۔ لاہور۔ نشریات۔ ۲۰۱۰ء

نبی کریم بہ حیثیت والد۔ ڈاکٹر فضل الٰہی۔ لاہور۔ مکتبہ قدوسیہ۔ ۲۰۱۰ء

ناموں کے بارے میں اسوۂ رسول۔ مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی۔ کراچی، مکتبہ فیض القرآن۔ اردو بازار۔ ۲۰۱۱ء

اخلاق محسن نبوت۔ ڈاکٹر مس محمد حسین بٹ۔ فیصل آباد، ادارہ تحقیق و تصنیف ۲۰۱۱ء

سیرت نگاری آغاز و ارتقا۔ نگار سجاد ظہیر۔ کراچی، قرطاس۔ ۲۰۱۱ء

اسماء المحبوب ﷺ۔ ڈاکٹر سعیدہ رشم۔ فیصل آباد ۲۰۱۱ء

جامع مکاتیب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابو بہلول غلام رسول عائلی نقشبندی۔ لاڑکانہ، کاتب پبلشرز۔ ج ۱، ۷۰۰ص۔ ج ۲، ۶۳۰ص۔ ۲۰۱۲ء

نقوش پائے مصطفیٰ۔ ابو محمد عبدالمالک۔ کراچی، مکتبۃ العرب للطباعۃ والنشر۔ صفحات: ۳۷۵۔ ۲۰۱۲ء

عہد رسالت کا نظام تعلیم اور عصر جدید۔ شیریں زادہ خدو خیل۔ لاہور، الفیصل۔ ۳۰۴ص۔ ۲۰۱۲ء

دور نبوت میں شادی بیاہ کے رسم و رواج اور پاکستانی معاشرہ۔ گل ریز محمود۔ لاہور، الائیڈ بک سینٹر اردو بازار۔ ۳۱۵ص۔ ۲۰۱۲ء

تعلیم و تربیت (انسان) میں ہم آہنگی، تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں۔ ڈاکٹر ساجدہ محمد حسین

بٹ۔فیصل آباد، دارالنساء۔۲۰۴ص۔۲۰۱۲ء

رسائل وجرائد

پاک وہند میں رسائل وجرائد کی ایک طویل تاریخ ہے،ان رسائل کی خاص اشاعتیں بھی وقتاً فوقتاً منظر عام پر آتی رہیں، ان اشاعتوں میں سیرت نمبر بھی شامل ہیں۔ان سیرت نمبروں کی تاریخ کا تفصیلی جائزہ اوراشاریہ پروفیسر اقبال جاوید نے مرتب کردیا ہے۔(۱۲۵)

ان سیرت نمبروں نے بھی سیرت لٹریچر کی وقعت میں اضافہ کیا ہے۔ ذیل میں چند اہم سیرت نمبروں کا ذکر کیا جاتا ہے

۱۔ماہنامہ فاران، کراچی:اس سلسلے کا پاکستان میں شائع ہونے والا ایک اہم سیرت نمبر ماہرالقادری کی زیرادارت اشاعت پذیر ہونے والے ماہانہ مجلّے فاران، کراچی کا سیرت نمبر ہے، جو پاکستان کے ابتدائی اہم ترین سیرت نمبروں میں سے ایک ہے۔اس اہم نمبر میں اس عہد کے نمائندہ اہل قلم کی تحریریں نظم ونثر دونوں صورتوں میں شامل اشاعت ہیں۔(۱۲۶)

۲۔خاتونِ پاکستان، رسول نمبر:شفیق بریلوی کی زیرِ ادارت کراچی سے شائع ہونے والے ماہانہ مجلّے خاتون پاکستان نے دوضخیم اوروقیع سیرت نمبر شائع کرنے کا اعزاز بھی حاصل کیا تھا۔اس سلسلے کی پہلی جلد اگست ۱۹۶۳ء میں اور دوسری جلد ۱۹۶۴ء میں شائع ہوئی تھی۔ دونوں جلدوں میں مشاہر اہل علم کے مضامین شامل ہیں جو سیرت طیبہ کے گوں ناگوں پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں۔دونوں جلدیں نثر کے ساتھ ساتھ نظم پر بھی مشتمل ہیں اور مسلم وغیر مسلم شعرا کا نعتیہ کلام بڑی تعداد میں شامل ہے،جن میں اساتذہ کا کلام بھی شامل ہے۔(۱۲۷)

۳۔سیارہ ڈائجسٹ، لاہور: سیارہ ڈائجسٹ کا دوجلدوں میں شائع ہونے والا نمبر ستر کی دہائی کا اہم سیرت نمبر ہے، جواس عہد کے اہم ترین سیرت نگاروں کی تحریروں سے مزین ہے۔(۱۲۸)

۴۔ماہنامہ نقوش، لاہور: محمد طفیل کی زیرادارت شائع ہونے والے ماہنامہ نقوش کا سیرت نمبر اپنی ضخامت اوراپنی معیار کے اعتبار سے اب تک شائع ہونے والے سیرت نمبروں میں انفرادیت کا حامل ہے۔اس نمبر کے ذریعے بہت سے پہلوں پر اردو میں پہلی بار نہایت اہم اورقیمتی معلومات سامنے آئیں۔ یہ نمبر تیرا ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

۵۔ ماہنامہ محدث، لاہور: مذہبی مجلّے ماہنامہ محدث نے بھی ۸۰ کی دہائی میں دو جلدوں میں ایک سیرت نمبر شائع کرنے کا اعزاز حاصل کیا تھا۔ یہ نمبر اپنے علمی اسلوب اور شمولیت کی وجہ سے اہمیت کا حامل ہے۔(۱۲۹)

۶۔ سہ ماہی فکر و نظر، اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد کے علمی اور تحقیقی مجلّے سہ ماہی فکر نظر نے بھی ۱۹۹۲ء میں ایک وقیع علمی سیرت نمبر شائع کیا تھا، جو اپنے عمدہ علمی اور تحقیقی مضامین کے حوالے سے علمی دنیا میں معروف اور متعارف ہے۔(۱۳۰)

۷۔ سہ ماہی فکر و نظر، اسلام آباد۔ سیرت نگاری میں جدید رجحانات: فکر و نظر کی یہ خاص اشاعت مطالعہ سیرت کے بعض جدید رجحانات کا احاطہ کرتی ہے۔ درحقیقت یہ اشاعت خاص ادارہ تحقیقات اسلامی کے زیر اہتمام ۲۰۱۱ میں منعقد ہونے والے بین الاقوامی سیرت کانفرنس میں پیش کیے گئے نو ۹ مقالات کا مجموعہ ہے۔ ان مقالات کے علاوہ عہد نبوی کا نظام سیاست اور سیرت النبی اور ''فکر و نظر'' کے عنوان سے دو کتابیات بھی شامل ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ اس اشاعت میں اس بات کا کہیں ذکر موجود نہیں کہ یہ مقالات اس اہم کانفرنس کے لئے پیش کیے گیے تھے۔ اسی طرح اس کانفرنس میں پیش کیے گئے بعض اہم مقالات جو سیرت نگاری میں جدید رجحانات ہی کے حوالے سے تحریر کیے گئے تھے اور کانفرنس میں پسند کیے گئے اس اشاعت خاص کا حصہ نہیں بن سکے، نہ ان کے بارے میں اس بات کا کہیں ذکر آسکا کہ ان کو مستقبل میں شائع کرنے کا ارادہ ادارے کے منتظمین کے سامنے ہے یا نہیں۔

اس اشاعت میں اس وقت موجود مضامین کے عنوان یہ ہیں:

سیرت نگاری میں صحت و استناد کے جدید مباحث۔

بیسویں صدی میں اردو سیرت نگاری کے مناہج و اسالیب۔

مطالعہ سیرت اور غیر اسلامی ماخذ و مصادر۔

بیسویں صدی میں فقہ و سیرۃ کا رجحان۔

سیرت نگاری میں معجزات کا مطالعہ اور جدید رجحانات۔

سیرت نبوی اور غیر مسلموں سے تعلقات، نئے مباحث۔

سیرت نبوی اور حقوق انسانی کی تشریح و ترجمانی۔ مطالعہ سیرت قرآن و عقل کی روشنی میں۔

کیرن آرم اسٹرانگ اور مطالعہ سیرت۔

ان موضوعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اشاعت خاص اس صورت میں بھی اپنے موضوع پر اہم اور مفید دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔(۱۳۱)

۸۔ ماہ نامہ دعوۃ: ماہ نامہ دعوۃ کی اشاعت خاص اپنے موضوع کے حوالے سے ایک اہم کاوش ہے جس میں شامل تمام مضامین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رحمۃ للعالمینی کو پیش کرتے ہیں، جس میں معروف لکھنے والوں ڈاکٹر خالد علوی، پیر کرم شاہ الازہری، سید سلیمان ندوی، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، نعیم صدیقی، پروفیسر عبدالجبار شاکر اور ڈاکٹر صاحب زادہ ساجد الرحمٰن کے ساتھ نئے اہل قلم کی نگارشات بھی شامل ہیں۔ اہم عنوانات میں سرور کائنات ﷺ اور امن عالم۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں۔ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا شانہ نبوی میں۔ جسم انسانی پر محسن انسانیت کے احسانات۔ رسول رحمت ﷺ کا بچوں سے پیار۔ رسول رحمت اور عورت۔ نبی رحمت اور دیگر مذاہب شامل ہیں۔

یہ مجموعہ بعد میں رحمت للعالمین کے عنوان سے دعوۃ اکیڈمی ہی سے کتابی شکل میں بھی جدید ترتیب کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔(۱۳۲)

۹۔ ماہنامہ تعمیر افکار، کراچی: ماہ نامہ تعمیر افکار نے بھی ۲۰۰۷ء میں ایک سیرت نمبر شائع کرنے کا اعزاز حاصل کیا تھا۔ یہ اشاعت بھی اپنے مضامین اور موضوعاتی تنوع کے سبب پسند کی گئی۔ وزارت مذہبی امور کی جانب سے اسے سیرت ایوارڈ بھی دیا گیا۔(۱۳۳)

۱۰۔ ششماہی السیرہ، کراچی: ۱۹۹۹ء میں کراچی سے ایک ششماہی مجلّے کا آغاز کیا گیا، جو خالصتاً مباحثِ سیرت کے لئے وقف ہے۔ اس مجلّے کے مدیر سید فضل الرحمٰن ہیں۔ اس مجلّے کے اب تک ۲۷ شمارے سامنے آچکے ہیں۔ یہ سطور ۲۸ ویں شمارے میں آپ کے سامنے ہیں۔ اور گیارہ ہزار کے قریب صفحات سیرت طیبہ پر پیش کئے جا چکے ہیں۔ محمد سعید شیخ کے قلم سے اس کا مفصل اشاریہ بھی مرتب ہو چکا ہے۔

۱۱۔ جہان سیرت، کراچی: چند سال پیشتر کراچی سے جہان سیرت کے نام سے ایک اور مجلّے کا آغاز ہوا، جو سیرت طیبہ کے لئے وقف ہے، اس کے پانچ شمارے تا حال سامنے آئے ہیں۔ اور چھٹا شمارہ عرصے سے زیر اشاعت ہے۔

اس مجلّے میں مضامین کے ساتھ ساتھ کتب خانوں خصوصاً ذاتی ذخائر میں موجود کتبِ سیرت کی فہارس شامل اشاعت ہوتی ہیں۔

اس مجلے کا اہم حصہ کتب سیرت کے تبصروں پر مشتمل ہوتا ہے۔

۱۲۔ شش ماہی جہات الاسلام، لاہور: شش ماہی جہات الاسلام گزشتہ چند برسوں سے اہتمام کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ اس کی تازہ اشاعت سیرت نمبر کے طور پر سامنے آئی ہے جس میں اٹھارہ مضامین شامل ہیں۔ یہ اشاعت علمی اسلوب کے بہت سے اہم موضوعات کا احاطہ کرتی ہے، اور اس کے لکھنے والوں میں بعض نئے ناموں کے ساتھ ساتھ سیرت کے بعض نمایاں نام بھی شامل ہیں۔

کتاب کے تمام مضامین اردو میں ہیں البتہ ڈاکٹر اکرام الحق یاسین کا ایک مضمون عربی میں بھی شامل اشاعت ہے۔ ذخیرہ سیرت میں اس مجلے کی آمد سے مفید اضافہ ہوا ہے۔ (۱۳۴)

سیرت نگاری کا جائزہ

پاکستان میں ہونے والی سیرت نگاری کا جائزہ اور اردو سیرت نگاری کا تجزیاتی و تحقیقی مطالعہ بھی ایک اہم موضوع ہے۔ ذیل میں ہم اس سلسلے میں شائع ہونے والی اہم کتب کے تعارف کے علاوہ چند شائع شدہ اردو کتابیات کا بھی ذکر کریں گے کہ ان سے بھی عہد بہ عہد کتب سیرت کی آمد کے حوالے سے تفصیلات ملتی ہیں۔

ڈاکٹر انور محمود خالد۔ اردو نثر میں سیرت رسول ﷺ: اس پر سب سے نمایاں کام انور محمود خالد کا ہے، جو درحقیقت ان کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے، یہ ۱۹۸۴ء تک کی خدماتِ سیرت کا احاطہ کرتا ہے، اس طرح گزشتہ پچیس سال و قیع کام اس میں شامل نہیں ہے، اگر اس کتاب کا نیا ایڈیشن اب تک ہونے والے کام کے اضافے کے ساتھ شائع ہو سکے تو اہم خدمت ہوگی۔

ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب سیرت نگاری کے آغاز کے ساتھ اپنی گفت گو شروع کی ہے اور اپنے بہ قول ۱۹۸۴ء تک شائع ہونے والی اردو کتب کا احاطہ کیا ہے۔ (۱۳۵) کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے باب اول سیرت کی تاریخ اور حدود و قیود کا احاطہ کرتا ہے اور اس میں سیرت اور نعت کے باہمی تعلق اور ارتباط کا بھی ذکر ہے، یہ باب و قیع معلومات پر مشتمل ہے اور اس میں انہوں نے سیرت اور سوانح عمری کے فرق کو بھی واضح کیا ہے اور ان وجوہات پر روشنی ڈالی ہے جو عام سوانح نگاری سے رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو ممتاز اور نمایاں کرتی ہے۔ دوسرا باب سیرت رسول کے ماخذ و منابع پر مشتمل ہے۔ تیسرے باب میں اردو میں سیرت رسول ﷺ کے ابتدائی نمونے بیان ہوئے ہیں۔ چوتھے باب کا

عنوان ہے اردو سیرت نگاری کا باقاعدہ آغاز وارتقا۔ پانچواں و چھٹا باب اردو سیرت نگاری کے عہد زریں سے تعلق رکھتا ہے۔ ساتویں باب میں عصر حاضر میں اردو سیرت نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے اور جیسا کہ ذکر ہوا یہ باب ۱۹۸۴ء تک کی کتب سیرت کا احاطہ کرتا ہے، البتہ اس میں زیادہ تر ۱۹۸۰ء تک کی معلومات شامل ہیں۔(۱۳۶)

محمد مظفر عالم جاوید صدیقی۔ اردو میں میلاد النبی ﷺ: صدیقی صاحب کا یہ وقیع کام درحقیقت ان کے پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جو انہوں نے نہایت محنت، کاوش اور تگ ودو کے ساتھ مرتب کیا ہے، یہ مقالہ آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلے باب میں میلاد کے تمہیدی مباحث بیان ہوئے اور میلاد کے موضوع اور فن پر محقق نے اپنے ذوق کے مطابق گفت گو کی ہے جس کا اندازہ چند ذیلی عناوین سے ہوسکتا ہے، مثلاً استغاثہ واستمداد میلاد بہ لحاظ عقیدہ قیام میلاد وغیرہ۔ دوسرا باب میلاد ناموں کے محرکات ومباحث پر مشتمل ہے، اور اسی باب میں اردو میلاد ناموں کا عربی وفارسی پس منظر بھی بیان کیا گیا ہے۔ تیسرا باب جنوبی ہند میں میلاد ناموں کے آغاز وارتقا کی تفصیل بیان کرتا ہے۔ چوتھے باب میں شمالی ہند سے متعلق میلاد ناموں کی روایت اور ارتقا کو موضوع بنایا گیا ہے۔ پانچویں باب میں میلاد ناموں کے دور جدید پر تبصرہ کیا گیا ہے، یہ دور ۱۸۵۷ء سے ۱۹۴۷ء تک محیط ہے۔ چھٹا باب بھی اسی دور سے بحث کرتا ہے، اس باب میں ۱۹۰۱ء سے ۱۹۴۷ء تک کا تذکرہ شامل ہے۔ ساتویں باب میں عصر حاضر، قیام پاکستان سے ۱۹۹۷ء تک کے میلاد ناموں کا جائزہ شامل ہے۔ آٹھویں باب میں متفرقات کے عنوان کے تحت خواتین کے میلاد ناموں، نامعلوم مصنفین کے میلاد ناموں اور غیر مسلم شعراء کی میلادیہ منظومات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

کتاب کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولف نے محنت اور تحقیق کا اعلیٰ معیار پیش کیا ہے، اور نہایت محبت اور تگ ودو کے ساتھ میلاد ناموں کے حوالے سے معلومات جمع کی ہیں، البتہ میلاد ناموں کے عمومی رجحان کو انہوں نے تسلیم کیا ہے اور کم زور روایات اور ہونے والے نقد کو بھی ان کے نزدیک زیادہ اہمیت حاصل نہیں ہے۔(۱۳۷)

ان کا خیال یہ ہے کہ ”اس دور میں مغربیت کا تند وتیز سیلاب مسلمانوں کی تہذیب وتمدن اور ان کے ایمان کے بنیادی ستونوں کو بہالے جارہا تھا، اس وقت کے اس سیل کے سامنے اور اس سے اثر پزیر نہ ہونے کی صلاحیت، طاقت وقوت صرف نبی کریم ﷺ کی والہانہ محبت وعقیدت اور عشق وشیفتگی کے جذبے

نے پیدا کی اور اس کو تیز کرنے میں محافل میلاد و موالید نے اہم کردار ادا کیا''۔ (۱۳۸)

اس موضوع پر جناب ڈاکٹر محمود احمد غازی کے محاضرات سیرت بھی اہم ماخذ کی حیثیت رکھتے ہیں، جن کا تعارف اس سے قبل کرایا جاچکا ہے، کیوں کہ اس میں پاکستان میں ہونے والی سیرت نگاری کا عمدہ جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

فہارس کتب

اس سلسلے میں ان فہارس کتب کا ذکر بھی ضروری ہے جو مختلف اداروں سے وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہی ہیں، جن میں اردو میں شائع ہونے والی کتب سیرت کی فہارس مرتب کی گئی ہیں۔

۱۔ کتابیات سیرت کے حوالے سے پہلی اہم فہرست اسلامیہ کالج لاہور میں منعقدہ نمائش کتب سیرت ۱۹۶۳ء کی فہرست ہے۔ جس کے اندراجات معلوماتی ہونے کے باوجود کسی ایک ترتیب پر نہیں ہیں۔ اس فہرست میں پانچ سو کے لگ بھگ اردو، فارسی، پنجابی، سندھی، ہندی اور بعض بین الاقوامی زبانوں میں شائع ہونے والی کتب سیرت کے اندراجات شامل ہیں۔ (۱۳۹)

۲۔ ایک فہرست سیرت رسول ﷺ کے عنوان سے شیخ مبارک محمود پانی پتی کی ترتیب اور پروفیسر محمد اسلم کی نظر ثانی کے ساتھ نیشنل بک سینٹر آف پاکستان، لاہور سے ۱۹۷۳ء میں شائع ہوئی تھی، جس میں ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۲ء تک شائع ہونے والی کتب کی فہرست مولفین کی ترتیب سے مرتب کی گئی ہے۔ (۱۴۰)

۳۔ نیشنل بک کونسل آف پاکستان نے ۱۹۸۸ء میں ایک اور کتابیات شائع کی تھی۔ جو ۱۹۷۳ء سے ۱۹۸۷ء تک کے عرصے میں شائع ہونے والی اردو کتب سیرت کا احاطہ کرتی ہے۔ یہ فہرست پروفیسر حفیظ تائب کی مرتب فرمودہ ہے، جس پر ڈاکٹر انور محمود خالد نے نظر ثانی کی ہے اور اضافے کئے ہیں۔ (۱۴۱)

۴۔ اس سلسلے کی ایک اور اہم ترین فہرست کتب میں بہاؤ الدین زکریا سے شائع ہونے والی فہرست ارمغان حق شامل ہے، یہ فہرست دو جلدوں میں ۱۴۰۰ھ میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں اردو کے ساتھ ساتھ سرائیکی، سندھی، پشتو، فارسی، عربی، چینی، بلوچی، براہوی، ہندی اور بنگلہ سمیت بعض بین الاقوامی زبانوں انگریزی وغیرہ میں شائع شدہ کتب کے اندراجات بھی موجود ہیں۔ اس فہرست میں کتاب کے نام، مولف اور ناشر کے حوالے سے ابتدائی معلومات دی گئی ہیں، البتہ بعض کتب کے سلسلے

میں یہ وضاحتی نوٹ بھی موجود ہے کہ اس کتاب کا ذکر کہاں ملتا ہے۔ جب کہ کتاب کی جلد اول توضیحی فہارس پر مشتمل ہے، جس میں کتاب کے ساتھ ایک پیراگراف میں اس کا مختصر تعارف بھی دیا گیا ہے۔(۱۴۲)

۵۔ دوسری اہم ترین کتاب فہرست نمائش کتب سیرت، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلام آباد شامل ہے۔ادارہ تحقیقات اسلامی کی جانب سے ۱۹۸۴ء میں وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام منعقدہ سیرت کانفرنس کے موقع پر نمائش کتب سیرت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ فہرست اس نمائش میں موجود اردو عربی انگریزی کتب کے مندرجات پر مشتمل ہے۔(۱۴۳)

۶۔ اس سلسلے کی ایک اور اہم فہرست ''رحمۃ للعالمین کتابیاتی جائزہ ہے''، جسے سنگ میل، لاہور نے شائع کیا ہے۔اس فہرست میں ۱۹۸۰ء تک شائع ہونے والی کتب کا جائزہ لیا گیا ہے۔(۱۴۴)

۷۔ ایک فہرست مکتبہ سید احمد شہید لاہور سے ۲۰۰۱ء میں ''سیرت النبی سے متعلق فہرست کتب'' کے عنوان سے شائع ہوئی ہے۔ یہ توضیح فہرست ہے البتہ اس کے مندرجات انتہائی کم ہیں۔ جو بہ مشکل ڈھائی سو کے قریب ہیں۔اس کتاب میں حصہ سیرت اور بھی مختصر ہے، کیوں کہ اس میں خلفائے راشدین، صحابہ کرام، ازواج مطہرات، کربلا اور مشاہیر کے عنوان پر بھی کتب شامل ہیں۔(۱۴۵)

۸۔ موجودہ دور میں اس حوالے سے ایک نام حافظ محمد عارف گھانچی مدیر: جہان سیرت، کراچی سامنے آیا ہے، وہ مسلسل مختلف حوالوں سے اردو کتب سیرت کی فہارس مرتب کر رہے ہیں، جن میں جدید کتب سیرت بھی شامل ہیں۔آپ کے قلم سے جدید اردو کتابیات سیرت حال ہی میں سامنے آئی ہے، جو ۱۴۰۰ھ سے تا حال شائع ہونے والی کتب سیرت کی پہلی جامع فہرست کی حیثیت رکھتی ہے۔اس فہرست میں اٹھارہ سو کے قریب کتب (ٹائٹل) اور پچیس سو کے قریب اشاعتوں کا تفصیل سے ذکر ہے۔اس طرح یہ اپنے موضوع پر نمائندہ کتابیات کا درجہ رکھتی ہے۔(۱۴۶)

۹۔ قومی سیرت لائبریری و مرکز تحقیق، ڈاکٹر حمید اللہ لائبریری، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد نے ۲۰۱۱ء میں ادارہ تحقیقات اسلامی کے زیر اہتمام منعقدہ بین الاقوامی سیرت کانفرس نے کے موقع پر اپنے ادارے میں موجود کتب سیرت کی ایک فہرست شائع کی تھی جس میں ۳۵ موضوعات کے تحت اردو عربی کی کتب مولفین کی ترتیب سے درج کی گئی ہیں۔کتاب کے آخر میں انگریزی کتب کی فہرست بھی شامل ہے۔(۱۴۷)

اس سلسلے میں انجمن ترقی اردو کراچی کے زیر اہتمام شائع ہونے والی جامع کتابیات قاموس الکتب کا حصہ سیرت بھی لائق مطالعہ ہے۔

اس سلسلے کی چند فہارس شش ماہی السیرہ میں بھی شائع ہوتی رہی ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ شش ماہی السیرہ کا ایک سلسلہ جدید مطبوعات ہے، جو حافظ محمد عارف گھانچی مرتب کرتے ہیں، جس میں نئی کتب کے بارے میں بنیادی معلومات درج ہوتی ہیں۔

خلاصہ

اس تمام تفصیل کا خلاصۂ گفت گو یہ ہے کہ اُردو سیرت نگاری آج ایک طویل فاصلہ طے کر کے ایک اہم مقام پر کھڑی ہوئی ہے، اس نے اپنے تیسرے دور میں بہت سے اہم سنگِ میل عبور کر لئے ہیں، بہت سے اہداف حاصل کر لئے ہیں، البتہ کام کی راہیں آج بھی روشن ہیں، رجالِ کار کے سامنے آج بھی میدانِ عمل واضح ہے، کیوں کہ سیرتِ طیبہ کی وسعتوں کو محدود کیا ہی نہیں جا سکتا، زندگی کا ہر گوشہ نبی رحمت ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کی ضیا پاشیوں سے روشن اور سیرتِ مبارکہ سے منور ہے۔ جب تک نئے نئے مسائل سامنے آتے رہیں گے، سیرتِ طیبہ ہماری راہ نمائی کرتی رہے گی، اور خوش قسمت حضرات بہ قدرِ ظرف اپنا دامن بھرتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں کو سیرتِ طیبہ اور اسوۂ حسنہ سے منور کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے، آمین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

حوالہ جات

۱۔ الاحزاب:۲۱

۲۔ بخاری: ج۱، ص۶، رقم ۳

۳۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی۔ محاضراتِ سیرت۔ لاہور، الفیصل ۲۰۰۷ء۔ ص۶۵۱

۴۔ ملاحظہ کیجئے: بیسویں صدی میں اردو سیرت نگاری کے مناہج واسالیب۔ برعظیم پاک و ہند کے حوالے سے ایک مطالعہ۔ سہ ماہی فکر و نظر۔ اسلام آباد (مدیر: ڈاکٹر خالد مسعود)۔ شمارہ: اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۱۱ء۔ جنوری۔ مارچ ۲۰۱۲ء

۵۔غلام احمد پرویز۔معراج انسانیت۔لاہور، طلوع اسلام، ۱۹۴۹ء۔۴۴۶ص

۶۔رئیس احمد جعفری۔رسالت مآب۔لاہور، ملک دین محمد اینڈ سنز، ۱۹۴۹ء۔۴۲۲ص

۷۔مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری، سیرت کبریٰ۔ملتان۔مکتبہ مجیدیہ۔کتاب کے خاتمے پر ۱۴ نومبر ۱۹۵۱ء کی تاریخ درج ہے۔

۸۔عطاء اللہ خاں عطا ٹونکی۔سیرت فخرِ دو عالم ﷺ۔زیرِ نظر ایڈیشن انڈیا کا شائع شدہ ہے جس میں سنِ اشاعت ۱۹۵۱ء درج ہے البتہ کتاب کے شروع میں نظر کے زیرِ عنوان اور ریویو کے عنوان سے حامد خاں کی تحریر میں ۱۹۴۹ء کی تاریخ درج ہے۔ڈاکٹر انور محمود خالد نے اس کی اشاعتِ اول پاکستان سے بیان کی ہے۔ممکن ہے یہ کتاب پہلے پاکستان میں شائع ہوئی ہو بعد میں انڈیا سے مکرر اشاعت سامنے آئی ہو۔

۹۔حیات سرور کائنات: ص۲۹

۱۰۔حیات سروز کائنات: ص۳۰

۱۱۔ملا واحدی دہلوی۔حیات سرور کائنات۔لاہور، نشریات ۲۰۰۸ء۔۸۲۲ص

۱۲۔نعیم صدیقی۔محسن انسانیت۔لاہور، الفیصل، ۲۰۰۳ء۔۶۱۲ص۔اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۶۰ء میں شائع ہوا تھا

۱۳۔پھلواروی جعفر شاہ، جعفر شاہ، مولانا۔پیغمبر انسانیت۔لاہور، ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، ۱۹۹۰ء۔۴۵۲ص

۱۴۔مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ سیرت سرورِ عالم۔ لاہور، ادارہ ترجمان القرآن۔ اشاعتِ اول، اکتوبر ۱۹۷۸۔ج۱، ۶۳۷ص۔ج۲، ۶۴۷ص

۱۵۔ڈاکٹر خالد علوی۔انسان کامل۔لاہور الفیصل، ۲۰۰۲ء۔۷۱۸ص۔اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۷۲ء میں شائع ہوا تھا۔

۱۶۔پیر کرم شاہ الازہری۔ ضیاء النبی۔ لاہور، ضیاء القرآن، ۱۹۹۲ء/ ج۱، ص۵۳۸، ج۲، ۶۱۲ص، ج۳، ۶۶۰ص، ج۴، ۸۵۶ص، ج۵، ۱۰۰۰ص، ج۶، ۶۴۸ص، ج۷، ۶۲۴ص

۱۷۔شاہ مصباح الدین شکیل۔سیرت احمد مجتبیٰ۔کراچی، پی۔ایس، او، ۱۹۸۶ء: ج۱، ۸۴۷ص۔ج۲، ۵۵۲ص۔ج۳، ۸۳۲ص

۱۸۔عبدالدائم دائم۔سید الوریٰ۔لاہور۔ جنگ پبلشرز، ۱۹۹۶ء۔۴۹۲ص۔ جنگ پبلشرز سے اس کتاب کی پہلی جلد شائع ہوئی تھی۔پھر اس کا نیا ایڈیشن لاہور، برائٹ بکس سے ۱۹۹۷ء میں دو جلدوں میں شائع ہوا تھا۔ج۱، ۴۸۷ص، ج۲، ۵۰۴ص۔اب نظر ثانی واضافہ شدہ ایڈیشن ۲۰۰۷ء میں برائٹ بکس سے تین جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ج۱، ۶۸۴ص، ج۲، ۵۱۴ص، ج۳، ۵۱۶ص

۱۹۔حکیم محمود احمد ظفر۔سیرت خاتم النبیین۔لاہور، تخلیقات، ۲۰۰۱ء۔۹۳۶ص

۲۰۔سید فضل الرحمٰن۔ ہادیٔ اعظم۔کراچی۔زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، ۲۰۰۱ء، ج اول، ۸۰۸ص۔اس کتاب کا پہلا

ایڈیشن ۱۹۹۱ء میں ادارہ مجددیہ کراچی سے شائع ہوا تھا۔

۲۱۔ محمد رفیق ڈوگر۔ الامین۔ لاہور، دید شنید پبلی کیشنز، ۲۰۰۰ء۔ ج ۱، ۶۰۰ ص۔ ج ۲، ۶۰۸ ص۔ ج ۳، ۶۱۶ ص

۲۲۔ خالد مسعود۔ حیاتِ رسولِ امی ﷺ۔ لاہور، دار التذکیر، ۲۰۰۹ء، ۵۹۷ ص۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا تھا۔

۲۳۔ چوہدری افضل حق۔ محبوب خدا ﷺ۔ خزینہ علم و ادب۔ لاہور۔ ۲۰۰۰ء۔ ۱۵۱ ص

۲۴۔ بلگرامی، حامد حسن، ڈاکٹر۔ نور مبین۔ کراچی، حسن اختر ایسوسی ایٹس ۱۹۹۳ء

۲۵۔ سید محمد رضائے غوث۔ کتاب خلیلی سیرت رحمۃ للعالمین۔ اردو اکیڈمی سندھ کراچی۔ ۲۰۰۱ء۔ ۴۶۴ ص

۲۵۔ نصیر احمد ناصر، ڈاکٹر۔ پیغمبرِ اعظم و آخر۔ لاہور، فیروز سنز، س ن ۔ ۶۵۳ ص

۲۶۔ نصیر احمد ناصر، ڈاکٹر۔ پیغمبرِ اعظم و آخر۔ لاہور، فیروز سنز، س ن ۔ ص ۱۵۴

۲۷۔ مولانا محمد اسماعیل آزاد۔ خیر البشر۔ کراچی، مکتبہ معارف الحق۔ س ن ۔ ۹۰ ص

۲۸۔ ڈاکٹر نعیم تقوی۔ سیرۃ النبی ﷺ: ص ۲۶

۲۹۔ ڈاکٹر نعیم تقوی۔ سیرۃ النبی۔ کراچی، مجلس افکار اسلامی ۲۰۰۵ء۔ ۲۲۴ ص

۳۰۔ محمد جمال خان گورمانی۔ آیات ظہور آں حضور ﷺ۔ لاہور، الحمد پبلی کیشنز ۲۰۰۰ء۔ ۲۶۳ ص

۳۱۔ ڈاکٹر نور احمد غفاری۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی زندگی۔ لاہور، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، اشاعتِ سوم ۱۹۹۹ء۔ ۴۰۸ ص

۳۲۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی۔ کراچی، دار الاشاعت، ۲۰۰۳ء۔ ۳۶۸ ص۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن انڈیا سے ۱۹۵۰ء میں شائع ہوا تھا، بعد میں اضافوں اور مؤلف کی نظرِ ثانی کے بعد اردو اکیڈمی کراچی سے ۱۹۷۲ء میں اس کا اہم ایڈیشن شائع ہوا۔ اس کے بعد بھی اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے۔ یہ کتاب مسلسل شائع ہو رہی ہے۔

۳۳۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ۔ عہد نبوی کے میدان جنگ۔ لاہور، ادارہ اسلامیات، ۱۹۸۲ء۔ ۱۰۲ ص۔ اس کا ایک ایڈیشن تدوین و اضافے کے ساتھ: ڈاکٹر محمد میاں صدیقی کی کاوش سے اسلام آباد سے شائع ہوا ہے۔ تقسیم کار ملت پبلی کیشنز، فیصل مسجد، ۱۹۹۸ء: ۱۸۰ ص

۳۴۔ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر/ فصاحت نبوی۔ لاہور، اسلامک پبلی کیشنز، ۱۹۸۳ء۔ ۳۷۶ ص

۳۵۔ شیریں زادہ خدوخیل۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں شعر و ادب۔ لاہور، احمد پبلی کیشنز۔ اپریل ۲۰۰۶ء۔ ۲۵۶ ص

۳۶۔ ڈاکٹر نثار احمد۔ عہد نبوی میں ریاست کا نشوو ارتقا۔ لاہور۔ نشریات۔ ۲۰۰۸ء۔ ۵۰۳ ص

۳۷۔ حافظ سعد اللہ۔ نبی کریم ﷺ کی عائلی زندگی۔ لاہور۔ برائٹ بکس، ۲۰۰۱ء۔ ۴۰۲ ص

۳۸۔ لاہور، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، ۱۹۹۳ء۔ ۴۴۰ ص

۳۹۔ لاہور، دارالشعور، ۲۰۰۷ء۔۴۰۰ص
۴۰۔لاہور، اقبال پبلشنگ کمپنی ۱۹۹۹ء۔۳۸۳ص
۴۱۔حافظ سید فضل الرحمٰن۔فرہنگ سیرت۔کراچی۔زوار اکیڈمی پبلی کیشنز۔۲۰۰۳ء۔۳۲۶ص
۴۲۔ڈاکٹر نثار احمد۔خطبہ حجۃ الوداع۔لاہور۔کتاب سرائے، ۲۰۰۵ء، ۲۵۵ص
۴۳۔سید عزیز الرحمٰن۔خطابت نبوی۔کراچی۔زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، ۲۰۰۹ء۔۲۸۴ص
۴۴۔مولانا مجاہد الحسینی۔سیرت وسفارت رسول ﷺ۔فیصل آباد، سیرت مرکز، ۱۹۹۶ء/۳۸۴ص
۴۵۔ڈاکٹر فضل الٰہی۔نبی کریم ﷺ بہ حیثیت معلم۔لاہور، مکتبہ قدوسیہ، ۲۰۰۵ء۔۴۵۷ص
۴۶۔ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی۔نبی کریم ﷺ بہ حیثیت مثالی شوہر۔لاہور، شیخ زاید اسلامی مرکز، جامعہ پنجاب ۲۰۰۳ء۔۱۶۶ص
۴۷۔محمد اسلم ملک۔رسول اللہ ﷺ کی زرعی منصوبہ بندی۔راول پنڈی، بک لینڈ ۱۹۸۶ء، ۲۲۸ص
۴۸۔ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔خصائص مصطفیٰ۔لاہور، منہاج القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۰۲ء، ۴۵۷ص
۴۹۔حکیم محمود احمد ظفر۔پیغمبر اسلام اور بنیادی انسانی حقوق۔لاہور، بیت العلوم، ۲۰۰۷ء۔۴۳۵ص
۵۰۔ملاحظہ کیجئے: ص ۸۷
۵۱۔ص ۱۱۲
۵۲۔ص ۱۱۳
۵۳۔محمد اسماعیل، سید، علامہ۔رسول عربی اور عصر جدید۔لاہور، مکتبہ قریش ۱۹۸۸ء۔۶۳۸ص
۵۴۔ابو بہلول غلام الرسول عالمی۔جامع مکاتیب الرسول۔لاڑکانہ، کاتب پبلشرز ۲۰۱۱ء۔ج اول ۷۰۲ص۔ج دوم ۶۳۲ص
۵۴۔الف۔ڈاکٹر اسرار احمد۔منہج انقلاب نبوی ﷺ۔لاہور، مکتبہ خدام القرآن ۱۹۸۷ء۔۳۷۶۔دو برس قبل اس کی بارہویں اشاعت منظر عام پر آئی ہے۔
۵۵۔اس دقیع سلسلے کی اکیس ویں قسط شش ماہی السیرۃ عالمی کے شمارہ ۲۸ بابت رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ کا حصہ ہے۔
۵۶۔عبدالعزیز عرفی۔جمال مصطفیٰ۔کراچی، گیلانی پبلشرز، ۱۹۸۲ء۔ج ۲، ۴۳۲ص۔ج ۳، ۳۰۴ص۔ج ۴، ۴۸۸
۵۷۔عزیز ملک۔تذکار نبی، اسلام آباد دیا پبلی کیشنز جنوری ۱۹۹۴ء۔۲۴۰ص
۵۸۔بریگیڈیئر گلزار احمد۔ثنائے خواجہ۔راول پنڈی، مکتبہ المختار، ۱۹۹۴ء۔۳۳۳ص
۵۹۔ملاحظہ کیجئے: ا۔ڈاکٹر سید محمد ابو الخیر کشفی۔حیات محمد ﷺ قرآن حکیم کے آئینے میں: کراچی، دارالاشاعت ۲۰۰۶ء۔۲۶۲ص۔
۲۔مقام محمد ﷺ قرآن حکیم کے آئینے میں: کراچی، دارالاشاعت ۲۰۰۵ء۔۲۲۸ص

۳۔ اخلاق محمدﷺ قرآن حکیم کے آئینے میں: کراچی، دار الاشاعت ۲۰۱۰ء۔ ۳۸۱ص۔ یاد رہے کہ حیات محمدﷺ کا پہلا ایڈیشن داؤد بھائی فاؤنڈیشن کراچی سے شائع ہوا تھا۔

۶۰۔ مولانا ولی رازی، ہادی عالم، کراچی۔ دار العلم ۔۱۹۸۲ء۔ ۴۱۶ص

۶۱۔ ماہر القادری، دریتیم، لاہور۔ القمر انٹر پرائزز۔۲۰۰۲ء۔ ۲۵۶ص۔ یہ کتاب سب سے پہلے ۱۹۴۹ء میں شائع ہوئی تھی، اس ایڈیشن میں اس کے صفحات ۴۰۰ تھے

۶۲۔ پروفیسر عبد الجبار شاکر۔ منظوم سیرت نگاری، ایک علمی و تحقیقی جائزہ۔ ششماہی السیرۃ شمارہ ۱۹، ص ۳۰۴

۶۳۔ ملاحظہ کیجئے: حافظ محمد عارف گھانچی۔ فہرست منظوم کتب سیرت۔ شش ماہی السیرۃ عالمی، شمارہ ۲۴، اگست ۲۰۱۰ء: ص ۲۸۷

۶۴۔ ڈاکٹر گجر خاں غزل کاشمیری۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمی پالیسی۔ لاہور، اقراء تدریب الاطفال، ۲۰۰۶ء۔ ۲۸۰ص

۶۵۔ سید محمد سعید الحسن شاہ۔ سیرت امام الانبیاء، قرآن و بائبل کی روشنی میں۔ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد۔ اکتوبر ۲۰۰۱ء۔ ۲۴۴ص

۶۶۔ فرحان ولایت بٹ۔ ذکر رحمۃ للعالمین، محمد قبل از اسلام کی مذہبی والہامی کتب میں فیکٹ پبلی کیشنز۔ ۲۰۰۸ء۔ ۱۱۲ص

۶۷۔ بشیر احمد حسینی۔ آخری نبی اور تورات موسوی۔ مکتبہ بنوریہ کراچی۔ ۱۹۸۶ء۔ ۴۶۲ص

۶۸۔ حکیم محمد عمران ثاقب۔ فارقلیط۔ لاہور، مکتبہ اسلامیہ۔ ۲۰۱۱ء۔ ۲۱۱ص

۶۹۔ حکیم محمد عمران ثاقب۔ بائبل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مکتبہ قدوسیہ، لاہور۔ ۲۰۰۶ء۔ ۳۲۸ص

۷۰۔ غوری، عبد الستار۔ محمد رسول اللہﷺ کے بارے میں بائبل کی چند پیشین گوئیاں۔ لاہور، المورد ۲۰۱۰۔ ۱۵۱ص

۷۱۔ محمد احسان الحق سلیمانی۔ رسول مبین، لاہور، مقبول اکیڈمی ۱۹۹۳ء، ۶۷۷ص

۷۲۔ ناشر بیت الحکمت، لاہور۔ تقسیم کار کتاب سرائے اردو بازار، لاہور

۷۳۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی۔ خطبات کراچی۔ کراچی، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، ۲۰۱۲ء۔ ۳۰۴ص

۷۴۔ اس کا مولف کے قلم سے تصحیح شدہ ایڈیشن ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد سے مسلسل شائع ہو رہا ہے۔

۷۵۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ۔ سیرت النبی کے چند پہلوؤں پر روشنی۔ کتب خانہ حضرت قاضی غلام محمد ہالہ قدیم، ٹمیاری، ۲۰۱۱ء۔ ۶۰ص

۷۶۔ ڈاکٹر سید سلمان ندوی۔ خطبات سیرت۔ لاہور، قرشی فاؤنڈیشن، س ن۔ ۱۶۰ص

۷۷۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی۔ محاضرات سیرت۔ لاہور، الفیصل، ۲۰۰۷ء۔ ۷۶۸ص

۷۸۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی۔ قانون بین الممالک۔ شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد ۲۰۰۷ء۔ ۵۳۵ص

۷۹۔ ہمارے حضور ﷺ۔ کراچی، دارالاشاعت، ۲۰۰۳ء۔ ۵۲۴ص

۸۰۔ اہلیہ سہراب انور۔ صاحبِ قرآن بہ نگاہِ قرآن۔ کراچی، دارالاشاعت، اردو بازار، ۲۰۰۷ء۔ ۲۱۶ص

۸۱۔ خیر النسا۔ محسنِ نسواں۔ کراچی، حرا ایجوکیشنل اکیڈمی۔ ۱۹۸۶ء۔ ۱۸۸ص

۸۲۔ پروفیسر مسز مدثر حمید۔ نسب نامۂ نبوی۔ لاہور، آزاد بک ڈپو، ۲۰۰۸۔ ۳۹۲ص

۸۳۔ شہناز کوثر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن۔ لاہور، مقبول اکیڈمی۔ س ن۔ ۳۵۰ص

۸۴۔ شہناز کوثر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی زندگی۔ لاہور، اختر کتاب گھر۔ ۱۹۹۳ء۔ ۱۷۴ص

۸۵۔ رابعہ سرفراز۔ سیدنا اُحید ﷺ۔ فیصل آباد۔ نعت اکادمی۔ ۲۰۰۳ء۔ ۱۶۰ص

۸۶۔ مسز تسلیم انور سرھیہ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خواتین اسلام۔ سرھیہ محلہ دادو سندھ۔ اکتوبر ۱۹۸۸ء۔ ۱۰۱ص

۸۷۔ منورہ نوری خلیق۔ معلم اعظم صلی اللہ علیہ وسلم۔ کراچی، سہام پبلی کیشنز سٹی پریس کراچی۔ ۲۰۰۴ء۔ ۵۴۴ص

۸۸۔ شاہدہ ناز قاضی۔ سراجاً منیراً۔ اسلامک پبلی کیشنز لاہور۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء۔ ۲۸۸ص

۸۹۔ گل ریز محمود۔ دور نبوت میں شادی بیاہ کے رسم و رواج اور پاکستانی معاشرہ۔ لاہور، الائیڈ بک سینٹر اردو بازار۔ ۲۰۱۰ء۔ ۳۱۵ص

۹۰۔ سیرت نبوی میں عورت کا کردار: ص۹

۹۱۔ پروفیسر عاصمہ فرحت۔ سیرت نبوی میں عورت کا کردار۔ لاہور، اسلامک پبلی کیشنز ۱۹۹۸ء۔ ۱۴۶ص

۹۲۔ سیدہ سعدیہ غزنوی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہ طور ماہر نفسیات۔ لاہور، الفیصل ۱۹۹۶ء۔ ۲۱۶ص

۹۳۔ تبسم محمود غضنفر۔ سلطنت مدینہ کے سفیر صحابہ۔ لاہور، ضیاء احسان پبلشر۔ ۲۰۰۲ء۔ ۲۲۶ص

۹۴۔ نگار سجاد ظہیر۔ سیرت نگاری آغاز وارتقا۔ کراچی، قرطاس۔ ۲۰۱۰ء۔ ۱۷۲ص

۹۵۔ مونا میر۔ ذکر محمد ویدوں اور پرانوں میں۔ کراچی، قاسمی پبلشنگ ہاؤس ۲۰۰۲ء۔ ۱۹۲ص

۹۶۔ حافظ محمد عارف گھانچی۔ فہرست کتب سیرت خواتین۔ مشمولہ ششماہی السیرۃ عالمی۔ مدیر سید فضل الرحمٰن: شمارہ ۲۳، فروری ۲۰۱۰ء۔ ص ۳۸۹، ۳۹۵

۹۷۔ نقش سیرت۔ نثار احمد۔ کراچی، ادارہ نقش تحریر۔ ستمبر ۱۹۶۸ء۔ ۸۳۲ص

۹۸۔ حکیم محمد سعید (مرتب)۔ تذکار محمد۔ کراچی، ہمدرد فاؤنڈیشن، ۱۹۷۲ء: ۱۷۵ص

۹۹۔ پروفیسر سید محمد سلیم۔ اذکار سیرت۔ مرتب: سید عزیز الرحمٰن۔ کراچی، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، ۲۰۰۵: ۲۳۹ص

۱۰۰۔ شیر محمد زمان چشتی۔ نقوشِ سیرت۔ لاہور، پروگریسو بکس، ۲۰۰۷ء: ۲۴۳ص

۱۰۱۔ ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی۔ عہدِ رسالت میں معاشرہ اور مملکت کی تشکیل۔ لاہور، اظہار القرآن، ۲۰۰۶ء: ۲۳۴ص

۱۰۲۔ مولانا محمد حنیف جالندھری۔ جواہر سیرت۔ ملتان، جامعہ خیر المدارس ۲۰۰۸ء: ۳۲۰ص

۱۰۳۔ ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی (مرتب)۔ پیغمبر امن وسلامتی۔ لاہور، زاویہ، ۱۹۹۸ء: ۵۸۰ص۔
۱۰۴۔ ڈاکٹر صاحب زادہ ساجد الرحمٰن۔ پیغمبر اخلاق۔ ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، ۱۹۸۵ء۔ ۲۵۶ص
۱۰۵۔ ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی۔ رسول اللہ ﷺ بہ حیثیت شارع ومقنن (مرتب)۔ اسلام آباد۔ شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، ۲۰۰۵ء۔ ۹۹ص
۱۰۶۔ سیرت خیر الانام۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔ لاہور، پنجاب یونی ورسٹی ۲۰۰۳ء (اشاعت سوم)۔ ۸۴۴ص
۱۰۷۔ سید فضل الرحمٰن۔ پیغام سیرت۔ جلد اول۔ کراچی، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، ۲۰۰۸: ۲۸۰ص
۱۰۸۔ سید فضل الرحمٰن۔ پیغام سیرت۔ جلد دوم۔ کراچی، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، ۲۰۱۱: ۳۲۸ص
۱۰۹۔ سید عزیز الرحمٰن۔ تعلیمات نبوی اور آج کے زندہ مسائل۔ کراچی۔ القلم۔ ۲۰۰۵ء: ۴۰۰ص
۱۱۰۔ محمد عبدالحلیم ابوشقہ۔ تحریر المرأۃ فی عصر الرسالۃ۔ ترجمہ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ آزاد، محمد خالد سیف، انعام اللہ۔ اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد ۲۰۰۷ء۔ ج۱، ۳۰۰ص۔ ج۲، ۳۹۶ص۔ ج۳، ۲۱۱ص۔ ج۴، ۳۲۵ص
۱۱۱۔ عبدالحلیم ابوشقہ۔ عورت عہد رسالت میں۔ مترجم محمد فہیم اختر ندوی۔ لاہور نشریات، ۲۰۰۷ء، ۴۷۵ص
۱۱۲۔ ڈاکٹر سید معین الحق۔ سیرت محمد رسول اللہ ﷺ، تاریخ کے تناظر میں۔ ترجمہ رفیع الزماں زبیری۔ کراچی، فضلی سنز۔ ۲۰۱۲ء۔ ۶۷۱ص
۱۱۳۔ مولانا محمد ابراہیم فیضی (مترجم)۔ نظام حکومت نبویہ۔ لاہور، فرید بک سٹال، ۲۰۰۶ء/ ۶۷۷ص
۱۱۴۔ مولانا محمد ابراہیم فیضی (مترجم)۔ علمی سرگرمیاں (عہد رسالت و عہد صحابہ میں)۔ کراچی، مکتبہ فیض القرآن، ۲۰۰۷ء/ ۳۷۶ص
۱۱۵۔ حافظ محمد عارف گھانچی۔ جہانِ سیرت۔ شمارہ ۲، ۲۰۰۸ء: ص ۵۵
۱۱۶۔ الحداد، محمد عاصم۔ سفر نامہ ارض القرآن۔ روداد سفر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ لاہور، الفیصل ۲۰۰۳ء۔ ص ۳۱۲
۱۱۷۔ شورش کاشمیری۔ شب جائے کہ من بودم۔ لاہور، الفیصل، ۲۰۰۰ء۔ ۲۱۲ص۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۷۱ء میں شائع ہوا تھا
۱۱۸۔ ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر۔ دشتِ امکاں۔ کراچی، قرطاس، ۱۹۹۶ء، ۲۷۸ص۔ اس سفر نامے کا دوسرا ایڈیشن اضافوں کے ساتھ ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا۔
۱۱۹۔ ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی۔ وطن سے وطن تک۔ کراچی، اقلیم نعت ۲۰۰۱ء۔ ۴۸ص۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۸۶ء میں شائع ہوا تھا۔
۱۲۰۔ عبدالحمید قادری۔ جستجوئے مدینہ، لاہور، اورینٹل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء۔ ۹۰۶ص
۱۲۱۔ شوقی ابوخلیل۔ اطلسِ سیرت۔ مترجم حافظ محمد امین۔ لاہور، دارالسلام، ۲۰۰۵ء۔ ۵۱۲ص

۱۲۲۔ابومحمد عبدالمالک۔نقوشِ پائے مصطفیٰ۔کراچی۔مکتبۃ العرب،۲۰۱۰ء۔۳۷۵ص

۱۲۳۔وزارتِ مذہبی اُمور کے تحت گزشتہ چونتیس برسوں سے پابندی کے ساتھ منعقد ہونے والی سیرت کانفرنسوں کے موضوعات کی یہ مکمل فہرست راقم کو وزارتِ مذہبی اُمور کے ڈپٹی ڈائریکٹر جناب عبدالاحد حقانی کے توسط سے حاصل ہوئی، راقم ان کا شکرگزار ہے۔

۱۲۴۔ حافظ محمد عارف گھانچی۔ایوارڈ یافتہ کتب سیرت۔ ششماہی السیرۃ، عالمی۔ شمارہ ۲۲، رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ،ص ۳۶۵

۱۲۵۔بیسویں صدی میں شائع ہونے والے سیرت نمبروں کے سلسلے میں معلومات کے لئے پروفیسر اقبال جاوید کی تالیف بیسویں صدی کے سیرت نمبر ملاحظہ کیجیے: گوجرانوالا،فروغ ادب اکادمی۔۱۹۹۹ء۔۵۹۲ص

۱۲۶۔ ماہرالقادری (مدیر) ماہنامہ فاران، کراچی، سیرت نمبر۔کراچی،۱۹۵۶ء،۳۰۷ص

۱۲۷۔شفیق بریلوی (مدیر) خاتونِ پاکستان، رسول نمبر۔کراچی، ج اول ۱۹۶۳ء، ۴۰۰ص۔ ج دوم، ۱۹۶۴ء، ۹۹۰ص

۱۲۸۔سید قاسم محمود (سیارہ ڈائجسٹ) رسول نمبر۔کراچی، ج اول ۱۹۷۳ء، ۴۹۱ص۔ج دوم، ۱۹۷۳ء، ۴۹۶ص

۱۲۹۔حافظ عبدالرحمٰن مدنی (مدیر) محدث، رسول مقبول نمبر۔کراچی، ۱۳۹۶ھ، حصہ اول ۲۰۰ص۔حصہ دوم، ۴۳۲ص

۱۳۰۔ ڈاکٹر صاحب زادہ ساجدالرحمٰن (مدیر)۔سہ ماہی فکرونظر۔اسلام آباد،۱۹۹۲ء، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد، ۴۳۱ص

۱۳۱۔سہ ماہی فکرونظر، اسلام آباد خصوصی اشاعت سیرت نگاری میں جدید رجحانات۔مدیر مسئول: ڈاکٹر محمد خالد مسعود۔اسلام آباد۔ادارہ تحقیقات اسلامی۔اکتوبر۔دسمبر ۲۰۱۱ء، جنوری مارچ ۲۰۱۲ء۔ ۳۵۶ص

۱۳۲۔ماہ نامہ دعوۃ ۔رحمۃ للعالمین نمبر۔مدیر زبیر طارق۔ اسلام آباد، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی۔دسمبر ۲۰۰۹۔۴۲۸ص

۱۳۳۔سید عزیزالرحمٰن (مدیر) ماہنامہ تعمیرافکار، سیرت نمبر۔کراچی، ۲۰۰۷ء، ۶۴۰ص

۱۳۴۔محمود اختر حافظ (مدیر اعلیٰ) ششماہی جہات الاسلام، لاہور۔کلیہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔ شمارہ: جولائی،دسمبر ۲۰۱۰ء/ جنوری، جون ۲۰۱۱ء۔۴۱۲+۴۹ص

۱۳۵۔ڈاکٹر انور محمود خالد۔اردو نثر میں سیرت رسول ﷺ: ص ۷۵۲

۱۳۶۔ڈاکٹر انور محمود خالد۔اردو نثر میں سیرت رسول ﷺ۔اقبال اکادمی پاکستان، لاہور۔۱۹۸۹ء۔۳۵۸ص

۱۳۷۔محمد مظفر عالم جاوید صدیقی۔اردو میں میلاد النبی ﷺ تحقیق، تنقید، تاریخ۔فکشن ہاؤس لاہور۔ مارچ ۱۹۸۸ء۔۹۱۹ص

۱۳۸۔اردو میں میلاد النبی ﷺ تحقیق، تنقید، تاریخ: ص ۵۸۵

۱۳۹۔فہرست کتب سیرت ۔[illegible] اسلامیات، اسلامیہ کالج لاہور ۱۹۶۳ء۔ص ۱۱۲+۱۲اص

۱۴۰۔شیخ مبارک محمود پانی پتی۔سلسلہ کتابیات سیرت رسول۔لاہور، نیشنل بک سینٹر آف پاکستان ۱۹۷۳ء۔ص ۵۰

۱۴۱۔پروفیسر حفیظ تائب۔سلسلہ کتابیات سیرت رسول۔لاہور، نیشنل بک کونسل آف پاکستان ۱۹۸۸ء۔ص ۱۳۱

۱۴۲۔افتخار حسین شاہ، سید۔ارمغان حق۔ملتان ، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ۱۹۸۰ء۔ج اول ۴۲۷ص۔ ج دوم ۴۵۳+۲۶ص

۱۴۳۔فہرست قومی نمائش کتب سیرت۔ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد ۱۹۸۴ء۔ص ۲۷۴

۱۴۴۔ہدایت اللہ۔رحمۃ للعالمین کتابیاتی جائزہ۔لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز۔۱۹۹۱ء۔۱۵۹ص

۱۴۵۔خبیب احمد، حافظ۔سیرت النبی سے متعلق فہرست کتب۔لاہور، مکتبہ سید احمد شہید ۲۰۰۱ء۔۱۶۳ص

۱۴۶۔محمد عارف گھانچی جدید اردو کتابیات سیرت کراچی، دارالعلم والتحقیق ۲۰۱۰ء۔۲۶۴ص

۱۴۷۔شیر نوروز خان۔ ذخیرہ کتب سیرت، قومی سیرت لائبریری و مرکز تحقیق۔اسلام آباد ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۱۱ء۔۱۶۴+۳۰ص

جدید اردو کتابیات سیرت

۱۴۰۰ھ تا ۱۴۳۰ھ

حافظ محمد عارف گھانچی

صفحات: ۲۶۴ قیمت: ۲۲۰ روپے

ناشر

زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز

اے۔۴/۱۷، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی۔فون: 021-36684790

E-mail: info@rahet.org

www.rahet.org